تقدیر

ارجمن ناز

NOVEL HUT

All rights are reserved by the author , you can't copy or

steal any of the scenes written in this novel .

If you do so, serious action will be taken .

JazakAllah

NOVEL HUT

السلام و علیکم میرا نام ارجمن ناز ہے ۔یہ میرا لکھا ہوا پہلا ناول ہے ۔ اگر اس ناول میں کِسی بھی طرح کی غلطی ہے تو اُسے نظر انداز کر دیجیے گا ۔۔۔۔۔

NOVEL HUT

قسط:- 01

یہ نظارہ ایک خوبصورت اور وسیع ہال کا ہے ۔یہاں پر موجود تمام لوگوں کو دیکھ کر لگ رہا ہے کہ جیسے آج بہت سالوں کے بعد دوبارہ سبھی لوگوں کی ملاقات ہوئی ہیں ۔انھی تمام لوگوں کے درمیان وہ بھی شامل تھی۔ جسکے بارے میں ہرکوئی بات کر رہا تھا۔

"میرال"، کیا یہ تم ہو یار مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا تم کہاں تھی اتنے سالوں سے ؟

"علیہا اور نور"۔

تم دونوں کیسی ھو؟؟

میرال نے جیسے ہی دونوں کو دیکھا اُنکے گلے لگ گئی۔

میرال میری جان کہاں تھی تم اتنے سالوں سے ؟

اور کیسی ہو تم؟

"الحمدللہ "میں تو بلکل ٹھیک ھوں۔

تم لوگ کیسی ہو ؟

اب تم مل گئ ھو نہ ہم لوگ بھی ٹھیک ھو گئے۔

پر تم تھی کہاں ؟نور نے پھر سے میرال سے وہی سوال کیا،

یار ابھی نہیں بعد میں بتاونگی ،کیونکہ

جب سے آئ ہو سبھی لوگ جنہیں بھی پتا چل رہا ہے میں " میرال سجاد علی"

ہوں ایک ہزار باریہی سوال پوچھ چچکیں ہیں۔

اب میں نے سبھی لوگوں کو ایک ساتھ جواب دینا ہے پر کچھ دیر کے بعد۔

ویسے تم بہت بدل گئ ہو۔

علیھا نے کہا۔

"کیا "میں اتنی زیادہ بدل گئی ھوں۔ میرال نے مایوسی سے کہا ۔

نہیں بابا میرا وہ مطلب نہیں تھا ، تم اداس کیوں ہو رہی ہوں ۔

یونی کے وقت تم نقاب نہیں کیا کرتی تھی نا صرف حجاب لیا کرتی تھی اور ابھی تم نے نقاب کیا ہوا ہے، کوئی بھی پہچان نہیں سکتا کہ تم میرال ھو ۔

ہاں"یہی تو میں بھی بولنے والی تھی.نور نے فوراً علیہا کے ساتھ دیا ۔

اچھا اب یہ سب بات چھوڑو چلو مس صبا کے پاس چلتے ہے ۔

جب وہ تمہیں دیکھینگی تو بہت خوش ہو جائیں گی۔

چلو ایک شرط لگاتے ہے ،نُور نے کہا ۔

کیسی شرط ؟ میرال اور علیہا نے نا سمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا ۔

دیکھتے ہے مس صبا میرال کو دیکھ کر پہچانتی ہے کہ نہیں ۔

ہاں ٹھیک ہے چلتے ہے۔

پر مس ہے کہاں؟؟ میرال نے سوال کیا

ارے وہ رہی دیکھو مس ایشا کے ساتھ ۔ علیہا نے جواب دیا ۔

●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

ہیلو ۔۔۔

"اذلان "

" جی"ایک لفظی جواب دیا گیا۔

اذلان میں ہوں یار سعد کہاں ہے تو ابھی تک آیا نہیں یہاں پر تقریباً سبھی لوگ آگئے ہیں۔تو کہاں رہ گیا ؟؟

دوسرے طرف بلکل خاموشی چھا گئ۔ اذلان کیا تجھے میری آواز آ رہی ہے ۔

"ھوں"

بس اتنا ہی جواب دیا گیا اور پھر ایک بار خاموشی چھا گئی ۔

کچھ دیر بعد اذلان کی آواز اسپیکر سے ابھری کیا وہ بھی آئی ہے ۔

سعد کچھ دیر تک کچھ کہہ نہیں سکا پھر آہستہ سے جواب دیا

ہاں" ۔یہ سنتے ہی مقابل نے فون کٹ کر دیا ۔

●●●●●●●●●●●

کیا ہوا سعد کیا وہ آرہا ہے ایان اور حمزہ جو کب سے سعد کو فون پر بات کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

سعد کو فون رکھتے دیکھ فوراََ سے پوچھنے لگے

پتا نہیں یار۔

صرف پوچھا کیا وہ آئی ہے جیسے میں نے ہاں بولا کال کٹ کر دیا اسنے۔

سعد نے بڑی ہی مایوسی سے جواب دیا۔تو تجھے ہاں بولنے کی کیا ضرورت تھی۔

ابے تم دونوں پاگل ہو گئے ہوں تمہیں پتا نہیں اگر میں نہ بولتا تو وہ کبھی نہیں آتا۔

ابے پر تو نے جھوٹ کیوں بولا؟

یار بہت سال ہوں گئے اس سے ملے اب اسے واپس بلانا تھا تو جھوٹ بولنا پڑتا۔

ابے بیوقوف تو نے جھوٹ نہیں سچ بولا ہے۔

کیا مطلب سعد جو کب سے مایوس تھا ایان اور حمزہ کے بات سن کر فوراً بولا۔

ابے میری ابھی حیا سے بات ہوئی تبھی اس نے مجھے بتایا کہ وہ بھی آج انے والی ہے۔

یہ تو کیا بول رہا ہے۔اُسکے بارے میں تو کسی کو بھی کچھ نہیں پتا تھا۔

یار اس بارے میں مجھے بھی کچھ نہیں پتا۔

مجھے جو کچھ حیا نے بتایا مجھے بھی بس اتنا ہی پتا ہے۔حیا انکی کلاس فیلو تھی یونی کے وقت اور حمزہ کی کزن بھی۔

اچھا اور کچھ بتایا کیا؟

نہیں اُسے بھی بس اتنا ہی پتا تھا۔

یہ منظر ایک خوبصورت اور عالیشان عمارت کا ہے۔اسی عمارت کے ایک خوبصورت روم میں جو دیکھنے سے ہی بہت بڑا اور نہایت ہی سلیقے سے سجا ہوا ہر ایک چیز بہت مہنگی اور خوبصورت ایک سے بڑ کر ایک۔پورا کمرہ بلیک تھیم سے سجا ہوا۔کمرے میں داخل ہوتے ہی سامنے ایک کنگ سائز بیڈ۔داہنے طرف بڑی سی الماری جس کے اندر مہنگے کپڑے سلیقے سے سیٹ لیے ہوئے۔

NOVEL HUT

ٹیبل کے اوپر مہنگی پرفیومز لائن سے سجی ہوئی۔باتھروم کا دروازہ کھلا اور کوئی آہستہ سے روم میں داخل ہوا۔بلیک شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے، ماتھے پر بکھرے بال، سیاہ گہری کالی آنکھیں، مغرور کھڑی ناک، خوبصورت ہونٹ

،ہلکی بڑی شیو ،چھ فٹ لمبا دراز قد دکھنے میں بلکل کسی شہزادے کے طرح

۔پھر اسنے اپنے بال اچھے سے جیل سے سیٹ لیے ،

پرفیومز میں سے ایک کو لیکر خود پر سپرے کیا ، مہنگی واچ کو کلائی پر پہنے کے بعد اسنے خود کو آئینے میں دیکھا ۔ وہ بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا ایسا کہ اگر کسی کی بھی نظر پڑے تو وہ دوبارہ دیکھیں بغیر نا رہ سکے ۔ اچانک سے موبائل کی مسلسل بجتی آواز نے کمرے میں چھائی خاموشی کو توڑا موبائل پر نظر آتے نمبر کو دیکھ کر اس نے کال پک کی۔

فون پر بات کرنے کے بعد اُس کی آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی اور ہونٹ پر بے اختیار مسکراہٹ تھی ۔ وہ بہت خوش تھا۔ کیوں کہ آج پانچ سال کے بعد وہ اُس سے ملنے والا تھا ۔پر اُسے کیا پتا تھا یہ خوشی کچھ پل کی ہی

ہے۔۔اچانک دروازہ نوک ہوا اور کسی نے اندر آنے کی اجازت مانگی سر کیا

میں اندر آسکتا ھوں۔

"ہاں"اندر سے جواب دیا گیا۔

سر وہ بڑے صاحب آپ کو نیچے بلا رہے ہیں۔ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں

۔جی سر اور پھر ملازم چلا گیا۔سفرو(ملازم) کے جاتے ہی اسنے سائیڈ ٹیبل سے

والٹ،گاڑی کی چابی اٹھائی اور کمرے سے نکل گیا۔

NOVEL HUT

●●●●●●●●●●●

"السلام و علیکم"..

مس صبا ،کسی جانی پہچانی آواز سنتے ہی مس صبا جو اپنے کچھ پرانے ٹیچرس کہ ساتھ گفتگو میں تھی پیچھے دیکھا ۔

"وعلیکم السلام"..

ارے نور ،علیہا تم دونوں کیسی ہوں انکے گلے لگتے ہوۓ پوچھا اور ساتھ ہی میرال کی طرف دیکھتے ہوئے اشارے کیا

کون ؟

یہ سنتے ہی نور اور علیہا کا قہقہہ گونجا اور میرال کی تو بس ہی ہوگئ مس آپ نے مجھے پہچانا نہیں ۔

میرال کو جیسے جھٹکا لگا۔

۔ارے نہیں بابا میں تو بس مذاق کر رہی تھی ،میرال میری بچی میں تمہیں نہیں پہچانو ایسا ہوں سکتا ہے بھلا ۔

ان دونوں نے اسارے سے منع کیا تھا تمہیں پہچاننے سے ۔

کیا۔۔۔۔۔۔

تم دونوں کو تو میں آج چھوڑو گی نہیں.

میرال کو غصے میں دیکھ کر دونوں نے جھٹ سے معافی مانگی ۔

نہیں کرنا معاف میں نے تمہیں میرال نے منھ پھیر کر کہا۔ ارے بابا سوری نا

دونوں فوراً معصوم شکلیں بنائی اور کان پکڑ کر اسکے سامنے آگئ۔

اچھا ٹھیک ہے میرال نے دونوں کی حرکتوں کو دیکھ معاف کر دیا ۔

میرال اپنی دوستوں کے ساتھ بات کر رہی تھی کہ پیچھے سے کسی کے پکارنے پر

موڑی سامنے موجود شخص کی آنکھوں سے آنکھیں ٹکرائ ،

میرال نے تو فوراً نظر نیچے کر لی پر مقابل کو دیکھ کر سمجھ نہیں آیا کے کیا کرے۔ خود کو کمپوز کرتے ہوئے میرال نے جواب دیا جی کہیں۔پر سامنے موجود شخص ساکت نظروں سے میرال کو ہی دیکھ رہا تھ۔

میرال نے اُس شخص کے سامنے ہاتھ لہرایا۔

پر اُس شخص پر جب کوئی اثر نہیں ہوا تو میرال نے نور اور علیہا کو ساتھ لیا اور وہاں سے نکل گئی۔

"میرال"۔۔۔۔۔

اس شخص نے دور جاتی ان تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

وہ جلدی جلدی سیڑھیوں سے اتر رہا تھا کہ کسی کی نرم آواز سنتے ہی رکا۔ اذلان بیٹا تم ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو آئے ہو۔ عزیمہ حیدر نے پریشانی سے بیٹے کو کہیں جاتے ہوئے دیکھا تو کہا۔ ارے ماما کچھ کام ہے میں بس تھوڑے دیر تک واپس آجاؤ گا آپ فکر نا کرے۔

پر عزیمہ بیگم نے صاف منع کر دیا۔

یار ڈیڈ آپ ہی کچھ سمجھائے ماما کو۔ سجاد صاحب جو اپنے موبائل پر مصروف تھے بیٹے کی آواز سن کر نظر اٹھا کر دیکھا اور سمجھا دیا کہ میں کچھ نہیں کر سکتا برخوردار تم ماں اور بیٹا خود سمجھ لو آپس میں۔

جب ڈیڈ کی طرف سے کچھ حل نہیں نکلا تبھی اذلان نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے ہمان حیدر کو دیکھا اچھا ہوا بھائی آپ آگئے اب آپ ہی ماما کو کچھ سمجھائے۔

ہوا کیا ہے؟ پہلے یہ تو بتاؤ.

ارے کچھ نہیں بھائی یونیورسٹی کی ری یونین پارٹی ہے آج بس وہی جا رہا ہوں پر ماما جانے نہیں دے رہی ۔ اذلان نے بڑے بھائی کو سب کچھ بتا دیا۔

کیا یار ماما جانے دے نا اسے ۔

اس پارٹی میں ہی تو جانے کے لیے ہی تو جناب واپس آئے ہے ۔ نہیں تو پچھلے پانچ سال سے تو جناب امریکہ میں تھے ۔ کیا بھائی آپ بھی نا اذلان نے ہمان کی باتوں کا برا منایا ۔ نہیں تو کیا ہاں اتنے سالوں سے تمہیں واپس بلا رہا ہوں پر تم جو واپس آنے کے لیے تیار ہوتے اور آج اچانک واپس آگئے تو ہم کیا سمجھے

"اچھا ٹھیک" ہے ۔

لگ رہا ہے آپ لوگوں کو میرا واپس آنا اچھا نہیں لگا میں واپس ہی چلا جاتا ہوں ۔ اذلان بھی کہاں چپ رہنے والا تھا ہمان کی بات سنتے ہی فوراً بولا ۔

ارے یار ہم تو بس مذاق کر رہے تھے اور تم غصّہ ہی ہو گئے ہمان نے فوراً اذلان کی بات کاٹی ۔تو میں کونسا سیریس تھا اذلان نے بھی قہقہہ لگایا ۔ماما آپ ٹھیک کہہ رہی ہے ابھی تو واپس آیا ہے یہ اور کہی جانے کی ضرورت نہیں ہمان نے اذلان کی ہنسی دیکھ کر ماما سے کہا۔

اذلان جو ہنس رہا تھا ،ہمان کی بات سن کر فوراً اپنی ہنسی روکی ارے بھائی سوری نا پلیز۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے اب اتنی بھی ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ماما آپ اسے جانے دے ۔

"ٹھیک ہے "عزیمہ حیدر نے فوراََ بڑے بیٹے ہمان کی بات مانی پر کچھ دیر تک واپس آجانا ۔

"لوو یو ماما".

اذلان نے جلدی سے اپنی ماما کے دونوں گالو کو چوما ۔ بھائی کو گلے لگایا اور ڈیڈ کو سلام کر گھر سے نکل گیا ۔پر اسے کیا پتہ تھا کہ یہ ہنسی تھوڑی دیر میں ختم ہونے والی تھی ۔

●●●●●●●●●●●

حمزہ اور ایان جو کب سے ادھر اُدھر کر رہے تھے اذلان کو مین گیٹ سے داخل ہوتے دیکھ فوراً اُس کی طرف بھاگے۔ "السلام علیکم "،

بھائی کیسا ہے سعد نے پہلے گلے لگتے ہوئے اذلان سے کہا ۔

"وعلیکم اسلام "،میں تو بالکل ٹھیک اور تم لوگ اذلان نے سعد سے الگ ہوتے اب باری باری حمزہ اور ایان کو گلے لگایا۔

"یار ہم لوگ ٹھیک نہیں ہیں"،

تینوں نے ایک ساتھ مایوسی سے کہا۔

کیا ہوگیا بھائی کوئی پریشانی ہے کیا اذلان نے تینوں کو ایک ساتھ بولتے دیکھ کر کہا۔تو پوچھ رہا ہے کہ کیا ہوا بھائی تو نہیں تھا اتنے سالوں سے ہمارے ساتھ تو کیا حال ہونا تھا ہم لوگوں کا۔سعد کے ساتھ باقی دونوں نے بھی کہا۔اچھا اچھا اب میں آگیا ہوں نا اب تو سب ٹھیک ہو جائے گا نا۔ہاں پر تو تو واپس چلا جائے گا نا تو پھر ہم لوگ ویسے ہی ہوجائینگے ،سعد نے افسوس کے ساتھ کہا

۔

ابے پاگلوں تم لوگوں کو کس نے کہا کہ میں واپس چلا جاؤگا سعد کی بات سُنکر اذلان نے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے کہا۔تینوں جو کب سے سوچ رہے تھے کہ

اذلان پارٹی کے بعد واپس امریکہ چلا جائے گا اذلان کی بات سننے کے بعد تینوں نے ساتھ ملکر اسکے گلے لگا لیا۔

یار تو سچ میں واپس آگیا ہم لوگ بہت خوش ہیں۔ تینوں کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔ اب یہی پر کھڑے رہنے کا ارادہ ہے کیا تم لوگوں کا ۔۔ اذلان جو کب سے مین گیٹ کے پاس کھڑا تھا تینوں سے کہا۔ ارے نہیں یار سوری چل اندر سب تیرا ہی انتظار کر رہے ہے۔ سعد نے اذلان کے ساتھ اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

NOVEL HUT

اذلان جب تینوں کے ساتھ اندر داخل ہوا تو اس کے باقی کلاس فیلوز نے اُس کا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا۔ اذلان بھی اُن تمام لوگوں سے ملکر بہت خوش ہوا۔ تبھی اُن میں سے ایک نے سامنے آکر سب کو ایک لڑکی کے بارے میں بتایا جو کسی بھی لڑکے سے بات نہیں کر رہی ہیں جب سے آئی ہے

اگر کوئی اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو اُس کی ساتھ جو اُس کی دوست ہے وہی جواب دے رہی ہے ۔اس لڑکے نے جب کہا تو اور کچھ لڑکوں نے اُس کیہاں میں ہاں ملائی ۔ حمزہ نے اس لڑکے کی بات سن کر اُس سے لڑکی کے بارے میں پوچھا ۔ لڑکے نے ہاتھ کے اشارے سے ایک لڑکی کی طرف اشارہ کیا حمزہ نے اُس کیبات سنتے ہی اُس لڑکی کے طرف بڑھا۔

ہیلو،

میرال جو نور اور علیہا کے ساتھ باتوں میں مگن تھی ایک لڑکے کے اچانک آنے کی وجہ سے وہاں سے نکلنے لگی ۔ حمزہ نے میرال کو جاتے دیکھا تو اسکے سامنے آگیا ۔"ارے میں آپ سے بات کر رہا ہوں اور آپ جا رہی ہے" ۔میرال نے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا حمزہ کی طرف اور علیہا کو ہاتھ سے اشارا کیا۔ اس سے پہلے کے حمزہ کچھ بولتا علیہا حمزہ کی طرف مخاطب ہو کر اس

سے اچھا خاصا سنا دیا۔ سنو لڑکے میری دوست تم سے بات نہیں کرنا چاھتی تمہیں جو بھی بولنا ہے ہم سے بولو نور نے بھی علیہا کا ساتھ دیا۔

کیوں آپکی دوست کے پاس زبان نہیں ہے۔

جی ، اللہ پاک کے کرم سے ایک بہت لمبی زبان ہے۔

پر وہ آپ جیسے لوگوں کے لیے استعمال نہیں کرتی۔

کیا بکواس کر رہی ہے آپ ؟ حمزہ نے غصّے میں کہا۔

وہی جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ نُور نے فوراً جواب دیا۔

آپ پاگل ہے کیا ؟ حمزہ نے نُور سے کہا۔

لیکن مجھے تو آپ لگے۔ نُور نے مسکرا کر جواب دیا۔

حمزہ نُور کی باتیں سن کر غصے میں وہاں سے چلا گیا۔ حمزہ کے جاتے ہی میرال اور علیہا نے ہنسی چھوٹ گئی۔

یہ کیا تھا نُور۔ تم تو ایسی بالکل بھی نہیں تھی ۔میرال نُور کو اس طرح جواب دیتا دیکھ دنگ ہو گئی تھی ۔

نہیں یار میں اب بھی ویسی ہی ھوں ۔لیکِن پتا نہیں ابھی مُجھے کیا ہو گیا ۔

یار اب میں جا رہی ہوں بہت وقت ہو گیا ماما میرا انتظار کر رہی ہونگی۔ میرال نے دونوں سے کہا علیہا اور نور نے فوراً نفی میں سر ہلایا، کُچھ دیر اور رُک جاؤ یار پلیز دونوں نے ساتھ ملکر بولا ۔

میرال نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا دونوں نے ساتھ ملکر پلیز پلیز۔۔۔۔کہا

اچھا بابا ٹھیک ہے میرال نے ہار مان کرہاں کہہ دیا جسے سن کر دونوں خوش ہو گئی۔

●●●●●●●●●●●

حمزہ جو غصے میں واپس آرہا تھا ایک ویٹر سے ٹکرا گیا ۔

"اندھا ہے کیا دیکھ کر نہیں چل سکتا"

حمزہ نے نور کا غصہ ویٹر پر اُتار دیا ۔سعد اور اذلان جو کچھ بات کر رہے تھے حمزہ کو غصے میں آتے دیکھ اُسکی طرف بڑھے۔

کیا ہوا ہے اذلان نے ویٹر سے پوچھا،

کچھ نہیں سر یہ والے سر بہت جلدی میں آرہے تھے اور مجھ سے ٹکرا گئے اور مجھے ہی بات سنا رہے ہے ۔

ویٹر نے اذلان کو جلدی سے ساری باتیں بتائی ۔اچھا ٹھیک ہے سوری اب آپ جائیے ۔ویٹر نے ازلان کی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے کہا نہیں سر آپ

سوری کیو بول رہے ہے کوئی بات نہیں ۔ ویٹر کے جاتے ہی اذلان حمزہ کی طرف مڑا کیا ہو گیا اتنے غصے میں کیو ہے ؟

جب گیا تھا اس وقت تو ٹھیک تھا سعد نے بھی اذلان کی ہاں میں ہاں ملائی ۔ارے کیا بتاؤ یار حمزہ نے تھوڑی دیر پہلے والی میرال اور اُسکی دوستوں کے ساتھ ہوئی ملاقات کے بارے میں ساری بات بتائی ۔ساری بات سننے کے بعد سعد اور اذلان کا قہقہہ گونجا ۔ارے یار تم لوگ ہنس رہے ہو اگر اتنی ہی ہمت ہے نہ تو تم دونوں میں سے کوئی کیو نہیں چلا جاتا اُس لڑکی کے پاس جب تم لوگوکے ساتھ ویسے ہی پیش آئیگی, تو تمہیں میرا درد سمجھ آئیگا.

ارے یار تو ایک لڑکی سے بات سنکر آگیا اور ہم لوگوں پر غصّہ کر رہا, سعد نے فوراََ حمزہ کا مزاق اُڑایا ۔تو دیکھ اب میں جاتا ھوں سعد نے حمزہ سے میرال کا پتا

پوچھا جسے حمزہ نے اشارے سے دکھا دیا دیکھ وہاں کھڑی ہے بلیک عبایا میں اپنی دوستوں کے ساتھ۔

سعد نے میرال کی طرف دیکھا اور اُس طرف بڑھ گیا۔

اذلان اور حمزہ جو تھوڑی دیر بعد سعد کو واپس لوٹتے ہوئے دیکھا تو اُسکی طرف گئے کیا ہوا۔

حمزہ نے سعد کا چہرہ دیکھ کر اپنا ابھرتا قہقہہ روکا۔جسے سعد نے دیکھ لیا ہاں ہنس لے اب تو بھی جیسے میں ہنس رہا تھا۔

اذلان جو کب سے دونوں کو دیکھ رہا تھا اب اُسکی بس ہو گئی کیا تم دونوں ایک لڑکی سے بات سنکر آ گئے۔ تم لوگ تو میرے دوست کہلانے لائق نہیں ہو اذلان نے مصنوئی خفگی سے کہا۔

اچھا تو ٹھیک ہے تو ہی چلا جا ہم بھی دیکھتے ہے تو کیا تیر مارتا ہے۔

۔سعد اور ہمزہ نے بیک وقت کہا ۔اب تم دونوں دیکھو میرا کمال ۔اذلان دونوں کی طرف دیکھ کر ایک آنکھ دبائی اور مسکراتے ہوئے میرال کی طرف بڑھ گیا۔

●●●●●●●●●●●

قسط:- 02

میرال جو مس صبا سے بات کرکے مڑی ہی تھی کہ سامنے سے آتے کسی سے ٹکرا گئی ۔ اوہ سوری اُس لڑکی نے میرال کی طرف دیکھ کر کہا, کوئی بات نہیں میرال نے جواباً کہا ۔

ارے" رابیل" تم.۔

NOVEL HUT

میرال نے سامنے کھڑی لڑکی کو فوراً سے پہچان لیا اور اُسے گلے سے لگایا۔

سوری میں نے آپ کو پہنچانا نہیں، رابیل نے میرال کو پہنچانا نہیں کیوں کے میرال کی آنکھوں کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھ رہا تھا ۔

یار میں" میرال علی".

اتنا سنتے ہی رابیل کی چینخ نکل گئ کیا۔۔

میرال میری جان تم کیسی ھو؟

تمہیں پتا ہے میں یہاں جب سے آئ ھوں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی ۔پر تم مجھے کہی ملی ہی نہیں، میں تو مایوس ہوکر واپس گھر جا رہی تھی ۔پر دیکھو اللہ پاک نے مجھے تم سے ملا دیا ۔

میرال بھی رابیل سے مل کر بہت خوش ہوئی, رابیل ہمارا ملنا تقدیر میں لکھا ہوا تھا اس لیے ہم مل گئے ۔

اچھا یہ بتاؤ تم کہا تھی اتنے سالوں تک۔یونی کے آخری دن تم اچانک ہی غائب ہو گئی۔ تمہیں پتا ہے تمہارے جانے کے بعد ہم لوگوں نے تم سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی پر تمہارا کچھ پتا ہی نہیں چلا -

علیہا نے بہت مایوسی سے میرال کو ساری بتائیں بتائی۔

ہاں یار وہ کچھ مسئلہ ھو گیا تھا۔خیر ابھی یہ سب چھوڑو میرال نے بات بدل دی ۔اچھا یہ بتاؤ تم نور اور علیہا سے ملی۔ نہیں یار و بھی نہیں ملی رابیل نے افسوس سے کہا۔ارے چلو میرے ساتھ وہ وہاں ہے دونوں میرال رابیل کو ساتھ لیکر نور اور علیہا کی طرف بڑھ گئی۔

رابیل وہ دیکھو وہاں پر ہیں دونوں ، میرال نے کچھ دوری پر کھڑی نور اور علیہا کی طرف اشارہ کیا ، تم اُنکے پاس جاؤ میں ابھی آتی ہوں۔

رابیل آگے کی طرف بڑھ گئی۔

میرال جو پانی لینے جا رہی تھی سامنے آتے شخص سے ٹکراتے ٹکراتے بچی ،

اندھے ہو گئے ہے آپ دکھائی نہیں دے رہا کیا ۔

ابھی میں گر جاتی !

میرال کو سامنے کھڑے شخص پر بہت غصّہ آ رہا تھا ۔

پر میں آپ کو گرنے ہی نہیں دیتا ۔ اس سے پہلے ہی تھام لیتا ۔

اب ہٹے سامنے سے۔

اذلان جلدی سے میرال کے سامنے آگیا۔

مُجھے بات کرنی ہے آپ سے ۔

پر میں اجنبیوں سے بات نہیں کرتی۔

میں اجنبی !

اذلان کو لگا جیسے پوری ہال کی چھت اُس کے سر پر گر گئی ہو ۔

میرال میں اذلان ھوں ۔

کون اذلان ؟

میں کسی اذلان نام کے انسان کو نہیں جانتی.

دیکھو میرال مُجھے پتا ہے تم مزاق کر رہی ہو ۔

میں کیوں آپ کے ساتھ مزاق کرنے لگی ! لڑکوں سے تو میں بات نہیں کرتی اور آپ مزاق کی بات کر رہے ہے ۔

میرال کو سامنے کھڑے شخص کی بات سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا بولے جا رہا تھا ۔

میرال دیکھو اگر یہ کوئی مزاق ہے تو میں ہار مانتا ھوں یار تم جیت گئی ۔

دیکھئے جناب میں نے ایک بار پہلے بھی کہا اور اب پھر بول رہی ہوں کہ میں آپ کو نہیں جانتی.

میرال تم مُجھے اب ڈرا رہی ہوں ۔اچھا مُجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو تم مُجھے معاف کر دو ۔پر یار ایسے تو نہ بولو کے تم مُجھے بُھول گئی ۔

میرال نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا ،کے اچانک چاروں طرف اندھیرا پھیل گیا اور ایک اسپاٹ لائٹ اسٹیج پر موجود شخص پر پڑی ۔

اسلام و علیکم "۔

پرنسپل سر نے سبھی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

و علیکم اسلام "۔

سبھی لوگوں نے ایک ساتھ کہا ۔

میں آپ سبھی لوگوں کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ لوگ اپنا قیمتی وقت نکال کریہاں آئے ۔

آج ہماری یونیورسٹی کو پچاس سے ہو گئے ہے۔

اور اس خوشی میں ہی یہ پارٹی رکھی کی گئی ہے۔

چاروں طرف سے تالیوں کی گونج اُٹھی۔

آپ لوگ اچھی طرح سے پارٹی انجوائے کرے ۔

اور پھر ساری بتیاں روشن ہو گئی ۔

میرال ۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ ہم لوگ تمہیں کب سے ڈھونڈ رہے تھے ۔

یار میں تو پانی پینے گئی تھی ۔ کچھ دیر پہلے والے واقعے کو یاد کرتے ہوئے جیسے ہی پیچھے مڑی پر وہاں کوئی بھی نہیں تھا ۔

یہ کہا گیا ؟

خیر مُجھے کیا میں تو نہیں جانتی نہ ۔

پر اُس نے ایسا کیو کہا کہ وہ مُجھے جانتا ہے؟

میرال نے کندھے اُچکا دیے ۔ لگتا ہے مُجھے کوئی اور ہی سمجھ گیا تھا ۔

NOVEL HUT

اور اُن تینوں کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔

●●●●●●●●●●●

سعد یار چھوڑ مجھے اذلان نے اپنا ہاتھ چھوڑوانا چاہا۔ ایان اور حمزہ بھی ساتھ آ گئے۔یار اذلان تو پہلے ریلیکس ہو جا۔

یار تو نے دیکھا میں تو اس لڑکی سے بات کرنے کے لیے جا رہا تھا جس کے پاس تم لوگوں نے کہا تھا۔پر وہ تو "میرال" تھی میری میرال۔

پر اُسنے مُجھے پہچانا کیوں نہیں۔

تو ہٹ مُجھے جانے دے مجھے بات کرنی ہے اس سے۔

اذلان جو سعد سے ہاتھ چھوڑا کر آگے بڑھا ہی تھا کہ اسٹیج پر سے آتی آواز سُن کر اُسکے قدم وہی جم گئے۔

"السلام علیکم"..

گڈ ایوننگ ایوری ون۔۔

میرا نام" میرال سجاد علی" ہے۔

میں اس یونیورسٹی سے ہی پاس آؤٹ ہوئی تھی۔پانچ سال پہلے۔۔

یہاں پر موجود زیادہ تر لوگ مُجھے جانتے بھی ہیں۔

میں جب سے یہاں آئی ہوں ہر کوئی مجھ سے یہی سوال پوچھ رہا تھا کہ میں پانچ سال کہاں تھی اور اچانک کہاں غائب ہو گئی تھی؟

میں آپ لوگوں کے انہی سوالوں کا جواب دینے کے لیے ہی آئی ھوں۔

پانچ سال پہلے میں جب یونی سے گھر جا رہی تھی تب میرا ایک اکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

میں پچھلے چار سالوں سے کوما میں تھی۔اور میری یاداشت بھی پوری طرح سے چلی گئی تھی ۔ ڈاکٹرس نے کہا تھا وقت کے ساتھ مُجھے سب یاد آجائے گا ۔دیکھے اب مجھے یاد تو آگیا ہے پر اب بھی شاید پوری طرح سے نہیں ۔کیونکہ یہاں موجود میں سبھی لوگوں کو تو میں نہیں پہچان پائی اسلیے میں آپ لوگوں سے معزرت خواہ ہوں۔

میرال کی بات سُنکر وہاں زیادہ تر لوگوں کے آنکھوں میں آنسو تھے۔

کچھ تو شاک تھے ۔

اور اذلان کو تو سانس آنا ہی بند ہوگیا تھا یہ سوچ کر کہ میرال اُسے بھول گئی ۔

میرال جب اسٹیج سے نیچے اتری تو علیہا، نور، رابیل جلدی سے اُسکی طرف بڑھ گئی اور اسے گلے سے لگا لیا۔ میرال مس صبا اور باقی سارے ٹیچرس سے ملکر اب گھر جانے کے لیے نکل رہی تھی کے اذلان اچانک اُسکے سامنے آگیا۔

آپ نے کیا قسم کھا رکھی ہے مُجھے گرانے کی۔ میرال نے غصّے سے اذلان کو کہا ۔

کیا آپ کو میں یاد نہیں۔

جی آپ کو کیسے بھول سکتی ھوں۔

میرال کی بات سُن کر اذلان خوش ہوں گیا۔ لیکن جیسے ہی اگلی بات سُنّی خوشی غائب ہو گئی۔

ارے آپ تو وہی جناب ہے نہ جنہیں دکھائی نہیں دیتا ، اور دوسروں کو گراتے پھرتے ہیں۔

یہ آپ کیا بول رہی ہے؟

دیکھے میرا آپ سے بحث کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے ۔اور مُجھے لیٹ

ہورہا ہے۔

چلے پھر اللہ حافظ ۔

اذلان کو وہی ساکت کھڑا چھوڑ کر میرال آگے بڑھ گئی ۔

وہ جب ہال سے باہر نکلی تو اُسکی گاڑی سامنے ہی کھڑی تھی میرال جیسے ہی

گاڑی میں بیٹھی ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کردی۔

●●●●●●●●●●●

جب وہ گھر میں داخل ہوا چاروں طرف اندھیرا تھا ۔وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھا کر اندر داخل ہوا ۔ جیسے ہی اپنے کمرے میں داخل ہوا ہمان پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اذلان کی حالت دیکھ کر ہمان نے جلدی سے اُسے تھاما ۔بھائی وہ مُجھے کیسے بھول سکتی ہے ۔میں تو محبت کرتا تھا نہ اس سے ۔

میں تو آج وہاں اس سے اپنی محبت کا اظہار کرنے گیا تھا ۔ سبھی لوگوں نے کہا تھا وہ نہیں آئیگی ۔پر میرا دل جانتا تھا بھائی وہ آئیگی ۔

میری قسمت دیکھئے وہ وہاں آئی پر اپنے ساتھ میرا سب کچھ لے گئی ۔

بھائی میں اب کیا کرو مُجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ۔

اذلان بچے تو ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے۔ اذلان کو اس حالت میں دیکھ کر ہمان کو بہت تکلیف ہو رہی تھی ۔

سعد نے کال کر کے ہمان کوں پارٹی میں ہوئی ساری باتوں سے پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔اور اذلان کی حالت کی خبر بھی دے دی تھی۔

اذلان ادھر دیکھو تم اللہ پاک پے یقین رکھو وہ سب ٹھیک کر دینگے۔

تم اگر ہمت ہار جاؤ گے تو کیسے چلے گیا۔

میری طرف دیکھو تم پچھلے پانچ سالوں سے میرال کو ڈھونڈ رہے تھے۔ وہ تمہیں کہی بھی ملی نہیں نہ۔

دیکھو تمہارا آج اس سے ملنا تقدیر میں تھا۔اس لیے وہ آج تم سے ملی۔

میرال نے خود کہا تھا نہ کہ کچھ کچھ چیزیں اسے یاد نہیں پر وقت کے ساتھ یاد آجائے گا۔

تو تم اللہ پاک سے دعا کرو کے وہ میرال کی یادیں واپس کر دے۔

اور تم بھی اُسے سب یاد دلانے کی کوشش کرو ۔پھر دیکھو سب کچھ ٹھیک ھو جائے گا ۔

ہمان کی بات سُن کر اذلان نے اسے جور سے گلے لگا لیا ۔

بھائی آپ بہت اچھے ہیں ۔اگر آپ نہیں ہوتے تو میرا کیا ہوتا ۔

اچھا اب چلو بہت رات ہو گئی ہے جلدی سے سو جاؤ ۔

پھر کل سے" مشن میرال کی یاداشت واپسی"شروع کرینگے ۔

NOVEL HUT

ہمان جب کمرے سے نکل رہا تھا تو پیچھے سے اذلان نے

۔I LOVE YOU SO MUCH BHAI

۔YOU ARE THE BEST

چلایا ۔

ہمان نے بھی I LOVE YOU TO BACHE ۔

اب سو جاؤ کہتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔

●●●●●●●●●●●

السلام علیکم ایوری ون۔

میرال جب گھر میں داخل ہوئی تو سامنے ہال میں تمام لوگ موجود تھے ۔

وعلیکم اسلام میرا بچا آگیا ۔برہان صاحب نے اپنی بیٹی کو پاس بلا کر خود سے لگایا ۔

بابا میں نے آپ کو بہت مس کیا۔

بابا نے بھی اپنی بچی کو بہت مس کیا۔

ہاں ابھی دو گھنٹے ہی ہوئے تھے اسے گئے ہوۓ اور آپ لوگوں نے مس بھی کر لیا ایک دوسرے کو۔

مہرماہ بیگم نے جب باپ بیٹی کا پیار دیکھا تو کہنے لگی۔کیا یار امی آپ سے نے ہمارا پیار نہیں دیکھا جا رہا ہے کیا ؟آپ کو جلن ھو رہی ہے نہ سچ سچ بتائے ،

روکو ابھی تمہیں بتاتی ہوں ۔۔

میرال جلدی سے بھاگ کر اپنے دادا کے پیچھے چھپ گئی۔

خبردار اگر کسی نے ہماری پوتی کو کچھ کہا تو۔

واحد علی نے فوراً میرال کی سائیڈ لی۔پر بابا آپ نے دیکھا نہیں اُس کی زبان کتنی چلنے لگی ہے۔

دادو دیکھ لے آپ اپنی بہو کو۔

تم تو رُکو تمہیں تو میں بتاتی ھوں ۔ مہرماہ بیگم جیسے ہی آگے بڑھی میرال نے فوراً اُنھیں گلے سے لگا لیا ۔ سوری امی میں تو بس مزاق کر رہی تھی ۔

مہرماہ بیگم نے بھی میرال کو گلے سے لگا لیا اچھا بابا ٹھیک ہے۔

میرال نے اپنے بابا اور دادو دونوں کی طرف دیکھ کر آنکھ دبائی۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا کچھ نہیں ہو سکتا اس لڑکی کا ۔

میرال چونکہ اتنے سالوں سے کوما میں تھی تو سبھی لوگ بہت پریشان رہتے تھے۔ اور دن رات اُسکے لیے دعا کرتے تھے ۔ایک دن اُنکی دعائیں قبول ہو گئی ڈاکٹر نے میرال کی ہوس میں آنے کی خبر دی تو سبھی لوگ بہت خوش ہوں گئے ۔

واحد علی اپنے گاؤں کے بہت بڑے جاگیردار تھے ۔ انکا گھرانہ بہت بڑا تھا ۔ اُنکے دو بیٹے تھے ۔

بڑے بیٹے باعث علی اور چھوٹے بیٹے برہان علی ۔

باعث علی اور اُنکی بیوی زاہرہ باعث علی کے تین بچے تھے۔

بڑا بیٹا ذیام باعث علی ، عازم باعث علی اور چھوٹی بیٹی منال باعث علی ۔

برہان علی اور اُنکی بیوی مہرماہ برہان علی اِنکی دو بیٹیاں تھی بڑی بیٹی رنزہ علی اور چھوٹی میرال علی۔

میرال سبھی کزن میں سب سے چھوٹی تھی اور لاڈلی بھی ۔ اور اُسکے ساتھ ہوئے حادثے کے بعد سبھی لوگ اُسکا اور زیادہ خیال رکھنے لگے تھے ۔

چونکہ میرال کو پارٹی میں اور برہان علی کو ایک اہم میٹنگ میں شرکت کیلیے جانا تھا اس لیے وہ لوگ ایک ہفتے سے شہر والے گھر میں آئے ہوئے تھے ۔

آج اُن لوگوں کا کام مکمل ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ لوگ کل ہی گاؤں واپس جانے والے تھے ۔

گاؤں سے شہر بس دو گھنٹے کی دوری پر تھا لیکن میرال کی حالت کی وجہ سے ڈاکٹر نے اُسے زیادہ سفر کرنے سے منع کیا تھا۔

اچھا اب سب بات چھوڑو اور جاؤ سو جاؤ بہت رات ہو گئی ہے صبح ہی ہمیں واپس نکلنا بھی ہے۔

اچھا امی جان اب یہ بتائے آپی کہاں ہے ؟

وہ اپنے کمرے میں ہے۔

اچھا پھر پہلے میں اُن سے مل لیتی ہوں۔آپ لوگ بھی اب سو جائے مُجھے پتا ہے آپ لوگ میرے لیے بیٹھے ہوئے تھے ۔

ہاں تمہیں تو سب پتا رہتا ہے ۔ رنزہ جو ابھی ابھی نیچے اتری تھی میرال کی بات سُنکر ہنستے ہوئے بولی ۔

آپی آپ بھی نا ،میں تو آپ سے ملنے ہی آ رہی تھی۔

دیکھو تمہارے آنے سے پہلے ہی میں آگئی۔

اچھا یہ بتاؤ کیسی رہی پارٹی۔

اچھا آپ پہلے میرے ساتھ چلے، میرال اور رنزہ نیچے سبھی کو سب بخیر کہہ کر اوپر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

دونوں کے جاتے ہی سبھی لوگ اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

میرال اور رنزہ جب سے کمرے میں آئی میرال نے پارٹی میں ہوئی ساری باتوں کو تفصیل سے بتا دیا۔پر اذلان سے ہوئی ملاقات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا کیونکہ اسے وہ بات ضروی نہیں لگی۔

اچھا بابا اب تم بھی سو جاؤ تھک گئی ہوگی۔

ہاں تھک تو گئی ہوں۔آپ بھی اب جائے اور آرام کریں۔

Good night۔

دونوں نے ساتھ کہا ۔ رنزہ کے جانے کے بعد میرال نے پہلے چینج کیا پھر سونے کے لیے لیٹ گئی ۔

مسلسل کوششوں کے باوجود بھی نیند اُسکی آنکھوں سے دور تھی ۔ کیونکہ اُسے بار بار اذلان کا خیال آرہا تھا ۔ لیکن اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیوں اذلان کے بارے میں سوچ رہی تھی ۔

انہی سوچو میں وہ کب نیند کی وادیوں میں اُتر گئی اسے پتا ہی نہیں چلا ۔

NOVEL HUT

●●●●●●●●●●●

آدھی رات کو اچانک اُسکی آنکھ کھلی ۔

سارا جسم پسینے سے بھیگا ہوا آنکھیں نیند کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی ۔

میرال نے جلدی سے کمرے کی ساری لائٹس آن کردی ۔اُسکی دل کی دھڑکنیں بہت تیز رفتاری سے چل رہی تھی ۔

جب سے میرال کوما سے باہر آئی تھی اُسکے بعد سے ہی اُسے اس طرح کے خواب آتے تھے ۔اور ہر بار وہ اسی طرح سے ڈر جاتی تھی ۔

شروع شروع میں تو اس نے اس بارے میں گھر والوں کو بتایا تھا اور سبھی لوگ بہت پریشان بھی ہو گئے تھے ۔

ڈاکٹر کو جب اس بارے میں بتایا گیا تو ڈاکٹر نے کہا کہ اس میں پریشان ہونے والی بات نہیں یہ تو اچھی بات ہے میرال کو سب کچھ آہستہ آہستہ یاد آ رہا ہے۔

یہ سُن کر سبھی لوگ بہت خوش ہوئے تھے ۔

میرال نے اس بارے میں بات کرنا بند کر دیا تھا۔ کیونکہ کچھ دنوں سے اُسے یہ خواب آنا بند ہی ہو گئے تھے۔

آج بہت دنوں کے بعد اُسے یہ خواب آیا تھا۔ لیکن اُس میں کسی کا چہرہ صاف طرح سے واضح نہیں تھا۔ پر میرال نے جو نام سنا تھا وہ اذلان تھا۔

میرال کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کیونکہ آج پہلی بار وہ اذلان سے ملی تھی۔ پھر اذلان اُسکے خواب میں یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔

میرال انہیں سوچوں میں گم تھی کہ فجر کی اذان سُن کر ہوش میں آئی۔

وہ جلدی سے بستر سے اتری اور باتھ روم میں چلے گئی۔ کچھ دیر کے بعد وہ جب باتھ روم سے نکلی تو بہت فریش لگ رہی تھی۔

اُس نے پہلے نماز ادا کی اور پھر قرآن پاک کی تلاوت کی۔ پھر سونے کے لیے بستر پر لیٹ گئی۔ یہ اُس کا روز کا معمول تھا۔

کیونکہ میرال کو فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنے سے بہت سکون ملتا تھا۔

ابھی میرال کی آنکھ لگے تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ اُسے پھر سے خواب آنے لگے تھے لیکن اِس بار اُسے سب صاف صاف نظر آ رہا تھا۔

●●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

قسط:- 03

وہ جلد بازی میں یونی کے اندر داخل ہوئی۔ بلیک فروک اور ہم رنگ ٹراؤزر پہنے، ریڈ ڈوپٹہ پست پر پھیلائے۔ سر پر بلیک حجاب کو اچھے سے سیٹ کیے ہوئے، بھوری خوبصورت آنکھیں جو دُھوپ کی وجہ سے اُس وقت اور چمک

رہی تھی ، حجاب کے اندر سے سفید دمکتا چہرا ، گلاب کی پنکھڑی کی طرح گُلابی ہونٹ ، کھڑی ناک ، بغیر میک اپ کے بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ عجلت میں چلتے ہوئے اپنی کلاس کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک کسی سے ٹکرا گئی جسکی وجہ سے اُسکی ساری کتابیں نیچے گر گئی ۔

اندھے ہے آپ دکھائی نہیں دیتا ؟

میرال نے غصّے سے سامنے کھڑے شخص سے کہا ۔

آنکھیں ہیں یا بٹن ۔

پہلے ہی کیا کم دیر ہوگئی تھی، جو اور لیٹ کروا دیا ۔

اللہ پاک آج بچا لیجیے اپنی پیاری بندی کو نہیں تو وہ کھڑوس میرا کیا حال کرے گا ۔ میرال کو اپنی فکر ہونے لگی تھی ۔ کیونکہ آج سر فیاض کی کلاس تھی، اور وہ

بہت کھڑوس تھے ۔پوری کلاس کو ہی اُن سے خوف آتا تھا ۔ لیٹ آنے والے لوگوں سے تو اُنھیں الگ ہی چڑھ تھی ۔

میرال جو کب سے خود ہی بولے جا رہی تھی۔ اچانک سے چہرہ اُٹھا کر سامنے کھڑے شخص کی طرف دیکھا، جو وائٹ شرٹ اور بلیک جینز پہنے ہوئے اور ایک کندھے پر بیگ ڈالے ہوئے ہر چیز سے بیگانا صرف میرال کو ہی دیکھے جا رہا تھا ۔

میرال کو یہ دیکھ کر اور غصّہ آگیا ۔

ارے ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ ؟

کبھی کوئی لڑکی نہیں دیکھی کیا؟

وہ لڑکا جو کب سے صرف میرال کو دیکھنے میں مصروف تھا ۔ میرال کو غصّے میں دیکھ کر ٹرانس کی کیفیت سے باہر آیا ۔

جی لڑکیاں تو بہت دیکھی ہیں، پر ماشاء اللہ آپ جیسی ایک نہیں دیکھی ۔

اذلان کیا بول رہا تھا اُسے خود ہی سمجھ نہیں آرہا تھا ۔پر میرال کو دیکھ کر اُسے منہ سے جو بھی نکل رہا تھا وہ بولے جا رہا تھا۔

ارے عجیب ہی بے شرم ہے آپ ۔

جی آپکا بہت شکریہ۔

میرال کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ غصّہ کر رہی ہے اور سامنے والا شکریہ ادا کر رہا ہے۔

لگتا ہے دماغ بھی خراب ہے آپکا !

میرال نے فوراً طنز کیا ۔

لیکن یہ بات آپکو کس نے بتائی ؟

سامنے والا بھی کسی ڈھیٹ کی طرح جواب دے رہا تھا ۔

ارے ہٹے آپ سامنے سے ۔پتا نہیں کس کا منہ دیکھا تھا آج،دماغ کا بیڑہ غرق کر دیا۔ میرال اب اور بحث کے موڈ میں نہیں تھی،اس لیے آگے بڑھنے لگی ۔

اذلان نے جیسے ہی میرال کو جاتے ہوئے دیکھا فوراً اُسکے پیچھے چل پڑا۔

ارے آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا؟

اذلان نے پھر سے میرال کو تنگ کرنا شروع کر دیا ۔

کونسا سوال ؟میرال کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کس سوال کے بارے میں بات کر رہا ہے.

آپ نے ابھی کہا تھا نہ میرا دماغ خراب ہے ؟یہ بات آپ کو کس نے بتائی .لگتا ہے آپ مُجھے پہلے سے جانتی ہے؟

میری بات سنے آپ میرا پیچھا کیوں کر رہے ہی ۔

میں نے کہا نا مجھے بات نہیں کرنی ۔

پہلی بات تو یہ کہ میں آپ کا پیچھا نہیں کر رہا ، بلکہ آپکے ساتھ ساتھ چل رہا ھوں

۔اذلان نے فوراً میرال کی بات کاٹی۔

اور دوسری میں اپنے سوال کا جواب لیئے بغیر نہیں جانے والا؟

میرال چلتے ہوئے اچانک رک گئی اور اذلان کی طرف پوری طرح گھوم گئی۔

اذلان بھی فوراً رُک گیا۔

آپ کی جیسی حرکتیں ہے نہ کوئی بھی دیکھ کر بتا سکتا ہے کے آپکا دماغ خراب

ہے۔

پر آپ پہلی انسان ہی جس نے یہ بات بتائی ہے۔ورنہ تو سبھی بولتے ہے میں

بہت ہینڈسم ، اسمارٹ ، اور انٹیلیجنٹ ھوں۔ اذلان کا ارادہ میرال کو اور تنگ

کرنے کا تھا۔

لگتا ہے آپ کا پالا ہمیشہ اپنے جیسوں سے ہی پڑا ہیں ۔

اور رہی بات آپ کو جاننے کی تو میں آپ کو نہیں جانتی ۔

مل گیا آپکو اپنے سوالوں کا جواب اب جائیے یہاں سے۔ میرال کے سر میں اب درد ہونے لگا تھا ۔ اُسے لگ رہا تھا اگر سامنے والا انسان دو منٹ بھی اُسکے سامنے رہا نہ تو وہ پاگل ہو جائے گی۔

لگتا ہے آپ نیو سٹوڈنٹ ہے اس لیے مُجھے نہیں جانتی؟

اذلان کو میرال کی باتوں سے جھٹکا لگا تھا ۔ کیونکہ یونی میں ہر کوئی" اذلان سجاد حیدر" کو جانتا تھا وہ یونی کا ٹاپر تھا، اور اُسکی جیسی پرسنیلٹی کا ایک بھی لڑکا یونی میں نہیں تھا ۔

"جی نہیں"..

یہ میرا تھرڈ ایئر ہے اور میں نے کبھی اس سے پہلے آپ کو نہیں دیکھا ۔

کیا۔۔۔۔ اذلان کو میرال کی بات سُن کر صدمہ لگ گیا۔

ویسے میں بھی آپکو پہلی ہی بار دیکھ رہا ہوں!

۔خیر چھوڑے یہ سب باتیں۔میں آپ کو اپنا تعارف خود کروا دیتا ہوں۔

YOUR SENIOR AND ۔۔۔I AM AZLAN SAJAD HAIDER

۔TOPPER OF THE UNIVERSITY

میرال کو اب جھٹکا لگا تھا۔

اُس نے بہت لوگوں کے منھ سے اذلان کا نام سنا ہوا تھا۔لیکن اس نے کبھی اذلان کو دیکھا نہیں تھا۔اُسکی کلاس ٹیچرس نے بھی کئی مرتبہ اذلان کا ذکر کیا تھا۔

پوری یونی میں میرال کی صرف تین دوست تھی۔اُنکے علاوہ میرال نے کبھی کسی اور سے بات بھی نہیں کی تھی۔میرال کو صرف پڑھنے کا شوق تھا۔اُسے

اپنے والد جیسا ایک کامیاب بزنس مین بنا تھا اور اُنکے کاروبار کو آگے بڑھانا تھا

۔

میرال بھی پڑھنے میں کافی اچھی تھی ۔اس لیے اذلان سے ملے بغیر ہی اُسے

اذلان اچھا لگا تھا ۔

لیکن اب اذلان سے ملنے کے بعد اُسے خود پر غصّہ آرہا تھا اور باقی سبھی لوگوں

پر جن کے مطابق اذلان ڈیسنٹ تھا۔

کیونکہ اذلان سے ملنے کے بعد میرال کی نظروں میں تو وہ ڈیسنٹ کہی سے نہیں

رہا تھا ۔

میرال کی نظروں میں اذلان ایک فلرٹ ٹائپ اور بےشرم انسان بن گیا تھا ۔

میرال کو جس سے چڑ ہو گئی تھی ۔

میرال کو کہی کھویا دیکھ کر اذلان نے اُسکے سامنے ہاتھ ہلایا ۔ میرال جو اپنی خیالوں میں گُم تھی اذلان کی بات سُنکر ہوش میں آئی ۔

ارے میں نے آپ کو اپنا تعارف تو کروا دیا اب آپ کی باری ۔ اذلان کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اپنی کلاس میں چلی گئی ۔

●●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

اذلان رات کی تہائی میں تہجّد کی نماز پڑھ رہا تھا ۔پھر اُسنے سورہ یٰس کی تلاوت کی ۔پھر دعا کے لیے ہاتھ اوپر کیے

یا اللہ یا غفور و رحیم میں گناہ گار ہوں خطا کار ہوں۔۔

میں نے اپنی زندگی میں بہت گناہ لیے ہیں ۔مُجھے میری ہر غلطی کے لیے معاف کر دے ۔میں نے اپنی زندگی میں صرف ایک ہی لڑکی سے محبت کی ہے اور اپنی آخری سانس تک کرتا رہونگا ۔پر وہ مُجھے بھُول گئ ، میں نے اُسکی آنکھوں میں خود کے لیے اجنبی پن دیکھا تھا مُجھے ایسے لگا کہ میرا سب کُچھ ختم ہو گیا ۔ اُسکی یادیں واپس کر دے میرے مولا اُسے میرے تقدیر میں لکھ دے ۔میری دعا کو قبول کر لے میرے مولا ۔ وہ سجدے میں رو رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا تھا ۔

فجر کی آواز اُسکے کانوں میں پڑتے ہی اُس نے سجدے سے سر اُٹھا لیا ۔

پھر اس نے فجر کی نماز ادا کی ۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ جوگنگ کے لیے نکل گیا ۔

جیسے ہی وہ نیچے گیا ہمان پہلے سے وہاں اُسکا انتظار کر رہا تھا ۔

Good Morning Bhai۔

اذلان نے ہمان کو زور سے گلے لگایا۔

Good Morning Bhai ki Jaan۔

اذلان کے چہرے پر الگ ہی سکون تھا۔رات کے بانسبت وہ خوش اور پُرسکون لگ رہا تھا۔

چلے ہمان نے اذلان سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

اور پھر دونوں باہر کی طرف چل پڑے۔

بھائی آپ کے پاس کوئی ترکیب ہے کیا میرال کی یاداشت واپس لانے کے لیے؟

"نہیں" ہمان نے جواب دیا۔

کیا مطلب آپ کا آپ نے تو کہا تھا کل سے مشن شروع کرنا ہے ۔ اذلان کو ہمان کے صاف منع کرنے کی وجہ سے صدمہ لگ گیا تھا ۔

اذلان غصّہ ہو کر وہی ایک بینچ پر بیٹھ گیا ۔

ہمان کو اذلان کی حرکت دیکھ کر ہنسی آ رہی تھی ۔

بھائی آپ ہنس رہے ہے اور مُجھے یہا صدمہ لگا ہوا ہے کہ اگر میرال کو میں یاد نہیں آیا پھر کیا ہوگا ۔

اذلان میں نے پہلے ہی کہا تھا نہ کہ اگر وہ تمہاری تقدیر میں لکھی ہوگی تو اُسے تم سے کوئی نہیں چھین سکتا ۔

تم بس اللہ پاک پر یقین رکھو ۔

اور تمہارا بھائی ہے نہ میں کُچھ کرتا ہوں اب اٹھو اور چلو ورنہ میں کُچھ نہیں کرنے والا ۔

ہمان اذلان کو وہی چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

اذلان جلدی سے اُٹھ کر ہمان کے پیچھے بھاگا۔

ارے بھائی رُکے میرے لیے آپ تو غصّہ ہی ہو گئے۔

●●●●●●●●●●●

میرال بچے اُٹھو جلدی کرو ہمیں نکلنا بھی ہے۔

میرال جو نیند میں تھی فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئی۔

یا خُدایا یہ میں نے کیسا خواب دیکھا۔

میں اذلان کو پہلے سے جانتی ہوں مطلب وہ سچ کہہ رہا تھا۔

بڑا ہی بے شرم ہے کوئی وہ خواب میں بھی فلرٹ کر رہا تھا میرے ساتھ۔

مُجھے تو خود پر غصّہ آ رہا ہے میں کیسے کسی غیر محرم کی کہی گئی باتوں کو سونچ رہی

ھوں۔

اللہ پاک آپ نا مُجھے معاف کر دیجیے گا۔

وہ جلدی سے اٹھی اور اپنا کمرہ صاف کرنے لگی۔

اُسکا کمرہ بہت خوبصرت تھا۔پورا کمرہ رنگ برنگ کے چیزوں سے سجا ہوا تھا

۔درمیان میں بیڈ، سائیڈ میں بڑی سی الماری، ایک خوبصورت سا ڈریسنگ ٹیبل

جس کے اوپر ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔

اُس نے الماری کھلی تو اس میں تقریباً ہر رنگ کا عبایا اور میچنگ حجاب سجے

ہوئے تھے۔

میرال نے ایک ہلکے پنک کلر کا عبایا اور ساتھ میچنگ حجاب بھی نکالا اور باتھ

روم میں چلے گئی۔

مہرماہ بیگم نیچے سے میرال کو اب بھی آواز دے رہی تھی۔

"السلام علیکم"،

میرال نے نیچے آتے ہوئے سبھی لوگوں کو سلام کیا۔

"وعلیکم اسلام "میرا بچا۔

ارے میری پیاری ماما کیوں صبح صبح پورے گھر کو سر پر اُٹھایا ہوا ہے۔ دیکھے میں تو بالکل تیار کھڑی ہوں آپ کے پیچھے۔

مہرماہ بیگم جیسے ہی ایک اور آواز لگانے والی تھی کہ میرال نے پیچھے سے اُنہیں گلے لگا لیا۔

پچھلے ایک گھنٹے سے میں تمہیں آواز لگا رہی تھی اور تم اب نیچے آرہی ہوں ۔لیکن جیسے ہی اپنی بیٹی کو دیکھا تو اُسکی نظر اُتارنے لگی۔

میرال کتنی پیاری لگ رہی ہو آج تم ۔ رنزہ جو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ہوئی تھی میرال کو دیکھ کر اُسکی تعریف کرنے لگی ۔

ارے آپی میں تو ہمیشہ سے ہی بہت پیاری ھوں کیوں دادو ۔

میرال نے جُھک کر باری باری سب سے پیار لیا ۔

ہاں میرا بچہ تو سب سے پیارا ہے ۔ واحد علی اور برہان علی نے ایک ساتھ کہا ۔

اور میں ؟ رنزہ نے فوراً سے کہا۔

میری آپو تو سب سے اچھی ہے ۔ میرال نے جلدی سے اُٹھ کر رنزہ کے دونوں گالوں کو چوما ۔

اچھا اب بہت باتیں ہو گئی اب جلدی سے سب ناشتہ کرے وہاں حویلی میں سبھی لوگ انتظار کر رہے ہو نگے ۔

ناشتہ کرنے کے بعد وہ لوگ حویلی کے لیے روانہ ہو گئے۔ میرال کو ایسا لگ رہا تھا کہ کُچھ تھا جو پیچھے چھوٹ گیا تھا۔

لیکن کیا اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

●●●●●●●●●●●

دو گھنٹے کی مسافت طے کر کے وہ لوگ گاؤں پہنچ چکیں تھے۔گاڑی جیسے ہی حویلی پہنچی تو ملازم نے سبھی کو بتا دیا۔

"السلام و علیکم" میری پیاری دادی جان۔

"و علیکم السلام"۔

میرال میری بچی سعیدہ بیگم نے میرال کو گلے لگا لیا۔

میری بچی کتنی کمزور لگ رہی ہے۔ ارے جان آپ کو پتا ہے آپکی بہو مجھے ٹھیک طرح سے کھانا بھی نہیں دیتی تھی۔ اور گھر کے سارے کام بھی کرواتی تھی۔

میرال نے رونی صورت بنا کر دادی سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

یہ کیا کہہ رہی ہے تو۔

مہرماہ یہ کیا بول رہی ہے ؟تو نے اسکے ساتھ ایسا کیا۔

سعیدہ بیگم کو غصّے میں دیکھ کر مہرماہ بیگم گڑبڑا گئی۔

اتنے ہی میں میرال اور باقی سبھی کا زوردار قہقہہ گونجا۔ میرال کی بچی تُجھے تو میں ابھی بتاتی ہوں روک۔ مہرماہ بیگم جیسے ہی میرال کی طرف بڑھی اتنے میں میرال لڑکھڑا کر گرنے لگی۔

رنزہ اور برہان صاحب نے فوراً میرال کو پکڑ کر بٹھایا۔

میری بچی تو ٹھیک ہے نہ ۔ کچھ بول کیو نہیں رہی سبھی لوگ میرال کی حالت دیکھ کر ڈر گئے ۔ اتنے میں باعث علی اور اُنکے ساتھ آتی ہوئے زاہرہ بیگم بھی جلدی سے میرال کی طرف بڑھ گئی ۔

کیا ہوا میرال کو ؟ باعث علی نے فکرمندی سے کہا ۔

منال جلدی سے پانی لیکر آؤ ۔ زاہرہ بیگم نے اپنی بیٹی کو آواز دیا جو کچن میں تھی ۔

ارے بابا میں بلکل ٹھیک ھو بس سفر کی وجہہ سے تھکاوٹ ہو گئی ہے۔

میرال نے سبھی کو فکرمند ہوتا دیکھ کر فوراً کہا ۔

"یہ لو پانی پیو "۔ منال نے پانی آگے بڑھایا ۔

جسے میرال نے جلدی سے ختم کر دیا۔

میرال تم اُٹھو اور اپنے کمرے میں جاؤ رنزہ تم اسکے ساتھ جاؤ۔میں ابھی ڈاکٹر کو بلاتا ہوں باعث علی نے ڈاکٹر کو کال کرتے ہوئے کہا۔

"بڑے پاپا میں ٹھیک ہوں بس تھک گئی ہوں کچھ دیر آرام کرنے کے بعد میں نے ٹھیک ہوں جانا ہے"۔آپ فکر نہ کریں۔

تم ابھی تک یہی کھڑی ہو اپنے کمرے میں جاؤ آپ لوگ فکر مت کرے ڈاکٹر صاحب آرہے ہیں۔

لیکن ،میرال نے کُچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔رنزہ اور منال اُسے لیکر کمرے میں چلے گئی۔

کچھ وقت کے بعد ڈاکٹر نے آکر میرال کو چیک کیا اور سبھی کو بتایا ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے بس سفر کی وجہ سے تھک گئی۔میں نے دوائی دے دی ہے آپ لوگ اُسے آرام کرنے دے۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی سبھی لوگ وہاں سے چلے گئے۔ وہاں صرف وہ اور رنزہ ہی بچی تھی۔

دیکھا آپی میں نے کہا تھا نا لیکن بڑے پاپا نے میری بات نہیں مانی۔

ارے پاگل وہ تم سے بہت پیار کرتے ہیں اسی لیے تمہارے لیے بہت فکرمند ہیں۔رنزہ نے میرال کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

وہ تو مجھے پتہ ہے اسلیے تو سبھی سے لاڑ اُٹھواتی ھوں۔

اچھا اب تم آرام کرو میں چلتی ھوں نہیں تو تم میرے ساتھ باتیں کرتی رہو گی۔

رنزہ کے جاتے ہی میرال لائٹس اوف کرکے آرام کرنے لگی۔

اذلان اور ہمان جوگنگ سے واپس آکر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے ۔ کچھ دیر کے بعد دونوں بھائی فریش ہوکر نیچے ناشتے کے لیے آئے جہاں سجاد حیدر اور عزیمہ بیگم دونوں کا انتظار کر رہے تھے ۔

"السلام و علیکم "

دونوں بھائی نے ایک ساتھ کہا اور ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھ گئے ۔

"و علیکم السلام "..

سجاد حیدر اور عزیمہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا ۔

برخوردار اب آفس کب سے جوائن کر رہے ھو؟؟

سجاد صاحب نے اذلان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ۔

"وہ ڈیڈ میں وہ سوچ رہا تھا میں وہ۔۔۔۔

کیا بات ہے اذلان صاحب طبیعت وغیرہ تو ٹھیک ہے نہ آپکی زبان تو ویسے قینچی کی طرح چلتی رہتی ہے، آج کیا ہوا۔میں۔ وہ میں ڈیڈ۔۔

سجاد حیدر نے اذلان کو ٹوکا۔۔

"نہیں ڈیڈ کچھ نہیں بس وہ تھک گیا ہوں نہ سوچا آج آرام ہی کرلوں کل سے انشاءاللہ آفس جوائن کرلینا ہے" میں نے۔۔

اذلان نے جلدی سے جواب دیا۔

"ہاں سجاد رہنے دے بچہ کل ہی امریکہ سے آیا ہے اور آتے ہی پارٹی میں چلا گیا۔آرام کرنے کا موقع ہی نہیں ملا"۔ عزیمہ بیگم نے جلدی سے بیٹے کا ساتھ دیا

۔

کوئی کل سے آج سے ہی جائے گا یہ جلدی سے ناشتہ کر اور میرے ساتھ ہی چل رہا ہے تو ہمان نے اذلان سے کہا۔

بھائی اذلان نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا تبھی ہمان نے اُسکے کان میں کچھ کہا اور وہ جلدی سے آفس جانے کے لیے تیار ہو گیا۔

بھئی ایسا کیا کہہ دیا تم نے جو یہ اتنی جلدی مان بھی گیا۔ سجاد صاحب نے اذلان کو فوراً ہمان کی بات مانتا دیکھ ہمان سے کہا۔

نہیں ڈیڈ وہ بھائی نے بتایا کہ آج آفس میں ضروری میٹنگ ہے اور بھائی چاہتے ہے کہ میں وہ میٹنگ اٹینڈ کرو۔

ہمان کچھ کہتا اُس سے پہلے ہی اذلان نے جواب دیا۔

آپ لوگوں کا ہو گیا ھو تو ناشتہ کرلے اب عزیمہ بیگم نے باپ بیٹوں کی نہ ختم ہونے والی گفتگو کو سُنکر کہا۔

یس بوس جیسا آپ چاہے۔ سجاد صاحب نے بیگم کو بُرا مناتے دیکھ کر کہا۔

سبھی لوگ ناشتے سے فارغ ہو گئے ۔ اذلان اور ہمان آفس کے لیے ساتھ نکل گئے ۔

پیچھے سجاد حیدر اور عزیمہ بیگم رہ گئے ۔

سجاد میں وہ سوچ رہی تھی ہمان اور اذلان دونوں کی ہی اب شادی کی عمر ہو گئی ہیں ۔ ہم کوئی لڑکی دیکھے اُنکے لیے ؟

عزیمہ بیگم نے شوہر کو اچھے موڈ میں دیکھ کر کہا۔ بیگم میں نے کتنی ہی مرتبہ آپ سے کہا ہے میرے بیٹوں کی شادی میری بہن کی بیٹیوں کے ساتھ ہی ہوگی ۔

لیکن سجاد وہ لوگ کہا ہے؟

آپ مُجھے بتائیں ۔

دیکھئے بیگم وہ لوگ جہاں بھی ہو بس اللہ پاک اُنھیں اپنے حفظ و امان میں رکھے ۔ آپ بس دعا کرے مُجھے پتا چل جائے کہ وہ لوگ کہا ہیں ؟

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہے ۔

آپ کو کچھ بھی پتا چلا اب تک ؟

عزیمہ بیگم نے بہت اُمید سے سوال کیا ۔

نہیں ابھی تو کچھ بھی نہیں پتا چلا ۔ سجاد صاحب نے مایوسی سے جواب دیا ۔

آپ کوشش کیجئے اللہ پاک آپ کو کامیاب بنائے ۔ عزیمہ بیگم نے دل سے دعا کی ۔

امین ۔ سجاد صاحب نے فوراً کہا ۔

ان لوگوں کو کہاں خبر تھی کہ اِنکی دعا بہت جلد قبول ہونے والی ہیں ۔

قسط:- 04

میرال یار پلیز تم اب مجھ پر تو غصّہ نہ کرو۔
علیہا اور نُور پچھلے آدھے گھنٹے سے میرال کا غصّہ کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی
۔لیکن میرال کا غصّہ کسی بھی قیمت پر کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔
وہ لوگ کینٹین میں بیٹھے ہوئے تھے۔رابیل کھانے کے لیے کچھ لینے گئی ہوئی تھی
صبح اذلان کی وجہ سے میرال کلاس میں جانے کے لیے لیٹ ہو گئی تھی سر فیاض نے میرال کو بہت ڈانٹا تھا۔اور میرال کو پورا وقت کھڑا کر کے رکھا تھا ۔میرال کے پیروں میں جسکی وجہ سے بہت درد ہو رہا تھا۔

علیہا تمہیں پتا ہے میں نہ وقت پر آجاتی کلاس لیکن اس لوفر کی وجہ سے اور لیٹ ہو گیا۔ میرال نے صبح اپنی اور اذلان کے ساتھ ہوئے واقعے کے بارے میں سب بتا دیا۔

جسے سُن کر علیہا اور نُور نے قہقہہ لگایا۔

اتنے ہی میں رابیل بھی آگئی۔کیا ہو گیا یار ابھی کچھ دیر پہلے تو پریشان تھی، اور اب گلا پھاڑ پھاڑ کر ہنس رہی ھو دونوں۔

ارے رابیل تم سنو گی تو تمہارا بھی یہی حال ھونا ہے۔

پھر علیہا نے سب کچھ رابیل کو بتایا جسے سُن کر رابیل کی بھی ہنسی نِکل گئی۔

ان لوگوں کو ہنستا ھوا دیکھ کر میرال وہاں سے نکلنے لگی اور دل میں عہد کر لیا اگر وہ مُجھے کہی دیکھ گیا نا تو میں نے اُسکی جان لے لینی ہے۔

میرال کے دل میں اذلان کے لیے اور نفرت بڑھ گئی۔

ارے میرال یار تم کہا جا رہی ہو سوری یار اب نہیں ہنسے گے۔

میرال کو وہاں سے نکلتا دیکھ تینوں کی ہنسی غائب ہو گئی۔

مُجھے کُچھ دیر کے لیے اکیلا رہنا ہے۔تم لوگ سے میں بعد میں ملتی ھوں۔

سوری یار تم تو غصّہ ہو گئی۔تینوں نے ساتھ میں کہا۔

ارے میں تم لوگوں سے غصّہ نہیں ھو یار بس لائبریری جا رہی ھوں۔

میرال نے انہیں کہا اور وہاں سے چلی گئی۔

یار ہمیں ایسے نہیں کرنا چاہیئے تھا وہ غصّہ ھو گئی۔

میرال کے جاتے ہی رابیل نے مایوسی سے کہا۔

ارے تم اُداس نہیں ھوں یار وہ ہم میں سے کسی سے بھی ناراض نہیں ہیں،نُور نے کہا۔

کچھ وقت اُسے اکیلے رہنے دو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ علیھا نے کہا۔

●●●●●●●●●●●

بھائی میری بات سنے آپ وہ دونوں

جیسے ہی گھر سے باہر نکلے اذلان فوراً ہمان کے پیچھے لپکا۔

اذلان یار پہلے تم آفس چلو بہت امپورٹ میٹنگ ہے اگر یہ ڈیل ہمیں مل گئی نا تو ہمیں بہت فائدہ ہوگا۔

آج اگر تم نے یہ ڈیل ہمیں دلوادی نا پھر میں نے خود تمھاری شادی میرال سے کروا دینی ہے۔

ہمان جانتا تھا اذلان سے کیسے کام نکلوانا ہے۔

بھائی آپ سچ کہہ رہے ہیں اب آپ دیکھئے یہ ڈیل تو ہمیں ہی ملے گی ۔ انشاء اللہ ۔

وہ دونوں آفس پہنچ گئے اور اذلان نے اتنی زبردست پریزنٹیشن دی اور ڈیل اُن لوگوں کو مل گئی ۔

بھائی آپ کی باری میں نے اپنا کام کر لیا۔ اذلان نے ہمان سے گلے ملتے ہوئے کہا ۔

ہاں، میرے شیر مُجھے یقین تھا کہ تم یہ ڈیل ضرور حاصل کر لو گے ۔ ہمان نے اذلان سے الگ ہوتے ہوئے کہا ۔

ڈیڈ دیکھئے یہ ڈیل ہمیں مل گئی۔ ہمان نے خوشی خوشی سجاد حیدر کو بتایا جو بس ابھی ہی آفس آئے تھے۔

ڈیڈ ان سے ملے یہ مسٹر برہان علی ہے ۔ان ہی کی کمپنی کے ساتھ ہماری ڈیل ہوئی ہے ۔

مسٹر برہان یہ ہے ہمارے ڈیڈ سجاد حیدر اس کمپنی کے مالک ۔

ہمان نے دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعارف کروایا ۔

سجاد میرے یار برہان علی نے سجاد حیدر کو پہچان لیا، اور اُنھیں گلے لگا لیا۔

برہان یار کہاں چلے گئے تھے یار تم لوگ میں نے تم لوگوں کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ۔ سجاد حیدر نے مایوسی سے کہا ۔

برہان ان سے ملو یہ میرے بیٹے ہمان اور اذلان ۔

دونوں بھائی جو کب سے کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے گڑبڑا گئے ۔

سجاد حیدر نے برہان علی سے دونوں کا تعارف کروایا ۔یار میں تو جانتا ہوں بہت قابل ہے تمہارے بیٹے ماننا پڑے گا بالکل تم پر گئے ہیں ۔

ڈیڈ ہمیں تو بتائیے انکے بارے میں ؟

"ارے یہ میرا بچپن کا دوست اور میری اکلوتی بہن مہرماہ کا شوہر یعنی تمہارے پھوپھا "۔

کیا۔۔۔ سجاد حیدر کی بات سنتے ہی دونوں بھائیوں کو شاک لگ گیا۔

لیکن ڈیڈ ہماری پھُوپھُو بھی ہے اور یہ بات ہمیں پتہ بھی نہیں ۔ہمان اور اذلان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"ہاں بیٹے بہت لمبی کہانی ہے بعد میں بات کرینگے اس بارے میں ۔پہلے گھر چلو تمھاری ماما برہان کو دکھینگی تو بہت خوش ہونگی" ۔

وہ لوگ وہاں سے سجاد حیدر کے گھر روانہ ہو گئے ۔

میرال میری بچی کیا تم ٹھیک ھو؟

مہرماہ بیگم اور رنزہ جب میرال کے کمرے میں آئی تو میرال کو سامنے سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے دیکھ فکرمندی سے اُسکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ماما میں ٹھیک ھوں"۔

میرال اپنی ماما کو اور پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اُنھیں اپنے خوابوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا۔

میرال سچ بتا مُجھے کیا ہوا ہے؟؟

رنزہ جانتی تھی کہ میرال کچھ چھپا رہی ہے اور بتانا نہیں چاہتی۔

ارے آپی میں کچھ کیوں چھپانے لگی۔

لیکن تُجھے دیکھ کر تو لگ رہا ہے کہ تُو کُچھ چھپا رہی ہے۔۔۔

رنزہ کو میرال کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ماما آپ دیکھے آپی کو پہلے ہی میرے سر میں کم درد ہو رہا تھا، جو آپی سوال کر کے اور بڑھا رہی ہیں".

میرال نے معصوم شکل بنا کر مہرماہ بیگم کو اپنی باتوں پر یقین دلایا۔

"رنزہ کیا ہو گیا ہے بیٹا جب وہ کہہ رہی ہے تو تم اُسکی بات کا یقین کرو".

اچھا بابا ٹھیک ہے مان لیا میں نے اب خوش.

رنزہ نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

"ہاں میری پیاری آپی"۔ میرال نے خوش ہو کر کہا۔

"ماما آپ میرے ایک سوال کا جواب دینگی"؟ میرال نے مہرماہ بیگم کا موڈ اچھا دیکھ کر پوچھا۔

"اگر تم نے وہی سوال کرنا ہے تو نہیں"۔ مہرماہ بیگم نے فوراً جواب دیا۔

"یار ماما آپ دے دے نا اُسکے سوال کا جواب"، رنزہ جانتی تھی جب تک میرال کو اُسکے سوالوں کا جواب نہیں ملے گا وہ بار بار اصرار کرتے رہے گی۔

"اچھا ٹھیک ہے آج میں تمہارے سارے سوالوں کا جواب دینے کے لیے تیار ہو"۔ مہرماہ بیگم بھی کب تک اُن سے چھپاتی کیونکہ میرال بار بار اُن سے ایک ہی سوال پوچھتی تھی۔ اور وہ جانتی بھی تھی میرال پھر سے وہی سوال پوچھے گی۔

"پوچھو کیا پوچھنا ہے تمہیں"۔

میرال نے جلدی سے سوال کیا۔

"ماما آپ بتائے ہمارے ننیھال کے بارے میں"؟

مہرماہ بیگم نے ایک لمبی سانس لی اور بتانا شروع کیا۔

ماضی

میرے بابا گاؤں کے بہت بڑے زمیدار تھے ۔ اُنکا نام ارمغان حیدر تھا اور میری امّی نادیہ بیگم۔

اُنکی بس دو اولاد تھی ایک بڑا بیٹا سجاد حیدر اور بیٹی مہرماہ حیدر ۔

ارمغان حیدر اپنے دونوں بچوں سے بہت پیار کرتے تھے ۔

ارمغان حیدر کے ایک دوست تھے ریحان لغاوی ۔ وہ چاہتے تھے مہرماہ کی شادی اُنکے بیٹے ظفر لغاوی کے ساتھ ہو ۔

ارمغان حیدر مان گئے ۔ اور سب شادی کی تیاری کرنے لگے ۔

جب یہ بات سجاد حیدر کو پتا چلا تو اُنھوں نے ارمغان حیدر کو سمجھایا کہ ظفر ایک اچھا انسان نہیں ہے اور وہ شراب پیتا اور غلط کام بھی کرتا ہے ۔ لیکِن ارمغان نے ریحان لغاوی کو زبان دی تھی ۔ اور وہ کسی قیمت میں یہ راستہ ختم نہیں کر سکتے تھے ۔

سجاد حیدر نے اپنے بابا کو برہان علی کے بارے میں بتایا تھا کہ وہ مہرماہ سے شادی کرنا چاہتے ہے ۔۔برہان علی اور سجاد حیدر بچپن کے دوست تھے۔ ارمغان حیدر برہان علی کو جانتے تھے کیونکہ وہ کئی دفعہ اُن کے گھر آچُکے تھے ۔

ارمغان حیدر کو برہان علی بہت پسند تھے لیکن اُنھوں نے اپنے دوست کو زبان دی تھی اور وہ کِسی قیمت پر منع نہیں کرنا چاہتے تھے ۔۔

اس لیے ارمغان حیدر نے برہان علی کے لیے صاف انکار کر دیا.

سجاد حیدر نے بہت کوشش کی ارمغان حیدر کو منانے کی لیکن وہ نہیں مانے ۔

سجاد حیدر نے مہرماہ کی شادی برہان کے ساتھ کروادی یہ بات کسی کو بھی نہیں پتا تھی۔

پھر مہرماہ کو شادی والے وہاں سے برہان کے ساتھ بھیج دیا یہ کہہ کر کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر دینگے اور کُچھ وقت بعد دونوں کو واپس بولا لینگے ۔

مہرماہ برہان کے ساتھ اُنکے گاؤں چلے گئی ۔

وہاں جانے کے بعد اُسے پتا چلا کہ برہان کی شادی کسی اور کے ساتھ پہلے سے طے تھی،

یہ بات برہان کو بھی نہیں معلوم تھی ۔ کچھ دنوں تک مہرماہ کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا ھو رہا تھا ۔

بس اتنا پتا تھا کہ برہان اُن سے سے بہت محبت کرتے ہیں اور اُنکے لیے بس وہی کافی تھا ۔ کچھ ماہ کے بعد سبھی لوگوں نے برہان علی اور مہرماہ کے رشتے کو منظور کر لیا ۔

سجاد حیدر مہرماہ کو فون کیا کرتے تھے ۔ سجاد حیدر کا ایک بیٹا ہے ہمان جس وقت مہرماہ وہاں سے گئی تھی ۔ اُس وقت وہ ایک سال کا تھا ۔ مہرماہ بہت پیار کرتی تھی اُس سے ۔۔۔

مہرماہ جب بھی سجاد حیدر سے ارمغان حیدر کے بارے میں سوال کرتی وہ یہی کہتے اللہ پاک سب ٹھیک کر دینگے ۔

ایک سال کے بعد برہان اور مہرماہ کے یہاں ایک پیاری سی پری پیدا ہوئی جسکا نام اُنھوں نے رنزہ رکھا ۔

سجاد حیدر بھی بہت خوش تھے ۔ لیکن وہ ایک بار بھی مہرماہ اور اپنی بھانجی سے ملنے کے لیے نہیں گئے۔

سال گزرتا گیا ،پھر ایک دن سجاد حیدر کے گھر ایک اور بیٹا ہوا ۔

سجاد حیدر نے فون پر مہرماہ کو بتایا جِسے سُنکر دونوں بہت خوش ہوئے وہ لوگ جانا چاہتے تھے ۔۔۔ مہرماہ ملنا چاہتی تھی اپنے گھر والوں سے اگر وہ لوگ سجاد حیدر سے پوچھتے تو وہ ہمیشہ کی طرح صاف منع کر دیتے اس لیے مہرماہ اور برہان

، سجاد حیدر کو سرپرائز دینے وہاں پہنچے لیکن اُنھیں کیا پتا تھا اُنھیں ہی صدمہ ملنے والا تھا ۔

اُس وقت میرال مہرماہ کے پیٹ میں تھی ۔

جب وہ اور برہان وہاں پہنچے تو مہرماہ کے اُوپر غم کا پہاڑ ٹوٹ گیا اُن لوگوں کو پتہ چلا کہ ارمغان حیدر کا انتقال ہو گیا ۔ اور سجاد حیدر نے اُن لوگوں کو بتایا تک نہیں ۔۔

مہرماہ بہت غصّہ ہو گئی اور وہاں سے برہان علی کے ساتھ واپس چلے گئی ۔

کُچھ مہینوں بعد مہرماہ اور برہان کی گھر میرال پیدا ہوئی ۔ برہان علی نے سجاد حیدر کو فون کر کے اس بارے میں بتایا تو وہ بہت خوش ہو گئے ۔۔

لیکن مہرماہ نے سجاد حیدر سے بات کرنا بند کر دیا تھا وہ اُن پر بہت غصّہ تھی ۔

برہان نے بعد میں مہرماہ کو بتایا کہ وہ اُنکو سجاد حیدر کے کہنے پر ہی وہاں لیکر گئے تھے اُس وقت مہرماہ کی حالت بہت خراب تھی اس لیے سجاد حیدر نے برہان کو منع کیا مہرماہ کو کُچھ بھی بتانے سے کیونکہ ڈاکٹر نے مہرماہ کو اسٹریس لینے کے لیے منع کیا تھا۔اُنکی جان کو خطرہ تھا اس لیے۔۔۔جب برہان نے مہرماہ کو بتایا کہ جب وہ دونوں شادی والے دِن وہاں سے چلے گئے تھے تب ارمغان حیدر کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور اُنکی حالت بہت خراب تھی۔ڈاکٹر نے اُنھیں بچا لیا تھا لیکِن اُنھیں اسٹریس لینے سے منع کیا تھا۔کچھ وقت کے بعد ارمغان حیدر کو ظفر کی سچائی کے بارے میں پتا چلا تو وہ یہ سب برداشت نہیں کر سکے اور انہیں ایک بار پھر اٹیک آگیا اُس وقت مہرماہ بھی ہسپتال میں تھی رنزہ پیدا ہونے والی تھی۔

ارمغان حیدر اپنی بیٹی مہرماہ سے ملنا چاہتے تھے ااُنھوں نے سجاد حیدر کو کہہ کر برہان کو اپنے پاس بلایا اور اُنسے معافی مانگی، برہان علی نے اُنکی بات کاٹ کر کہا کہ جو کچھ بھی ہوا اس میں ارمغان حیدر کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔اُ

ارمغان حیدر نے برہان کو اپنا داماد مان لیا تھا۔اور اُنکو معاف بھی کر دیا تھا ۔لیکن پھر اُنکا انتقال ھو گیا۔

مہرماہ اُس وقت اس حالت میں نہیں تھی اس لیے سجاد حیدر نے مہرماہ کو کچھ بھی نہیں بتایا اور برہان علی کو بھی منع کیا کے مہرماہ کو کُچھ نا بتائیں ۔۔۔

حال

"میرے بھائی نے اُس وقت بھی میرے بارے میں سوچا اور میں اُن سے ناراض ہو گئی "۔

مہرماہ بیگم سب بتاتے ہوئے بہت رو رہی تھی۔میرال اور رنزہ بھی انکے ساتھ رو رہی تھی۔ دونوں اُنکے گلے سے لگی ہوئی تھی۔

"پھر اب ماموکہاں ہے ماما رنزہ نے مہرماہ بیگم سے الگ ہوتے ہوئی سوال کیا"۔

"پتا نہیں" مہرماہ بیگم نے مایوسی سے جواب دیا

کیا مطلب پتا نہیں ؟؟میرال نے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"جب مُجھے برہان نے بتایا مجھے بہت شرمندگی محسوس ہوئی اور مُجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں بھائی کا سامنا کیسے کرو"۔

"میں نے اُنھیں کال کی لیکن اُنکا نمبر بند جا رہا تھا "۔

برہان سے میں نے اس بارے میں کُچھ نہیں پوچھا کیونکہ مُجھے اپنے بھائی کے سامنے جانے سے ڈر لگتا ہے اگر اُنھوں نے مُجھے معاف نہیں کیا پھر۔

"کیسی باتیں کر رہی ہے آپ ماما آپ کی تھوڑی کوئی غلطی تھی وہ کیوں نہیں معاف کرینگے آپ کو رنزہ نے اپنی ماں کو مایوس دیکھ کر کہا"۔

"آپ مُجھے اُنکا نمبر دے"...

میرال نے فوراً سے کہا۔

"میرے پاس جو نمبر ہے وہ آج بھی بند ہے"۔مہرماہ بیگم نے افسوس سے کہا
۔

"آپ فکرِ نہیں کرے ماما ہم آپ کو ماموں سے ملوائینگے"۔

دونوں بہنوں نے ساتھ میں کہا۔

مہرماہ بیگم نے چہرا اُٹھا کر اپنی بیٹیوں کو دیکھا انہیں اُس وقت دونوں پر بہت پیار آرہا تھا۔

NOVEL HUT

"اچھا اب اُٹھے یار مُجھے بہت بھوک لگی ہے"، میرال نے مظلوموں کی طرح چہرہ بنا کر کہا چلے مُجھے کچھ کھانے کو دے جلدی سے۔

میرال کی ایکٹنگ دیکھ کر دونوں کا قہقہہ گونجا۔

وہ تینوں وہاں سے نیچے چلے گئے۔

●●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

"السلام و علیکم"..

سجاد حیدر اور برہان علی نے گھر میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

اذلان اور ہمان بھی انکے ساتھ تھے۔

"و علیکم السلام"...

برہان بھائی آپ عزیمہ بیگم برہان علی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ مہرماہ اور بچی کہاں وہ لوگ نہیں آئی۔

"ارے بیگم آرام سے پہلے اسے بیٹھنے دیجیے "۔ سجاد حیدر جانتے تھے عزیمہ بیگم بہت خوش ہوئی ہے برہان کو دیکھ کر اس لیے اُنھیں بیٹھانا ہی بُھول گئی۔

"او سوری آپ آیئے نا بیٹھئے۔ عزیمہ بیگم کو شرمندگی محسوس ہوئی"۔

ارے بھابھی کوئی بات نہیں آپ بہت خوش ہے مُجھے پتا ہے۔ عزیمہ بیگم کو شرمندہ دیکھ کر برہان علی فوراً بولے۔

پھر سجاد حیدر نے آفس میں ہوئی ساری بات عزیمہ بیگم کو بتائی۔

"سجاد یار تو چل مہرماہ اور بچیاں تم لوگوں سے ملکر بہت خوش ہونگی"۔

"ہاں یار مُجھے بھی اپنی بہن اور بھانجیوں سے ملنا ہیں"۔

"چلے پھر برہان علی نے سبھی سے کہا"؟؟

"ہاں کیوں نہیں"..

سجاد حیدر اور باقی سبھی لوگ بھی اُنکے ساتھ باہر نکل گئے۔

"یار ڈیڈ آپ ہمیں تو بتائے"، اذلان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"ارے برخوردار تم گاڑی میں بیٹھوں میں سب بتایا ھوں"...

پھر اذلان سجاد حیدر، عزیمہ حیدر ایک گاڑی میں بیٹھ گئے۔

ہمان اور برہان علی ایک گاڑی میں بیٹھ گئے۔

اور اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔

سجاد حیدر نے اذلان کو

اور برہان علی نے ہمان کو سفر کے دوران ساری بات بتا دیں۔

جسے سُن کر دونوں کو اپنے والد پر بہت فکر آرہا تھا۔

●●●●●●●●●●●

"ماما میں کمرے میں اپنا موبائل بھول گئی آپ اور آپی جائے میرے لیے کچھ کھانے کا انتظام کرے میں ابھی آتی ھوں"..

میرال اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

مہرماہ اور رنزہ دونوں سیڑھیوں سے اُتر رہی تھی کے سامنے سے آتے ہوئے شخص کو دیکھ کر مہرماہ بیگم کے پیر وہی جم گئے۔

"ماما کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہے"، رنزہ مہرماہ کو اچانک رُکتے ہوئے دیکھ کر پوچھا ۔پھر سامنے کی طرف دیکھا برہان علی کے ساتھ کچھ لوگ کھڑے تھے۔

اُن لوگوں میں رنزہ صرف اذلان کو جانتی تھی ۔جِسے دیکھ کر وہ شاک میں تھی ۔اذلان نے رنزہ کو نہیں دیکھا تھا۔وہ تو ہمان کے ساتھ بات کر رہا تھا۔اتنے

ہی میں اذلان کا فون بجا اور وہ وہاں سے معزرت کرتا ہوا باہر کی طرف چلا گیا
۔

"بھائی"۔۔۔ مہرماہ جلدی سے دوڑتے ہوئے اپنے بھائی کے گلے لگ گئ ۔
رنزہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ سامنے کھڑے شخص اُسکے ماموں ہے ۔
وہ بھی آگے بڑھ گئ..
ہمان نے جیسے ہی رنزہ کو دیکھا
بس دیکھتا رہ گیا ۔
"ہلکے گلابی رنگ کے سوٹ پہنے سر پر اچھے سے ڈوپٹہ اوڑھے ہوئے ،گوری رنگت ، سنہری آنکھیں ،گلابی ہونٹ بالکل پری لگ رہی تھی "۔
ہمان کو اور کُچھ نہیں دیکھ رہا تھا ۔

NOVEL HUT

اپنے اوپر کسی کی نظر محسوس کرتے ہوئے رنزہ نے دیکھا تو سامنے ہمان کھڑا ہوا تھا وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنے گوری رنگت ،کھڑی ناک ،ہلکی بڑھی شیو ،ڈارک براؤن آنکھیں ، دونوں بھائی اپنی مثال آپ بس دونوں کی آنکھوں کے رنگ میں فرق تھا۔

رنزہ نے ایک نظر ہمان کو دیکھا پھر نظر نیچے کرلی۔

ہمان نے رنزہ کی حرکت دیکھ کر بے اختیار مُسکرا دیا۔

" بھائی" ۔۔یار کیا ہو گیا آپ کہاں کھوئے ہوئے ہے۔اذلان کب سے ہمان کو آواز دے رہا تھا لیکن وہ سُن ہی نہیں رہا تھا۔

"ہاں" کیا ھوا ہمان گڑبڑا گیا۔

بابا آواز دے رہے ہیں اور آپ پتا نہیں کہا دھیان ہے آپ کا۔

مہران سے ملو یہ ہمان میرا بڑا بیٹا اور یہ اذلان میرا چھوٹا بیٹا۔

"السلام و علیکم"..

دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ کہا۔

"و علیکم السلام"..

میرے بچوں مہرماہ بیگم نے باری باری دونوں کو پیار کیا۔

بھائی یہ میری بڑی بیٹی رنزہ یہ تمہارے ماموں اور ممانی۔

"السلام و علیکم"..

ماموں اور ممانی

"و علیکم السلام "میری بچی کتنی پیاری ہے ماشاء اللہ۔

عزیمہ بیگم کو رنزہ بہت پسند آئی۔

آپ لوگ یہی کھڑے رہینگے چلے سب اندر۔مہرماہ نے سبھی سے کہا۔

اور سبھی لوگ اندر کی طرف بڑھ گئے۔

NOVEL HUT

میرال سیڑھیوں سے اُتر رہی تھی کہ اچانک اُسکے سامنے کوئی آگیا اور وہ رُک گئی۔

میرال تم کب آئی؟؟؟

عاذم جو میرال کا کزن تھا اُسنے میرال کا راستہ روکتے ہوئی پوچھا۔

"وہ عاذم بھائی کُچھ دیر پہلے ہی آئے"۔

"کتنی مرتبہ کہا ہے کہ بھائی نہیں ھوں تمہارا عاذم نے عجیب انداز میں کہا"۔

"میں نے بھی اُتنی ہی دفعہ کہا ہے آپ بھائی ہے میرے..."

میرال کو عاذم بالکل نہیں پسند تھا۔ اُسے لگتا تھا عاذم اُسے اچھی نظر سے نہیں دیکھتا تھا۔

اب ہٹے میرے سامنے سے۔ میرال وہاں سے چلے گئ۔

میری جان ایک دن دیکھ لینا ہے میں نے تمہیں اور اُسکے پیچھے چل پڑا۔

●●●●●●●●●●●

قسط:-05

ماما ، آپی کہاں ہے آپ دونوں مُجھے بہت زیادہ بھوک لگی ہے ۔ میرال جو اپنی ہی دُھن میں بولے جا رہی تھی سامنے کُچھ لوگوں کو بیٹھا دیکھ شرمندہ ہوں گئی ۔ اور وہاں سے نکلنے والی تھی کہ مہرماہ بیگم نے آواز دیکر اُسے اپنے پاس بلایا

۔ میرال ہر وقت حجاب میں رہتی تھی ۔ اس وقت بھی وہ حجاب میں تھی

۔ میرال نے جلدی سے اپنا چہرہ ڈھکا ۔

"بھائی یہ میری میرال"....

اور یہ تمہارے ماموں اور یہ ممانی ۔

کیا۔۔۔۔ میرال کی خوشی کے مارے چینخ نکل گئی۔

"السلام و علیکم"، میرال نے جُھک کر دونوں سے پیار لیا

"و علیکم السلام"..

میری بچی بہت خوش رہو سجاد حیدر اور عزیمہ بیگم نے میرال کو بہت ساری دعائیں دی۔

آؤیہاں میرے پاس بیٹھو۔عزیمہ بیگم نے میرال کو اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔

میرال یہ تمہارا کزن" ہمان حیدر"۔

"السلام و علیکم بھائی".. میرال نے خوشی سے سلام کیا۔

"و علیکم السلام"۔ہمان نے بھی خوشدلی سے جواب دیا۔

اذلان جو کچھ وقت پہلے گیا تھا اب واپس آگیا۔

تم کہاں چلے گئے تھے؟ سجاد حیدر نے بیٹے سے پوچھا۔

ڈیڈ وہ ضروری کال تھی۔

رنزہ اور میرال اس سے ملو یہ بھی تمہارا کزن ہے.

"اذلان حیدر"۔ میرال اور رنزہ دونوں کو بہت بڑا شاک لگا تھا۔

کچھ یہی حال اذلان کا بھی تھا۔

"السلام و علیکم "....

میرال نے سلام کیا۔

اذلان بیٹا کیا ہوا۔ اذلان کو چُپ کھڑا دیکھ سجاد حیدر بولے۔

"و علیکم السلام "۔ اذلان نے جلدی سے خود کو کمپوز کیا۔

اتنے ہی میں وہاں باقی کے گھر والے بھی آ گئے۔

بھائی یہ میرے ۔۔مہرماہ علی نے منہ کھولا ہی تھا اس سے پہلے ہی سجاد حیدر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"السلام و علیکم" بابا سجاد حیدر واحد علی کے گلے لگ گئے۔

"و علیکم السلام" سجاد بیٹا تم کتنے سالوں کے بعد آئے ھو کیا تمہیں اپنی بہن اور ہم لوگوں کی یاد نہیں آئی ؟

واحد علی نے سکوہ کیا۔

"نہیں بابا ایسے کوئی بات نہیں ہے۔میں نے آپ لوگوں کو بہت ڈھونڈا میرا موبائل خراب ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میں کسی کو کانٹیکٹ بھی نہیں کر پا رہا تھا"۔ برہان کا پتا جو میرے پاس تھا وہاں بھی گیا لیکن وہاں پر بھی کوئی نہیں تھا۔

"برہان نے کئی مرتبہ گاؤں کا ذکر کیا تھا لیکن میں نے کبھی اُس سے یہاں کا پتا نہیں مانگا۔ کبھی ضرورت ہی نہیں پڑی۔مُجھے کیا پتہ تھا یہ لوگ گاؤں میں تھے۔ اور میں انھیں شہر میں ڈھونڈا پھر رہا تھا"... سجاد حیدر نے افسوس سے کہا۔

"اچھا اب تم اُداس نہیں ھوں اب سب ٹھیک ہو گیا نہ"، واحد علی نے کہا۔

ارے باعث بھائی آپ کیسے ہے اور بھابھی آپ سجاد حیدر اور عزیمہ حیدر پھر باری باری سب سے ملے۔

"سجاد یہ میرا بیٹا عازم اور یہ بیٹی منال "۔باعث علی نے اپنے بچوں کا تعارف کروایا۔

ارے آپ سبھی لوگ بیٹھئے میں کھانے وغیرہ کا انتظام دیکھتی ھوں ۔زائرہ بیگم نے اُٹھتے ہوئے کہا۔بھابھی میں بھی آپ کے ساتھ چلتی ھوں رُکے ۔مہرماہ نے بھی اُٹھتے ہوئے کہا۔

ارے مہر ہم لوگ دیکھ لینگے تم اپنے بھائی سے اتنے سالوں کے بعد مل رہی ہوں تم بیٹھوں ۔زائرہ بیگم نے مہرماہ بیگم کو وہی بیٹھا دیا اور منال ، رنزہ کو اپنے ساتھ لے گئی ۔

بڑی امی رُکے میں بھی آتی ھوں میرال نے وہاں سے نکلنے کا بہانہ بنایا۔

"تم کہی نہیں جاؤ گی چُپ کر کے یہی بیٹھوں"۔ صبح ہی ڈاکٹر صاحب نے تمہیں آرام کرنے کا کہا تھا نا پھر کیوں آئی تم کمرے سے باہر۔زاہرہ بیگم نے میرال کو غصّے میں کہا۔بالکل تمہیں ہمارا خیال نہیں ہے نہ ؟

"ارے میری پیاری بڑی ماما آپ غصّہ نہ کیا کرے آپ کو غصّہ کرنا آتا ہی نہیں ہے"۔

اور دونوں ہنس دی۔

میرال کو وہی بیٹھا کر زائرہ بیگم وہاں سے چلے گئ۔

مہر کیا ہوا ہے میرال کو ؟ سجاد حیدر نے فکرمندی سے کہا۔

پھر مہرماہ بیگم نے اُن لوگوں کو ساری بتائیں بتائی۔جِسے سُن کر سجاد حیدر، عزیمہ بیگم اور ہمان کو شاک لگ گیا۔وہی اذلان ہر چیز سے بیگانہ صرف میرال کو

دیکھ رہا تھا۔اُسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ میرال اُسکے سامنے بیٹھی ہوئی ہے

۔وہ دل ہی دل میں اللہ پاک کا شکر ادا کر رہا تھا۔

ہمان اذلان کو آواز دے رہا تھا لیکن اذلان کو کچھ خبر ہی نہیں۔

اذلان اس بار ہمان نے اذلان کو زور سے چمٹی کاٹی۔

آہ۔۔۔اذلان کی چیخ نکل گئی۔

کیا ہوا بیٹا؟ مہرماہ نے فکر مندی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں پھُوپھُو وہ کِسی بڑے چینٹا نے کاٹ لیا"۔

اور گھور کر ہمان کو دیکھا۔جس نے کندھے اچکا دیئے۔

مہرماہ بیگم کو سمجھ نہیں آیا اذلان کیا بول رہا ہے۔

"ارے پھُپھو کچھ نہیں ہوا یہ تو بس ایسے ہی کرتا ہے"۔ہمان نے مہرماہ کا

دھیان ہٹا دیا۔

یہ کیا تھا بھائی آپ نے مُجھے چمپٹی کیوں کاٹی ؟ اذلان نے خفا ہو کر کہا ۔

"میں نے تو بس یہی کیا جس طرح سے تم میرال کو گھور رہے ھو نا کِسی اور نے دیکھ لیا نا پھر تمھاری ہڈی پسلی ایک کر دینی ہیں" ۔

بھائی میں گھور نہیں رہا آپ بھی نہ ۔ اذلان اپنی چوری پکڑی جانے پر شرمندہ ہوں گیا ۔

"نہیں تم گھور کہا رہے تھے میں تو اندھا ہو نہ" ۔ہمان بھی کہاں کم تھا ۔

"بھائی آپ کو پتا ہے یہ میری میرال ہے ۔اذلان خوشی خوشی ہمان کو بتا رہا تھا "۔

"جس طرح سے تم اُسے گھورے جا رہے تھے نہ میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا'۔ ہمان نے فوراً کہا جسکی وجہ سے اذلان کی ہنسی غائب ہو گئی ۔

بھائی میں اب آپ سے بات نہیں کرنے والا۔ اذلان نے غصّے میں کہا اور اپنا چہرہ دوسری پھیر لیا۔

"ہاں" اب تم کہا مُجھ سے بات کرنے والے تمہارا تو کام ہو گیا نا۔ ہمان نے مایوس ہو کر کہا۔

ک"وئی نہیں شادی کی بات بھی خود ہی سے کر لینا"۔ہمان جانتا تھا اذلان کو کیسے لائن پر لانا ہے۔

"ارے سوری بھائی میں تو مزاق کر رہا تھا آپ تو ناراض ہو گئے"۔اذلان فوراً سے لائن پر آگیا۔

نہیں کوئی بات نہیں تم ناراض رہو مُجھ سے۔ہمان اب اذلان کے مزے لے رہا تھا۔

"بھائی یار سوری نا اب کیا کان پکڑو"۔

ویسے بھی آپ کی اور رنزہ آپی کی بات بھی تو مُجھے ہی کرنی ہے ۔کوئی نہیں آپ بھی خود سے ہی ماما اور ڈیڈ سے بات کر لینا ۔

"اس بار ہمان سیدھا ھو گیا اچھا اب تم بھی کیا یاد رکھو گے جاؤ معاف کیا تمہیں ۔'

یہ تم دونوں بھائی کیا بات کر رہے ہوں ۔ سجاد حیدر کب سے دیکھ رہے تھے دونوں بھائی کُچھ بحث کر رہے تھے ۔

اچانک پوچھے پر دونوں گڑبڑا گئے. "کُچھ نہیں ڈیڈ آفس کی بات کر رہے تھے ایک بہت اہم میٹنگ ہے اُس کے بارے میں ہی ڈسکس کر رہے تھے" ۔ اذلان فوراً بولا ،ہمان اُسکا چہرہ ہی دیکھتا رہ گیا ۔

"ارے برخوردار کبھی تو آفس کے علاوہ بھی کُچھ بات کیا کرو" ۔ برھان علی نے دونوں کو ٹوکا ۔

نہیں انکل بس وہ ہمان نے کُچھ کہے کے لیے منہ کھولا ہی تھا اتنے میں رنزہ آ گئی۔

"ماما وہ کھانا تیار ہے آپ سبھی لوگ چلے"۔

سبھی لوگ وہاں سے ڈائننگ روم کے طرف بڑھ گئے۔

ہمان اور اذلان نے سکھ کا سانس لیا۔ بھائی آج تو بھابھی نے بچا لیا۔

"ہمان جو اذلان کو ڈانٹنے والا تھا بھابھی لفظ سُن کر سب بھُول گیا۔اور مسکرانے لگا"۔

ارے بھائی آپ تو شرما گئے۔ اذلان کہتے ہی وہاں سے بھاگ گیا۔

اذلان کے بچے ہمان اُسکے پیچھے بھاگا۔

سبھی لوگوں نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا۔اب سبھی لوگ باہر بیٹھے ہوئے تھے۔

سوائے رنزہ، منال کے وہ لوگ کچن میں تھی۔

میرال کو مہرماہ بیگم نے اُسکے کمرے میں بھیج دیا تھا آرام کرنے کے لیے۔

میرال اپنے کمرے میں جا رہی تھی کہ اچانک کسی نے اُسے آواز دیا۔ میرال جانتی تھی کہ وہ کون ہے اس لیے پیچھے مڑکر نہیں دیکھا اور آگے بڑھنے لگی۔

کیا میں آپ کو اب بھی یاد نہیں آیا؟؟ ؟؟

اذلان نے میرال سے سوال کیا۔۔۔

"نہیں" میرال نے فوراً جواب دیا۔۔

اور وہاں سے چلے گئی۔۔

ایک دن اللہ پاک نے چاہا تو آپ کو میں ضرور یاد آجاؤ گا اتنا کہہ کر وہ مایوس ہوکر وہاں سے چلا گیا۔

NOVEL HUT

اذلان کی آواز میں کُچھ ایسا تھا کہ میرال آگے بڑھ کر رُک گئی اور پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔

میرال کی سمجھ میں کُچھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اذلان کے کہنے پر وہاں کیو رُک گئی اور اذلان کی آواز سن کر اُسے کیوں تکلیف ہوئی۔

میرال اپنے خیالوں کو جھٹک کر اپنے کمرے میں چلے گئی۔

"برہان یار اب ہمیں بھی چلنا چاہیئے"۔ سجاد حیدر نے کہا۔

سجاد بیٹا تم لوگ اتنے سالوں کے بعد آئے ھوں کُچھ دن تک تو جانے کا نام نہیں لینا۔ اور ویسے بھی ہمارے پوتے زیام کا نکاح ہے جمعہ کے دن رنزہ کے ساتھ۔

واحد علی نے سجاد حیدر اور اُنکے گھر والوں کے سر پر بم پھوڑ دیا۔

کیا۔۔۔سجاد حیدر کو جھٹکا لگا کیونکہ اُنھوں نے رنزہ کو برہان کے لیے پسند کیا تھا۔

زیام وہ کہاں ہے؟ عزیمہ بیگم جانتی تھی سجاد حیدر کی پسند کے بارے میں وہ لوگ تو رشتے کی بات کرنے والے تھے لیکن اُسے پہلے ہی اُنھیں رنزہ کی ہونے والے نکاح کی خبر ملی۔

"جی وہ امریکہ میں رہتا ہے"۔ شادی کے بعد رنزہ بھی اُسکے ساتھ ہی چلے جائے گیاُسکے ساتھ۔

"وہ سیدھے نکاح والے دن ہی آئیگا۔ وہاں اُسکی اہم میٹنگ تھی اس لئے"۔ زاہرہ بیگم نے فوراً سے کہا۔

"سجاد اب تم منع نہیں کرنا تمھاری بھانجی کا نکاح ہے"۔

ہاں, بھائی رُک جائے نہ اِس بار مہرماہ نے کہا۔

NOVEL HUT

"اچھا بابا ٹھیک ہے میری بھانجی کا نکاح ہے"۔ہم لوگ اب نکاح کے بعد ہی جائینگے۔

سبھی لوگ اندر کی طرف بڑھ گئے سوائے دو لوگوں کے۔

اذلان جلدی سے ہمان کے پاس آیا اور فکرمندی سے اُسے گلے لگا لیا۔

ہمان کے بدن میں کاٹو تو لہو نہیں تھا۔پوری زندگی میں اُسے کوئی لڑکی پسند نہیں آئی لیکن رنزہ کو دیکھتے ہی اُسنے دل میں سوچ لیا تھا وہ ڈیڈ سے بات کرے گا لیکن اُسکے نکاح کے بارے میں سُنکر ہمان کو بہت تکلیف ہوئی۔

"بھائی آپ ٹھیک ہوں اذلان نے ہمان سے الگ ہوتے ہوئی پوچھا"..

"کیا ہو گیا اذلان تمہیں میں بلکل ٹھیک ھو۔ہمان ضبط کے آخری مرحلے میں کھڑا تھا"۔لیکن اُسنے خود کو کمپوز کر کے جواب دیا۔

"دیکھو اذلان میں نے تمہیں کہا تھانا اگر کوئی ہماری تقدیر میں لکھا ہوا ہو, تو کوئی ہم سے وہ نہیں چھین سکتا اور اگر ہماری تقدیر میں نہیں ہو تو صرف دعا میں ہی وہ طاقت ہے کے اللہ پاک ہمیں اس چیزیا شخص سے نواز دے تم بھُول کیو جاتے ہو"۔

"بھائی میں نا اللہ پاک سے آپ کے لیے دعا کروں گا کہ وہ رنزہ آپی آپ کے تقدیر میں لکھ دے"۔

"آمین"..

ہمان نے فوراً کہا اور وہاں سے اندر چلا گیا۔

●●●●●●●●●●●

میرال جو کینٹین سے نِکلی تھی لائبریری جانے کے لیے وہاں جانے کے بجائے وہ اپنے گھر چلے گئی۔

کُچھ دونوں تک اُسکا سامنا اذلان سے نہیں ہوا۔ میرال اُس بات کو بھول گئی تھی۔

وہ لائبریری میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی۔ کوئی اُسکے ساتھ والے سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔

میرال نے نہیں دیکھا وہ کون تھا۔

کسی کی نظر خود پر محسوس کرتے ہوئے میرال نے ادھر اُدھر دیکھا تو وہ اُسے نظر آگیا۔

"السلام و علیکم"۔ اذلان نے خوشدلی سے سلام کیا۔

"و علیکم السلام"..

میرال نے جواب دیا اور واپس اپنی کتاب کی طرف متوجہ ہو گئ۔

کیسی ہے آپ ؟؟؟

اذلان نے پہلا سوال کیا ۔

میرال نے کُچھ نہیں کہا ۔

لگتا ہے آپ ابھی بھی ناراض ہے؟؟؟ اذلان چاہتا تھا میرال اُس سے بات کرے ۔

"بھلا میں کیو آپ سے ناراض ہونے لگی "۔ میرال نے ابھی بھی کتاب سے چہرہ نہیں اٹھایا تھا ۔

"تبھی تو آپ میرے سوالوں کا جواب نہیں دے رہی ہے "۔ اذلان نے فوراً کہا ۔

"دیکھے جناب میں انجان لوگوں سے بات نہیں کرتی اور نہ ہی اُنکے سوالوں کا جواب دینے کا ارادہ رکھتی ہوں"

۔ اس بار میرال نے اذلان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں انجان کیسے میں نے تو آپ کو اپنا تعارف کروایا تھا"۔

"لیکن میں تو آپ کے لیے انجان ہو نہ"۔ میرال نے جلدی سے جواب دیا۔

"تو آپ اپنے بارے میں کچھ بتائے"... اذلان نے جھٹ سے حل بتایا۔

"نہیں"..

میرال نے فوراً کہا۔

لیکن کیوں؟؟؟؟

اذلان بھی پیچھے ہٹنے والوں میں سے نہیں تھا۔

"میری مرضی میں نے نہیں بتانا بات ختم"۔

NOVEL HUT

۔میرال نے اپنا سارا سامان اُٹھایا اور وہاں سے نکلنے لگی۔

" میرال علی "یہی نام ہے نہ آپ کا ؟؟؟

اذلان کی بات سن کر میرال کو جھٹکا لگا۔

آپ کو کیسے پتا چلا میرا نام ؟؟؟؟

میرال کو سمجھ نہیں آیا اذلان کو اُسکا نام کیسے پتہ چلا۔

"مُجھے تو اور بھی بہت کچھ معلوم ہے آپ کے بارے میں"۔ اذلان میرال کو تنگ کر رہا تھا۔

آپ میری جاسوسی کروا رہے تھے ؟؟؟میرال کو صدمہ لگ گیا..

"اگر آپ بتا دیتی تو میں ایسا کیو کرتا"۔

آپ نے سچ میں میری جاسوسی کروائی ؟؟؟

میرال کو پریشان ہوتے دیکھ کر اذلان نے سب سچ بتایا۔

NOVEL HUT

اذلان مزاق کر رہا تھا ۔اُس نے میرال کی کوئی جاسوسی نہیں کروائی وہ تو اُسنے کُچھ دن پہلے میرال کو ٹیچر کے ساتھ دیکھا تھا وہاں اُسے پتا چلا تھا میرال کا نام ۔

'بڑے جھوٹے انسان ہے آپ' میرال کو اذلان پر غصّہ آ رہا تھا ۔

"سوری"..

میرال کو غصّے میں دیکھ کر اذلان نے فورًا کان پکڑ لیا ۔

میرال اذلان کو دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس دی ۔اذلان کو وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

اچھا اب میرے کلاس کا وقت ہو گیا "اللہ حافظ "میرال وہاں سے چلے گئی ۔اذلان وہی کھڑا رہ گیا ۔

●●●●●●●●●●●

میرال کی آنکھ کھل گئی ۔اُسنے سائیڈ سے پانی کی بوتل اٹھائی لیکن وہ خالی تھی ۔ میرال پانی لینے کے لیے کمرے سے باہر نکلی ۔وہ آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک کوئی آواز سن کر ادھر اُدھر دیکھنے لگی ۔لیکن وہاں کوئی بھی نہیں موجود نہیں تھا ۔میرال آگے بڑھ رہی تھی کہ پھر اُسے کِسی کی رونے کی آواز آئی میرال ڈر گئی ۔دھیان سے سنے کے بعد اُسے لگا وہ آواز ایک کمرے سے آرہی ہے ۔وہ آگے بڑھنے لگی کمرے کے اندر سے ہی وہ آواز آرہی تھی ۔میرال نے دیکھا وہ کمرہ تو گھر میں کوئی بھی استعمال نہیں کرتا تھا ۔ میرال نے دھیرے سے دروازہ کھولا اور اندر جھانکا اُسے کُچھ نظر نہیں آرہا تھا وہ اندر داخل ہوئی تو اُسے کِسی کی سسکیاں سنائی دی ۔

میرال نے دیکھا تو وہ اور کوئی نہیں اذلان تھا۔وہ شاید تہجّد کی نماز پڑھ رہا تھا۔

اور زارو قطار رو رہا تھا۔ میرال کو یقین نہیں آیا کہ وہ اذلان ہے۔ میرال

جلدی سے کمرے سے نکل گئی۔

اذلان کو کِسی کی موجودگی کا احساس ہوا تو اُسنے اُٹھ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں

تھا۔

وہ واپس سے عبادت میں مصروف ہو گیا۔

میرال کچن سے پانی کی بوتل لیکر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

جلدی سے اُسنے وضو کیا اور تہجّد کی نماز پڑھنے لگی۔

نماز پڑھنے کے بعد اُسنے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھایا تو اُسے اذلان یاد آگیا۔

"اللہ پاک میں بھی آپ سے دعائیں مانگتی ہوں ۔ لیکن میں نے آج تک آپ سے اُس طرح دعا نہیں کی جیسی ابھی میں نے اذلان کو کرتے ہوئے دیکھا ۔ میں نا آپ سے دعا کر رہی ہُوں آپ اذلان کی دعائیں قبول کر لے "...

۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اذلان کو روتا ہوا دیکھ اُسے کیوں تکلیف ہو رہی ہے ۔ کچھ چیزیں ہماری سمجھ کے باہر ہوتی ہیں ۔ کیو ،کیسے، کس لیے ،کس کے لیے ،یہ سب نہیں پتا بس کِسی کو تکلیف میں دیکھ کر خود کو بھی تکلیف ہوتی ہے ۔

میرال کا بھی یہی حال تھا ۔

فجر کی اذان کی آواز چاروں طرف گونج رہی تھی ۔ہر طرف خوشگوار ماحول تھا ۔

میرال اور اذلان دونوں نے اپنے اپنے کمروں میں فجر کی نماز ادا کی ۔

میرال نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور پھر سونے کے لیے لیٹ گئ ۔

اذلان نماز کے بعد کمرے سے باہر نکلا اور سیدھے ہمان کے کمرے کی طرف رُخ کیا۔

ہمان جوگنگ کے لیے تیار کھڑا تھا۔ اذلان نے جیسے ہی اُسے دیکھا اُسکے گلے لگ گیا۔

کیا ھوا اذلان بچے تم ٹھیک ہو ؟؟؟؟ ہمان کو اذلان کی فکرِ ہو رہی تھی ۔

"ہاں بھائی" ...

ہمان سے الگ ہوتے ہوئے اذلان نے جواب دیا ۔

چلے ہمان نے اذلان سے کہا اور دونوں بھائی باہر نکل گئے۔

ایک کمرے میں دو لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے ۔دونوں میں کِسی کا بھی چہرہ واضح طور پر نہیں دیکھ رہا تھا ۔

میرال کی یادیں واپس آرہی ہے ، اگر اُس نے اپنا منہ کھول دیا تو ہم برباد ہو جائینگے ۔ اُن میں سے ایک نے کہا ۔

اُسکی نوبت نہیں آئے گی، پچھلی بار تو وہ بچ گئی لیکن اس بار اُسے مرنا ہوگا ۔

دوسرے آدمی نے فوراً سے جواب دیا گیا ۔

کیا اُسے مارنا ضروری ہے؟؟؟؟ پہلے آدمی نے ایک اُمید سے سوال کیا ۔

کیوں تم نے کہی دل تو نہیں لگا لیا اُس سے ؟ دوسرے آدمی نے طنز کیا ۔

پہلا شخص خاموش تھا ۔

دیکھو اگر اُس نے اپنا منہ کھولا تو سب ختم ہو جائے گا ۔ پہلے آدمی نے دوسرے کو پیار سے سمجھایا ۔

"لیکن" اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دوسرے شخص نے اُسکی بات کاٹی میرال کو مرنا ہی ہوگا۔اور یہ۔میرا آخری فیصلہ ہے۔

ٹھیک ہے۔

●●●●●●●●●●●

قسط:-06

NOVEL HUT

وہ یونیورسٹی کے میدان میں بیٹھی ہوئی تھی۔آج صبح سے اُسکی طبیعت کُچھ خراب تھی۔ علیھا ،نُور اور رابیل کلاس کرنے گئی ہوئی تھی۔

کوئی آیا اور اُسکے سامنے بیٹھ گیا۔

میرال نے دیکھا وہ وہی تھا۔

"السلام و علیکم".. اس بار میرال نے کہا۔

"و علیکم السلام".. اذلان کو حیرت ہوئی اُس دن لائبریری کے بعد دونوں کی کبھی کبھی ملاقات ہو جاتی تھی۔ لیکن میرال نے کبھی پہل نہیں کی۔آج پہلی بار میرال نے پہل کی۔

آپ آج کلاس کے لیے نہیں گئی؟

"نہیں"...ایک لفظی جواب دیا۔

کیوں؟؟؟؟

"دل نہیں تھا".. میرال کی طبیعت کُچھ ذیادہ ہی خراب ہو گئی تھی۔

"آپ ٹھیک نہیں لگ رہی مُجھے"۔ اذلان کو میرال کُچھ عجیب سی لگ رہی تھی۔

"نہیں کُچھ نہیں ہوا "۔ میرال اتنا کہہ کر اٹھنے لگی کہ اچانک اُسکا سر گھوما اور گرنے لگی اذلان نے فورًا اُسکا ہاتھ تھاما۔ اور اُسے وہاں پر بیٹھا دیا۔

میرال آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ اذلان میرال کی حالت دیکھ کر گھبرا گیا۔

'کچھ نہیں ہوا بس تھوڑا سا بخار ہے میں ویسے بھی گھر ہی جا رہی تھی"۔

"نہیں آپ میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلے اذلان میرال کو اس حالت میں نہیں دیکھ سکتا تھا "۔

"آپ پاگل ھو گئے ہے میں آپ کے ساتھ کیسے جا سکتی ہوں "۔ میرال نے فورا اسے کہا۔

اذلان میرال کو اس حالت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

میرال آپ اپنے گھر پر کال کرے اور کِسی کو یہاں بلائیں۔

میرال نے کِسی کو فون لگایا ایک دو اور تیسری رنگ پر کِسی نے کال اُٹھا لیا۔

"ہیلو"..

آپی کیا آپ ابھی یونی آسکتی ہے ؟؟؟؟

۔میرال نے رنزہ سے کہا ۔کیا ہوا ہے میرال میری جان تم ٹھیک ہو؟؟؟؟

رنزہ نے فکرمندی سے کہا ۔

"وہ آپی میرال کُچھ کہتی اس سے پہلے اذلان نے اُسکے ہاتھ سے موبائل فون لے لیا ۔"

"دیکھے آپی آپ جلدی سے یہاں آئے میرال کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے ۔اگر آپ دس منٹ میں نہیں آئی تو میں اسے ہسپتال لے جاؤنگا "۔

اور کال کاٹ دی ۔

میرال اذلان کو منہ کھولے دیکھ رہی تھی ۔

"اب ایسے بھی مت دیکھے مُجھے مانا میں بہت ہینڈسم ھوں "۔

میرال کو اُسکی بات سُنکر صدمہ لگ گیا۔

لیکن وہ اس حال میں نہیں تھی کہ اذلان کے سوالوں کا جواب دے سکے۔

آپ کو تو میں نے بعد میں دیکھ لینا ہے۔میرال نے غصّے

سے کہا۔

رنزہ دس منٹ کی رش ڈرائیو کرنے کے بعد یونی پہنچی۔

میرال میری جان تم ٹھیک ہو؟؟؟؟ رنزہ نے پریشانی سے کہا۔

آپ کو وہ ٹھیک لگ رہی ہے؟؟؟؟ اذلان نے فورًا طنز کیا۔

تم کون ھوں؟؟؟؟ رنزہ اذلان کو نہیں جانتی تھی.

ابھی ان سب باتوں کا ٹائم نہیں ہے آپ میرال کو اٹھائے۔

رنزہ نے میرال کو سہارا دیکر اُٹھایا۔ اذلان نے اُسکا سارا سامان اُٹھایا۔

رنزہ نے میرال کو گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ کے پاس جانے لگی کے اچانک اذلان سامنے آگیا ۔

آپ میرال کے پاس پیچھے بیٹھئے میں ڈرائیو کر رہا ہوں ۔

او ہیلو تم کیوں جاؤ گے ہمارے ساتھ ؟؟؟؟

"دیکھے آپی میں میرال کو اس حالت میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا آپ سمجھنے کی کوشش کریں "۔

اذلان بہت پریشان لگ رہا تھا ۔

"وہ اکیلے نہیں ہے میں ھوں اُسکے ساتھ" رنزہ نے فوراً کہا ۔

آپی پلیز مجھے بھی جانا ہے آپ لوگوں کے ساتھ پلیز۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن ہماری کار میں نہیں تمہارے پاس کار ہے تو تم اُس میں آسکتے ھوں "۔ رنزہ کو اذلان کی حالت دیکھ کر اُس پر رحم آگیا ۔

"ہاں "میرے پاس کار ہے ۔آپ جلدی نکلے میں آپ کی گاڑی کے پیچھے ھوں۔

رنزہ نے گاڑی جلدی سے ہسپتال کی طرف بڑھائی ۔

اور اذلان اُسکی گاڑی کے پیچھے اپنی گاڑی بھگائی ۔

وہ لوگ ہسپتال میں تھے ڈاکٹر میرال کو چیک کر رہی تھی ۔

اذلان ادھر اُدھر کر رہا تھا اُسے کِسی بھی پل چین نہیں تھا۔

رنزہ اذلان کی حرکتیں نوٹ کر رہی تھی ۔

جیسے ہی ڈاکٹر باہر آئی اذلان پہلے اُنکی طرف گیا ۔

ڈاکٹر میرال کو کیا ہوا ہے کیسی ہے وہ ، سب ٹھیک تو ہے نا ؟ اذلان نے ایک سانس میں سارا سوال پوچھ لیا ۔

"ارے ریلیکس آپکی بیوی بالکل ٹھیک ہے ۔کمزوری کی وجہ سے چکر آگیا آپ اُنکا خیال رکھے وہ انشاءاللہ بہت جلد صحت یاب ہو جائیں گی"....

ڈاکٹر یہ کے کر چلے گئی ۔

بیوی اذلان لفظ بیوی سُنکر مسکرانے لگا ۔

اور رنزہ کو تو جیسے صدمہ لگ گیا ۔

"تم نے ڈاکٹر کو یہ کیو نہیں بتایا وہ تمھاری بیوی نہیں ہے" رنزہ کو اذلان پر بہت غصّہ آرہا تھا۔

"آپی اب آپ دیکھئے ہم ساتھ میں اچھے لگتے ہیں ۔مُجھے تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں آپ لوگ دیکھ لے" ۔

اذلان نے رنزہ کو سب سچ بطا دیا۔

NOVEL HUT

جسے سُنکر پہلے تو رنزہ کو غصّہ آیا پھر اُسے تھوڑی دیر پہلے والی اذلان کی حرکتیں یاد آئی ۔ رنزہ کو اذلان پسند نہیں آیا تھا ، لیکن میرال کے لیے اُسکی فکرِ دیکھ کر اُسے وہ اب اچھا لگ رہا تھا ۔ لیکن وہ ابھی کُچھ نہیں کہہ سکتی تھی اس لیے اُسنے اذلان کو کچھ نہیں کہا ۔ اور میرال کے پاس چلی گئی۔

"لگتا ہے آپی مان گئی" ۔ رنزہ کے یو اچانک چلے جانے سے اذلان کو لگا شاید وہ مان گئی ۔

وہ بھی اندر کی طرف بڑھ گیا ۔

میرال میری جان تم ٹھیک ہوں ؟؟؟؟؟

"ہاں "... آپو میں بلکل ٹھیک ھو ۔

اتنے ہی میں اذلان اندر داخل ہوا ۔ آپکی طبیعت ٹھیک ہے اب ؟

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟؟؟؟ میرال کو اُمید نہیں تھی کہ اذلان بھی یہاں تھا

۔

"میں آپ کو اکیلے کیسے چھوڑ سکتا تھا وہ بھی جب آپ کی حالت خراب تھی"۔

آپی یہ اذلان ہے میرے یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں مُجھ سے سینئر ہے۔ میرال کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ رنزہ اُسکے بارے میں کیا سوچ رہی ہوگی۔

"تمہیں کوئی وضاحت دینے کی ضرورت نہیں مجُھے تم پر اعتبار ہے میرال"...

رنزہ جانتی تھی میرال کو کیسا لگ رہا ہوگا۔اس لیے اُسنے خود بات سمبھال لیا

۔

اذلان یہ میری آپی ہے "رنزہ علی"۔ میرال نے اذلان سے رنزہ کا تعارف کروایا

۔

"ارے ہم مل چچکیں ہیں ایک دوسرے سے تم آرام کرو "۔ کُچھ دیر میں میرال کے ساتھ وہ ہسپتال سے نکلی اذلان اُس وقت بھی اُن کے ساتھ تھا۔

اذلان تمہارا بہت شکریہ تم نے ہماری بہت مدد کی رنزہ نے خوشدلی سے اذلان کو کہا ۔

"آپی آپ مُجھے شرمندہ تو نہ کرے ۔ي میرا فرض تھا "۔

"کونسا فرض اور کس کا فرض" میرال نے دونوں کی پوری بات نہیں سنی لیکن اُسنے فرض سُن لیا اور پوچھنے لگی۔

ارے کُچھ نہیں بابا تم گاڑی میں بیٹھو ۔ "اللہ حافظ".. اذلان

میرال نے اذلان کو کہا اور گاڑی میں بیٹھ گئی ۔

"اللہ حافظ"..

اذلان نے دونوں کو کہا ۔

آپی اذلان نے رنزہ کو پکارا یہ میرا نمبر ہے آپ گھر پہنچ کر ایک بار میرال کی طبیعت کے بارے میں اطلاع کر دیجیے گا۔

رنزہ میرال کو لیکر وہاں سے چلے گئی۔

اذلان ابھی بھی ڈاکٹر کی بات کو یاد کر مُسکرا رہا تھا "بیوی".

●●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

FROM NOVEL-HUT

If you are a writer and confused about where to publish

your novel , no worries . novel - hut is here.

to publish your contact us on instagram : novel_hut_ .

Enjoy reading !

NOVEL HUT

اذلان اور ہمان دونوں بھائی جاگنگ سے واپس آکر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد دونوں نیچے ناشتے کے لیے آگئے۔

سارے گھر میں شادی کی تیاری ہو رہی تھی۔

"السلام و علیکم ایوری ون"۔

دونوں بھائیوں نے ناشتے کے ٹیبل پر سبھی کو سلام کیا۔اور ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھ گئے۔

"و علیکم السلام"، سبھی نے خوشدلی سے جواب دیا۔

ڈیڈ، ہمان نے سجاد حیدر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ہاں، سجاد حیدر نے جواب دیا۔

وہ آفس میں ضروری میٹنگ ہے اس لیے میں آج واپس جا رہا ہوں، اور....

دیکھو برخوردار ہم نے پہلے ہی فیصلہ سنا دیا تھا کہ کُچھ دونوں کے لیے کوئی کام کی بات نہیں اور نہ ہی واپس جانے کی بات کرے گا۔ واحد علی نے ہمان کی بات بیچ میں کاٹی۔

"ہاں ،ہمان بیٹا بابا بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" سجاد حیدر نے ہمان کو سمجھایا۔

"ڈیڈ پلیز آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کرے بہت ضروری میٹنگ آپ دادا جان سے بات کرے نہ "۔ہمان نے سجاد حیدر کو منانے کی کوشش کی۔

بابا وہ شام تک واپس آجائے گا جانے دے اُسے۔ سجاد حیدر نے واحد علی کو منانے کی کوشش کی۔

مُجھے بھی کُچھ سامان منگوانا ہے گھر سے اذلان تم بھائی کے ساتھ جانا۔بابا آپ انھیں جانے دے اذلان یہ لو یہ لسٹ ہیں تم یہ بھی لے آنا۔ عزیمہ بیگم نے فورًا سے بات سمبھالی۔

"ٹھیک ہے"، لیکن شام تک واپس آجانا۔واحد علی نے دونوں کو جانے کی

اجازت دے دی۔

"ماما وہ آپی اور مُجھے کُچھ سامان چاہئے تھا کیا ہم بھی ہمان بھائی کے ساتھ چلے

جائیں "۔ میرال نے مہرماہ بیگم کو مکھن لگایا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں جو کچھ بھی چاہیئے مُجھے بتا دو میں نے منگوا دینا ہے

۔اور وہ آفس جا رہا ہے تم لوگوں کو شاپنگ کروانے نہیں۔

ماما پلیز یار میں نے آپی کی شادی کے لیے ایک بھی سامان نہیں خریدا آپ لوگ

مُجھے کہی نہیں جانے دیتے، مُجھے نہیں کرنی کِسی سے بات ۔ میرال غصّہ ہو گئی۔

کیا ہو گیا میری بچی اتنی اُداس کیوں لگ رہی ہے ؟؟؟؟

سعیدہ بیگم نے میرال کا لٹکا ہوا چہرہ دیکھ کر اُسے مخاطب کیا۔

"جان دیکھئے نا ماما مُجھے اور آپی کو شاپنگ پر جانے نہیں دے رہی ہیں "۔ میرال نے مایوسی سے کہا۔

میرال اپنی دادی کو جان کہتی تھی۔

کیوں مہرماہ تم کیو روک رہی ہو جانے دو میری بچی کو۔

امّا وہ شہر جانے کی اجازت مانگ رہی ہیں۔مہرماہ علی نے سبھی کو میرال کی پلاننگ بتائی۔

جِسے سُنکر واحد علی اور سعیدہ بیگم کو شاک لگا۔

میری بچی تیری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو اتنی دور جانے کی بات کر رہی ہے ۔سعیدہ بیگم نے پیار سے میرال کو سمجھایا۔

آپ لوگ سبھی مُجھے بیمار بیمار بول کر اور بیمار کر دینگے۔ میرال گھر میں رہ رہ کر پریشان ہو گئی تھی اِس لیے وہ کُچھ وقت کے لیے باہر جانا چاہتی تھی۔

"ماما جانے دے میں بھی تو جا رہی ہُوں نا اسکے ساتھ اور مُجھے میرا لہنگا بھی تو لینا ہے نہ وہ بھی آج ہی خرید لینگے ۔ اور میں نے اُس کا اچھے سے خیال رکھنا ہیں" ۔رنزہ نے بھی میرال کی سائیڈ لی ۔

"دادو پلیز نا" ۔ میرال نے بہت پیار سے واحد علی سے کہا ۔

ٹھیک ہے۔ منال کو بھی ساتھ لیکر جانا ۔ واحد علی نے اُنھیں جانے کی اجازت دے دی ۔

"Thankyou dadu or Jan

میرال بہت زیادہ خوش ہو گئی تھی ۔

بھائی مُجھے بھی آفس جانا ہے کیا؟؟ ؟؟ اذلان نے ہمان سے سوال کیا ۔

نہیں تم گھر جا کر اور جو بھی سامان ماما نے کہا ہے لیکر پھر آفس آ جانا ۔

میرا ناشتہ ہو گیا میں کمرے میں جا رہا ہُوں اذلان جب تمہارا ھو جاے تو مُجھے بلا لینا ۔ہمان کو وہاں بیٹھا نہیں جا رہا تھا بار بار اُسکا دھیان رنزہ کی طرف جا رہا ۔
ہمان نے ناشتے کے ٹیبل سے اُٹھتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا ۔
کچھ دیر میں سبھی لوگوں نے ناشتہ کر لیا ۔
واحد علی نے اذلان کو بتا دیا کہ میرال اور رنزہ کو بھی ساتھ لے جانے کے لیے وہ تو بہت خوش ہوں گیا ۔
منال نے جانے کے لیے منع کر دیا کیونکہ جب سے وہ سو کر اُٹھی ہے اُسکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی اس لیے وہ دوائی کھا کر آرام کرنے کے لیے کمرے میں چلی گئی اور باقی کے گھر والے سبھی شادی کی تیاریوں میں لگ گئے
۔

NOVEL HUT

"بھائی چلے"۔ اذلان ہمان کے کمرے میں گیا اور اُسے ساتھ لیکر باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ہمان جیسے ہی گاڑی کے پاس گیا اُسے وہاں رنزہ اور میرال دیکھ گئی۔

یہ لوگ ہمان کُچھ بولتا اُس سے پہلے ہی اذلان نے اُسے سب بتا دیا اُس کے جانے کے بعد ناشتے کے وقت کیا ھوا۔

ہمان جتنا رنزہ سے دُور بھاگ رہا تھا۔ وہ اُتنی ہی قریب مل رہی تھی۔

میرال اور رنزہ پیچھے کی طرف بیٹھ گئی۔

ہمان کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ اور اذلان اُسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ھوا تھا۔

کار میں بالکل خاموشی تھی۔ اذلان نے رنزہ کو پکارا

"آپی ایک بات بتائے آپ اتنا ہی چُپ رہتی ہے یا ہم لوگوں سے بات نہیں کرنا چاہتی ؟؟؟؟

"ایسی کوئی بات نہیں ہے اذلان" ۔رنزہ نے اذلان کو جواب دیا ۔

آپی ایک سوال کرو آپ سے غصّہ تو نہیں کرینگی آپ ۔

میں غصّہ کیوں کروں گی ،پوچھو رنزہ نے مُسکرا کر جواب دیا ۔

آپی کیا یہ نکاح آپ کی مرضی سے ہو رہا ہے ؟؟

اذلان ، ہمان نے اذلان کو گھور کر دیکھا ۔

اوکے فائن سوری آپی مُجھے اِس طرح سے آپ کی ذاتی زندگی میں دخل نہیں دینا چاہیئے تھا ۔اذلان نے رنزہ سے معزرت کی ۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے تم بلکل میرے چھوٹے بھائی کی طرح ھو "۔

تمہیں معافی مانگ نے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ رنزہ نے مُسکرا کر کہا ۔

اور رہی نکاح کی بات تو یہ بڑوں کا فیصلہ ہے ۔مُجھے بتا دیا گیا کہ جمعہ کو تمہارا نکاح ہے ۔ رنزہ نے اذلان کو ساری باتیں بتائیں ۔

اذلان منھ کھولے رنزہ کی باتیں سُن رہا تھا ۔

اور" ہمان کو اپنی پسند پر فکر ھو رہا تھا کہ جس لڑکی کو اُسنے پسند کیا وہ اپنے گھر والوں کی اتنی زیادہ عزت کرتی ہے کہ اُنکے کہنے پر نکاح کے لیے راضی ہو گئی ۔"

آپی کیا ذیام بھائی آپ سے محبت کرتے ہیں ؟؟؟

"پتا نہیں " کبھی میں نے اُن سے بات ہی نہیں کی اس بارے میں ۔

اور آپ ؟؟؟ اذلان نے فورًا سے دوسرا سوال کیا ۔

ایک لمحے کے لیے ہمان کی سانس تھم گئی ۔ وہ بھی جاننا چاہتا تھا رنزہ کا جواب ۔

"پتا نہیں" ۔ رنزہ نے ایک لفظی جواب دیا ۔ اور چُپ ھو گئی ۔

ہمان نے گہرا سانس لیا۔ اُسے رنزہ کا جواب سمجھ نہیں آیا تھا لیکن اس نے سوچا کہ رنزہ نے ہاں نہیں کی لیکن نا بھی تو نہیں کی۔

ہمان بہت اُداس ھو گیا۔ اذلان سے یہ بات چھپی بھی نہیں تھی۔

اذلان نے اس لیے ہی رنزہ سے سوال کیا تھا تاکہ وہ جان سکے رنزہ یہ نکاح کرنا چاہتی ہے کہ نہیں۔

لیکن رنزہ کے جواب نے اذلان کو کنفیوز کر دیا تھا۔

میرال تم کُچھ بول کیوں نہیں رہی۔ہمان نے میرال کو آواز دی۔

میرال جو کب سے اذلان اور رنزہ کی باتیں سُن کر کُچھ سوچ رہی تھی کہ ہمان کے اچانک پکارنے پر گڑبڑا گئی۔

جی بھائی آپ نے کُچھ کہا ؟؟؟؟

میرال تمھاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ ؟؟ رنزہ کو میرال کی فکر ہونے لگی۔

"ہاں آپی میں بلکل ٹھیک ہوں "۔ میرال نے فورًا جواب دیا ۔

تو تمہارا دھیان کہاں ہے ؟؟؟؟

کُچھ نہیں آپی وہ بس میں سوچ رہی تھی کہ کیا سامان خریدنا ہیں ۔ میرال نے فوراً سے بہانہ بنایا ۔

وہ یہ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ اذلان نے جو سوال رنزہ سے پوچھے وہ کیوں اور کس لیے پوچھے وہ کیوں جاننا چاہتا تھا کہ رنزہ کی شادی اُسکی مرضی سے ہو رہی ہے یا وہ زیام بھائی سے محبت کرتی ہے یا نہیں ۔

میرال کو کُچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ۔ اُسے لگ رہا تھا کہ وہ کُچھ ذیادہ ہی سوچ رہی ہیں ۔ اس لیے وہ رنزہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

"اذلان میں تمہیں پہلے گھر ڈراپ کر دیتا ہوں تمہیں ماما نے جو سامان لانے کا کہا ہے وہ لے لینا اور پھر گھر سے دوسری کار لیکر مال چلے جانا "۔

اور بھائی آپ ؟؟؟

اذلان کو ہمان کی فکر ہو رہی تھی وہ جانتا تھا کہ آفس میں کوئی میٹنگ نہیں ہے ہمان صرف رنزہ سے دور بھاگ رہا ہے۔ اور وہ رنزہ کی شادی کِسی اور کے ساتھ ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"مُجھے آفس جانا ہے میں نے بتایا تھا نہ کہ میٹنگ ہے۔"

ہمان نے فوراً جواب دیا۔

لیکن، اذلان نے کُچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ ہمان نے گاڑی روک دی۔

کیا ھوا ؟؟؟ میرال نے اچانک گاڑی رکنے پر کہا۔

"ہمارا گھر آگیا" ۔دونوں بہنوں نے باہر کی طرف دیکھا تو ایک پل کے لیے کُچھ کہہ نہیں پائی ۔کیونکہ سامنے ایک عالیشان عمارت تھی جو دیکھنے میں بہت خوبصورت اور دلکش لگ رہی تھی ۔

اذلان گاڑی سے اُتر گیا اور میرال کی طرف کا دروازہ کھول دیا میرال اور رنزہ دونوں گاڑی سے باہر نکل گئی ۔

بھائی مُجھے اچھے سے یاد ہے آج کوئی میٹنگ نہیں ہے آپ کہا جا رہے ھو ؟؟؟

اذلان نے ہمان کی طرف جھکتے ہوئے دھیرے سے کہا ۔

"نہیں بچے اچانک سے میٹنگ رکھنی پڑی کُچھ مسئلہ ھو گیا ہے ۔ہمان جانتا تھا اذلان اُسے بہت محبت کرتا ہے اور اُسکے لیے پریشان ہیں ۔ لیکن وہ کُچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا تھا "۔

اچھا ٹھیک ہے بھائی آپ دھیان سے جانا ۔

"اللہ حافظ" ۔ ہمان نے تینوں سے کہا اور وہاں سے آفس کے لیے روانہ ہو گیا
۔

چلے ، اذلان نے رنزہ اور میرال کو کہا اور دونوں کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ
گیا ۔

●●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

ہمان بہت رش ڈرائیو کر رہا تھا اُسکے دماغ میں صرف رنزہ کی بات گونج رہی
تھی ۔ کئی بار اُسکا اکسیڈنٹ ہوتے ہوئے بچا ۔
بہت دیر تک ڈرائیو کرتے ہوئے وہ تھک گیا تو پھر ہار مان کر آفس چلا گیا ۔

آج اُسکا موڈ بہت خراب تھا ۔ جب سے وہ آفس آیا تھا اپنے کیبن میں ہی بند تھا ۔

اُسکا کام کرنے کا بھی من نہیں کر رہا تھا ۔

سر کیا میں اندر آسکتا ھوں ؟؟؟کِسی نے دروازہ نوک کیا ۔

"جی " صابر صاحب ۔

سر وہ کانفرس روم میں سبھی لوگ آپکا انتظار کر رہے ہیں ۔

آپ چلے میں بس آیا۔

صابر صاحب وہاں سے چلے گئے ۔

NOVEL HUT

قسط:-07

"سفرو "اذلان نے گھر میں داخل ہوتے ہی ملازم کو آواز لگائی ۔

آپی آپ اور رنزہ یہاں بیٹھے آرام سے ۔ اذلان نے صوفے کی طرف اشارہ کیا ۔

رنزہ اور میرال دونوں صوفے پر بیٹھ گئی ۔

سفرو.... اذلان نے ایک بار پھر ملازم کو آواز لگائی ۔

"جی اذلان بابا" ۔۔ سفرو دوڑتا ہوا آیا ۔ وہ ایک درمیانہ قد کا آدمی تھا عمر میں اذلان سے تھوڑا بڑا تھا ۔

کہاں تھے تم ؟؟؟؟ اذلان نے تفتیشی نظروں سے سفرو سے سوال کیا ۔

سفرو گڑبڑا گیا ۔ وہ بابا ، سفرو نے کُچھ کہنے کے لیے منھ کھولا ہی تھا اذلان نے اُسے بیچ میں روک دیا ۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ اور پانی لیکر آؤ مہمانوں کے لیے اور کُچھ کھانے پینے کا انتظام کرو۔

ارے اذلان اُس کیکوئی ضرورت نہیں ہے، تم بس سامان لے لو پھر ہم نکلتے ہیں۔ رنزہ نے کِسی طرح کی مہمان نوازی کے لیے منع کیا۔

سفرو۔۔ جو وہاں کھڑا رنزہ کی باتیں سُن رہا تھا۔ اذلان کی آواز سُنتے ہی کچن کی طرف بھاگا۔

آپ لوگ بیٹھے میں بس آیا۔ اذلان دونوں کو وہی بیٹھا کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔

آپی یہ کتنا خوبصورت گھر ہیں۔ میرال کو اذلان کا گھر بہت زیادہ پسند آیا تھا۔

"ہاں "رنزہ نے چاروں اطراف نظر گھمائی۔

پورا گھر جدید طرز تعمیر کیا ہوا تھا۔ مہنگی ترین چیزوں سے سجا ہوا ہر چیز کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ چیز اُس جگہ کے لیے ہی بنائی گئی ھو۔

"یہ لیجیے باجی "سفرو نے دونوں کو ایک ایک گلاس جوس دیا جسے دونوں نے تھام لیا۔

سفرو واپس سے کچن میں چلا گیا۔

اندر سے کُچھ ٹوٹنے کی آواز آئی جسے سُنکر رنزہ اور میرال اوپر کی طرف جلدی سے بھاگی۔

کیا ھوا تم ٹھیک ہوں اذلان؟؟؟؟ رنزہ نے فکرمندی سے کہا۔

میرال جیسے کمرے میں آئی اُسکی ہنسی ہی نہیں رُک رہی تھی۔

کیونکہ اذلان نے سارا کمرے میں سامان بکھیر دیا تھا اور کِسی چیز سے پھنس کر نیچے گر گیا تھا۔

اذلان نے میرال کو ہنستے ہوئے دیکھا تو اپنا گرنا اور چوٹ لگنا سب بُھول گیا تھا ہر چیز سے بیگانا صرف اُسے ہی دیکھ رہا تھا اور ساتھ میں مُسکرا بھی رہا تھا ۔اُسے آخری بار میرال کو اِس طرح سے کھل کر ہنستے ہوئے تب دیکھا تھا

ماضی

"السلام و علیکم "..میرال کینٹین میں بیٹھی ہوئی تھی کہ جانی پہچانی آواز سنتے ہی پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ سامنے ہی اذلان کھڑا تھا۔

"وعلیکم السلام"..میرال نے خوشدلی سے جواب دیا۔

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں ؟؟؟ اذلان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

اگر میں نے منع کیا تُو آپ نہیں بیٹھینگے ؟؟ میرال نے سنجیدہ ہو کر جواب دیا۔

"نہیں "اذلان بھی سنجیدہ ھو گیا۔

'اچھی بات ہے پھر کھڑے رہے آپ"میرال نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

آپ ناراض ہیں مجھ سے؟؟؟؟ اذلان کو میرال کا رویہ سمجھ نہیں آیا۔

کیا آپ نے کُچھ ایسا کیا ہے جس کی وجہ سے میں آپ سے ناراض ہو؟؟ میرال نے اذلان کے سوال کے بدلے اُسے سوال کیا۔

"ایسا کُچھ کرنا تُو دور کی بات میں تو سوچ بھی نہیں سکتا آپ کو ناراض کرنے کے بارے میں".

پھر کیوں پوچھ رہے تھے آپ کے میں ناراض ہو یا نہیں؟؟؟؟ میرال کو اذلان کی حالت دیکھ کر بہت مزہ آ رہا تھا۔

"سوری" اگر میری کوئی بات یا حرکت آپ کو بری لگی ھو تو۔ اذلان میرال کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اتنا سُنتے ہی میرال کا زوردار قہقہہ گونجا۔

اذلان کو سمجھ آگیا کہ وہ مزاق کر رہی تھی۔

اذلان نے پہلی بار میرال کو اِس طرح ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔ہنستے وقت میرال کے دائیں گال پر ڈمپل بھی اُسنے پہلی بار دیکھا تھا۔ اذلان ہر چیز سے بیگانا صرف اُسے دیکھ رہا تھا اور خود بھی مُسکرا رہا تھا۔

اذلان۔ اذلان ۔۔ رنزہ نے زور سے اذلان کو آواز دی۔

اذلان جو ماضی کی یادوں میں کھویا ہوا تھا رنزہ کی آواز سُن کر ہوس میں آیا۔

یہ کیا حال کیا ہوا ہے تم نے کمرے کا ؟؟؟؟

'وہ آپی ماما نے جو بھی کہا تھا اُس میں سے ایک بھی سامان نہیں مل رہا "۔اذلان نے افسوس سے کہا۔

اتنے بڑے ھو گئے ہو لیکن بچپنا نہیں گیا تمہارا۔ رنزہ نے اذلان کی بات سن کر نفی میں سر ہلایا۔

ہٹو یہاں سے اور مُجھے بتاؤ کیا کیا سامان لینا ہیں۔

میرال تم وہاں پر بیٹھوں اور ہنسنا بند کرو۔ رنزہ کو غصّے میں دیکھ کر میرال کی ہنسی غائب ہو گئی اور وہ چُپ چاپ کمرے میں ایک طرف رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

اذلان ایک ایک کر کے رنزہ کو سارا سامان بتاتا گیا اور وہ فوراً سے نکالنے لگی۔

ایک گھنٹے میں اذلان اور رنزہ نے سارا سامان نکال کر میرال کی طرف بڑھایا اور کمرے میں پھیلا رائتہ سمیٹا۔

وہ تینوں نیچے آ گئے، اذلان نے سارا سامان گاڑی میں رکھ دیا۔

"بابا "سفرو نے اذلان کو آواز دی۔

"ہاں بولو "۔یہ میں نے سینڈوچ بنائی ہیں آپ لوگ کھا لے۔

تینوں ویسے بھی بہت تھک گئے تھے۔اذلان اور رنزہ کام کرتے کرتے اور میرال بیٹھے بیٹھے۔

تینوں نے سینڈوچ کھا لی ۔ اب چلے رنزہ نے دونوں سے کہا اور پھر تینوں جانے کے لیے کھڑے ہو گئے ۔

سفرو سنو ہم لوگ کُچھ دن کے لیے گاؤں میں ہی رہینگے تم گھر کا اچھے سے خیال رکھنا ۔ اور لاپرواہی بلکل نہیں کرنا ۔

سفرو کو سمجھا کر وہ تینوں باہر آ گئے اور گاڑی میں بیٹھ گئے اذلان نے ڈرائیور سے گاڑی مال کی طرف لے جانے کو کہا ۔

گاڑی ایک بہت خوبصورت مال کے سامنے رُکی ۔

تینوں مال میں داخل ہو گئے ۔ سب سے پہلے اُنھوں نے رنزہ کے لیے شاپنگ کی ۔ اذلان نے خود کے لیے اور ہمان کے لیے بھی شاپنگ کی ۔ پھر باری میرال کی آئی سارا مال گھومنے کے بعد بھی میرال کو کچھ پسند نہیں آ رہا تھا ۔ تھک ہار کر وہ لوگ ایک جگہ پر بیٹھ گئے ۔

اذلان کی نظر ایک شاپ پر پڑی اُس نے میرال کو وہاں پر دیکھنے کے لیے کہا ۔میرال نے جیسے ہی دیکھا وہ ایک بلیک کلر کا عبایا تھا جسکے ہاتھ کے پاس چھوٹے چھوٹے وائٹ کلر کے موتی لگے ہوئے تھے ۔ اور ساتھ میچنگ حجاب بھی تھا حجاب کے بھی کنارے میں ویسے ہی موتی لگے ہوئے تھے میرال کو وہ ایک ہی نظر میں پسند آگیا تھا ۔اُسنے فوراً سے جاکر وہ عبایا خرید لیا ۔

تینوں کی شوپنگ ختم ہو گئی تھی اب اُنھیں بہت تیز بھوک لگی تھی ۔

شوپنگ کرتے کرتے لنچ ٹائم کا بھی اُنھیں پتا نہیں چلا ۔

"آپی ایسا کرتے ہیں ہم بھائی کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں مُجھے پتا ہے اُنھوں نے بھی کُچھ نہیں کھایا ہوگا ۔"

اُنکا کام بھی اب تک ختم ہو گیا ہو گا ۔

"ٹھیک ہے "رنزہ نے جواب دیا پھر وہ لوگ ہمان کی آفس کی طرف بڑھ گئے ۔

●●●●●●●●●●●

ہمان کانفرنس روم میں تھا۔ میٹنگ چل رہی تھی لیکن اُسکا دھیان ہی نہیں تھا وہ اب تک رنزہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

مسٹر ہمان کیا آپ سُن رہے ہے؟؟؟؟

کِسی کے آواز دینے پر ہمان گڑبڑا گیا۔

"جی جی" آپ بولے نا میں سُن رہا ہوں۔

ہمان سر ہماری کمپنی میں کوئی ہے جو ہماری ساری انفاریشن دوسری کمپنی تک پہنچا رہا ہیں۔

یہ سُنتے ہی ہمان کا پارہ ساتویں آسمان پر پہنچ گیا۔

کون ہے وہ ؟؟؟؟

ہمان غصّے سے دھاڑا ۔

سر پتا نہیں چلا اب تک کہ کون ہے وہ غدار ۔ ایک ورکر نے جواب دیا ۔

جو کوئی بھی ان سب کے پیچھے ہے خود سے اپنا جُرم قبول کر لو ورنہ اگر میں نے پتا لگا لیا تو تمہیں مُجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا ۔ ہمان غصّے سے دھاڑا ۔

سارا آفس آج ہمان کا الگ ہی روپ دیکھ رہا تھا ۔ سبھی لوگوں کو ہمان سے ڈر لگ رہا تھا ۔

اُن میں سے ایک آدمی ہمان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا ۔

"سوری سر مُجھ سے غلطی ہو گئی آپ پلیز مُجھے معاف کر دیں".

NOVEL HUT

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر ہمان کو بہت غصّہ آرہا تھا اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس انسان کا گلا گھونٹ دے۔کیونکہ ہمان کو غدار لوگوں سے سخت نفرت تھا۔

نکل جاؤیہاں سے اور دوبارہ مُجھے اپنی شکل بھی مت دیکھانا۔اس سے پہلے کے میں پولیس کو بلاؤ۔

وہ شخص فوراً وہاں سے بھاگ گیا۔

"سر یہ آپ نے کیا کیا اُسے ایسے ہی چھوڑ دیا آپ کو تو اُسے پولیس کے حوالے کرنا چاہیئے تھا"۔

صابر صاحب نے فوراً کہا۔

"نہیں صابر صاحب میں چاہتا تو اُسے پولیس کے حوالے کر سکتا تھا لیکن اُسکی غلطی کی سزا اُسکے گھر والوں کو کیو ملے"۔

سر میں سمجھا نہیں ؟؟؟؟ ایک اور ورکر نے کہا ۔

"ابھی میں اُسے پولیس کے حوالے کر دیتا تو اُسکے گھر والے اُسکے بیوی اور بچوں کی نظروں میں اُسکی کیا عزت بچتی "۔

لیکن سر اُسنے غلطی کی تھی سزا تُو بنتی ہے نہ سر ؟

"میں نے اُسکی آنکھوں میں اپنے لیے کے لیے شرمندگی دیکھی تھی ۔ اگر وہ چاھتا تو سامنے نہیں آتا لیکن وہ سامنے آیا کیونکہ اُسے ڈر تھا اگر وہ بعد میں پکڑا جاتا تو اُسے جیل ہو جاتی "۔ اس لیے وہ میرے کہنے پر سامنے آگیا ۔

اور رہی بات سزا دینے کی تو اللہ پاک ہے نہ سزا دینے کے لیے ہم کون ہوتے ہیں کِسی کو سزا دینے والے ۔ آپ اُسے اس مہینے کی تنخواہ دے دیجیے گا ، کیونکہ فوراََ تو اُسے کہی نوکری نہیں مِلنے والی ۔

سر آپ نا بہت اچھے ہے اور سبھی لوگوں کا اچھا سوچتے ہیں" اللہ پاک آپکی ہر خواہش پوری کریں "۔

"آمین "وہاں کھڑے ہر شخص نے دل سے کہا اور ساتھ ہی دروازے کے پاس کھڑے تینوں نے بھی کہا۔

بھائی اذلان نے دوڑ کر ہمان کو گلے لگایا۔

ہمان نے رنزہ اور میرال کو دیکھا جو اُسکی طرف ہی مُسکرا کر بڑھ رہی تھی۔

I am so proud of you Bhai

اذلان نے ہمان سے الگ ہوتے ہوئے کہا۔

Me too ۔

میرال نے بھی خوش ہو کر کہا۔

ہمان انتظار کر رہا تھا کہ رنزہ کُچھ کہے لیکن اس نے کُچھ بھی نہیں کہا۔

وہ لوگ ہمان کی کیبن کی طرف چلے گئے۔

"تم لوگوں کی ساری شوپنگ ختم ہو گئی "۔ ہمان نے میرال کو مخاطب کیا۔

'جی بھائی " ہم لوگ آپ کو ہی لینے کے لیے آئے ہیں۔جلدی سے چلے بہت بھوک لگی ہے میرال نے معصوموں جیسی شکل بنائی۔

کیا تم لوگوں نے ابھی تک لنچ نہیں کیا ؟؟شام کے چار بج رہے ہیں۔ہمان نے حیرت انگیز لہجے میں کہا۔

آپ نے کُچھ کھایا ؟؟؟؟ اذلان بھی فورًا بولا۔

ہمان نے جواب نہیں دیا ٹیبل کے اوپر سے گاڑی کی چابی اٹھائی اب چلو مُجھے بھی بھوک لگی ہے۔اور کیبن سے نکل گیا۔

تینوں کا پیچھے سے قہقہہ گونجا۔

●●●●●●●●●●●

وہ چاروں ایک مہنگے ریسٹورانٹ میں بیٹھے ہوئے تھے۔

اذلان نے ڈرائیور کو کہہ کر اپنی گاڑی واپس گھر بھیج دی تھی۔ سبھی لوگ ہمان کی گاڑی سے ریسٹورانٹ آئے تھے۔

اُنکا آرڈر آگیا تھا اب وہ لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے۔

تم لوگوں کی ساری شوپنگ ختم ہو گئی یا ابھی بھی کُچھ باقی رہ گیا ہے؟؟؟

ہمان نے میرال کو مخاطب کیا۔

جی بھائی تقریباً سبھی سامان لے لیا ہے ہم نے بس آپی کا لہنگا بچا ہے وہ بھی بس جا کر لینا ہے ہم نے پہلے ہی آرڈر کر دیا تھا۔

ٹھیک ہے پہلے کھانا کھا لو پھر وہ بھی پک کر لینگے۔

ہمان نے اطمینان سے کہا۔

اذلان تو بس ہمان کو دیکھ کر رہ گیا۔

"بھائی آپ رہنے دے میرا کھانا ہو گیا ہے آپی آپ مُجھے ایڈریس دے میں جا کر لے آتا ہُوں "۔ اذلان نے فوراً سے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے میں جاؤنگی لہنگا لینے کے لیے مُجھے بھی تو دیکھنا ہے کہ لہنگے میں کوئی خرابی تو نہیں ہے"... میرال نے جھٹ سے اذلان کو منع کیا۔

"کوئی بات نہیں تم دونوں چلے جاؤ ساتھ" ۔ہمان نے مسئلے کا حل بتایا۔

"ہاں، میرال تمہیں تو پتا ہے نہ ایڈریس تم اذلان کے ساتھ چلی جاؤ میں ویسے بھی بہت تھک گئی ھوں"۔

ہم تم لوگوں کا یہی انتظار کرینگے۔

اذلان کی تو خوشی کا ٹھکانا ہی نہیں تھا۔

اور میرال کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہہ کر منع کرے۔

چلے؟؟ ؟؟ اذلان نے میرال سے مُسکرا کر پوچھا۔

منع کر دینے سے کونسا آپ نے مان جانا ہے۔ میرال نے منھ بنا کر کہا۔

اور دونوں ریسٹورانٹ سے باہر نکل گئے۔

●●●●●●●●●●●

کیا تم میرال کا پیچھا کر رہے ھو ؟؟ ؟؟ایک جانی پہچانی آواز موبائل سے آرہی تھی۔

"جی" دوسرے طرف سے کِسی نے کہا۔

آج وہ کسی بھی قیمت پر بچنی نہیں چاہیئے۔

"ہاں میں صبح سے اُنکی گاڑی کا پیچھا کر رہا ہوں لیکن ابھی تک مُجھے موقع ہی نہیں ملا" ۔ دوسرے آدمی نے مایوس ہو کر کہا ۔

تم اُن لوگوں پر نظر رکھو جیسے موقع ملے میرال کا کام تمام کر دینا ۔

"جی " میں دیکھتا ہوں ۔ اور فون کٹ گیا ۔

وہ ریسٹورانٹ کے باہر اپنی گاڑی میں بیٹھا ھوا تھا چہرے پر نقاب لگایا ہوا تھا ۔

جیسے ہی میرال اور اذلان ریسٹورانٹ سے باہر نکلیں وہ انسان ان دونوں کا پیچھا کرنے لگا ۔

اذلان کار ڈرائیو کر رہا تھا اور میرال چُپ چاپ کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی ۔ گاڑی میں مسلسل خاموشی تھی اذلان کو یہ خاموشی بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی ۔ اس لیے اس نے میرال کو مخاطب کیا

آپ پہلے تو اتنا چُپ نہیں رہتی تھی؟؟ ؟؟

آپ پہلے تو اتنا نہیں بولتے تھے ؟؟ میرال نے فوراً داتوں تلے زبان دبائی ۔

کیا ۔۔ اذلان نے فورًا سے گاڑی روکی ۔

آپ کو میں یاد آگیا ؟؟ اذلان کی تو خوشی کا ٹھکانا ہی نہیں تھا ۔

دیکھے ہماری منزل آگئی ۔ میرال گاڑی سے اُتر کر لہنگے کی شاپ کی طرف جلدی سے بھاگی ۔

اذلان بھی اُسکے پیچھے چل دیا ۔

"میرال میری بات تو سنے آپ" ۔اذلان میرال کو کب سے آواز دے رہا تھا لیکن میرال اُسے اگنور کر رہی تھی ۔

میرال نے لہنگا لے لیاپیمنٹ پہلے ہی اُسکے بابا نے کر دیا تھا ۔

میرال جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک ایک گاڑی تیزی سے اُسکی طرف بڑھ رہی تھی میرال گاڑی کو دیکھ نہیں سکی کیونکہ گاڑی پیچھے کی طرف سے بہت تیزی سے آرہی تھی ۔میرال جیسے ہی پیچھے مڑی شاک کے مارے ایک قدم بھی ہل نہیں سکی ۔اس سے پہلے گاڑی میرال کو ٹکر مارتی کِسی نے اُسے اپنی طرف کھینچا اور دونوں نیچے کی طرف گر گئے ۔

"میرال تم تم ٹھیک ہوں تمہیں کُچھ نہیں ھوا نہ "، تمہیں کہی چوٹ تو نہیں لگی ۔اذلان دیوانوں کی طرح میرال کو دیکھ رہا تھا اور اُسے اُسکا حال پوچھ رہا تھا ۔

میرال کو تو شاک لگا تھا لیکن پھر نے خود کو کمپوز کیا۔ لیکِن اذلان کی فکر خود کے لیے دیکھ کر اُسے تھوڑی خوشی ہوئی۔ خوشی کی وجہ تُو اُسے سمجھ نہیں آئی

۔

"میں بلکل ٹھیک ھو آپ پہلے ریلیکس ہو جائیے"۔ میرال نے اذلان کو یقین دلایا کہ وہ ٹھیک ہے۔

دونوں نیچے بیٹھے ہوئے ہی بات کر رہے تھے۔

آپ اُٹھے پہلے آرام سے اذلان نے میرال کو اُٹھایا اور خود بھائی اُٹھ کھڑا ہوا

۔آپ نے دیکھا تھا اُس گاڑی میں کون تھا ؟؟

یا گاڑی کا نمبر کُچھ بھی۔ اذلان کو یہ کوئی حادثہ نہیں لگ رہا تھا اُسے لگ رہا تھا کہ کوئی جان بوجھ کر میرال کو گاڑی سے ہٹ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن وہ میرال کو کچھ بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"نہیں " میں نے کِسی کو بھی نہیں دیکھا ۔ میرال نے ڈرائیور کی آنکھیں دیکھی تھی اور وہ اُن آنکھوں کو جانتی تھی ۔ لیکن اُس نے اذلان کو نہیں بتایا کیونکہ اُسے خود ابھی پورے طرح سے یقین نہیں تھا کہ جسکے بارے میں وہ سوچ رہی ہے وہی ہے کہ نہیں ۔

اچھا ٹھیک ہے چلے چلتے ہیں بھائی اور بھا۔ میرا مطلب ہے آپی انتظار کر رہے ہونگے ۔ اذلان نے جلدی سے بات بدلی اُسکے منہ سے غلطی سے بھابھی نکلنے والا تھا ۔

دونوں گاڑی میں بیٹھ گئے اور ہمان ، رنزہ کی طرف چلے گئے ۔

NOVEL HUT

اذلان اور میرال کے جانے کے بعد ٹیبل پر ایک عجیب سی خاموشی چھا گئ تھی۔

"ہمان بھائ " رنزہ نے خاموشی کو ختم کرنے کے لیے ہمان کو پکارا۔

"دیکھے بھائ نہیں ھوں میں آپکا"ہمان نے رنزہ کو فوراً ٹوکا۔

آپ مُجھے صرف ہمان بلائے۔

لیکن کیوں؟؟؟ میرال بھی تو آپکو بھائ بولتی ہے۔ رنزہ کو ہمان کا ٹوکنا اچھا نہیں لگا۔

"کیونکہ میرال مُجھ سے بہت چھوٹی ہے اور وہ میرے لیے اذلان کی طرح ہے"

۔

چھوٹی تو میں بھی ھو آپ سے ، رنزہ نے منہ بنا کر کہا۔

'دیکھو رنزہ میری کوئی بہن نہیں ہے اس لیے میرال میری بہن بن گئی اور میری کوئی کزن بھی نہیں تو آپ میری کزن" ۔

اب آئی بات سمجھ تمہارے ۔

رنزہ نے ہاں میں سرہلایا ۔

ویسے اُن دونوں کو گئے کافی دیر ھو گئی ہے ۔ میں اذلان کو کال کرتا ھوں ۔

ہمان نے کال کرنے کے لیے موبائل نکالا ہی تھا کہ اذلان نے سامنے سے کال کر دیا ۔

اذلان سے بات کرنے کے بعد وہ دونوں باہر نکل گئے جہاں گاڑی میں اذلان اور میرال دونوں کا انتظار کر رہے تھے ۔

میرال پیچھے کی طرف چلے گئی اور ہمان اُسکی جگہ بیٹھ گیا ۔گاڑی اذلان ڈرائیو کر رہا تھا ۔

اب اُن چاروں کے بیچ اجنبیت نہیں تھی صبح کے مقابل اُن چاروں میں دوستی ھو گئی تھی۔ میرال ہمان سے بات کر رہی تھی اور اذلان رنزہ سے چاروں خوشی سے اپنی منزل کی طرف رواں تھے۔

⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫

NOVEL HUT

قسط:-08

چٹاخ۔۔

کمرے میں اندھیرا تھا لیکن کھڑکی سے تھوڑی روشنی کمرے میں داخل ہو رہی تھی, جس کی وجہ سے کمرے میں کُچھ کُچھ چیزیں دیکھ رہی تھی لیکن صاف طور

پرتو کِسی کا چہرہ واضح نہیں تھا ،دو لوگ کمرے میں موجود تھے ۔جن میں سے ایک آدمی نے دوسرے کو ایک زناٹے دار تماچہ مارا جس کی وجہ سے سامنے کھڑا شخص زمین بوس ہو گیا تھا ۔

نالائق ،بیوقوف ایک کام دیا تھا میرال کو مارنے کا وہ بھی تُجھ سے نہیں ھوا ۔

سامنے کھڑا شخص غصّے سے دھاڑ رہا تھا ۔

میں کیا کرتا بابا جیسے ہی میں میرال کو مارنے والا تھا عین وقت میں وہ اذلان بیچ میں آگیا ۔اور مجھے وہاں سے بھاگنا پڑا ۔

"مُجھے تُجھ جیسے بیوقوف پر یقین ہی نہیں کرنہ چاہیئے تھا، اب جو بھی کرنا ہے مُجھے ہی کرنا پڑے گا "۔

"لیکن بابا ،"چُپ بلکل چُپ ۔۔۔

دوسرا شخص کمرے سے غصّے میں نکل گیا ۔

اذلان تیری وجہ سے آج میرے بابا نے مُجھ پر ہاتھ اُٹھایا میں تُجھے چھوڑو گا نہیں

۔

اُس لڑکے نے عہد کیا اور خود بھی کمرے سے نکل گیا۔

⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫⚫

وہ لوگ رات کے آٹھ بجے گھر میں داخل ہوئے، پوری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔

آپی کیا ہے ہمارا گھر ہیں؟؟ میرال نے پہلی بار حویلی کو اتنا زیادہ سجا ہوا دیکھا تھا۔

ہاں ، یہ ہمارا ہی گھر ہے ۔ رنزہ نے میرال کو حیرت زدہ دیکھ کر مُسکرا کر جواب دیا ۔

تم لوگ آ گئے ؟؟؟ عازم نے چاروں کو اندر آتے دیکھ پوچھا ۔

"نہیں ابھی ہم راستے میں ہے "۔ اذلان نے ہنستے ہوئے جواب دیا ۔جِسے سُنکر پیچھے بیٹھے لوگوں کا قہقہہ گونجا ۔

عازم غصّے سے پیر پٹکتا وہاں سے چلا گیا ۔

میرال میری بچی اِدھر آ میرے پاس سعیدہ بیگم نے میرال کو اپنے پاس بٹھایا ۔

تھک گئی ہے نہ میری بچی ۔

"ہاں جان تھوڑا سا بس "۔

رنزہ مہرماہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی ۔ ویسے بی جان ہم بھی گئے تھے میرال کے ساتھ رنزہ نے منہ بنا کر کہا ۔

سبھی لوگ ہنس دیئے۔

اذلان اور ہمان دونوں صوفے پر بیٹھ گئے۔ ماما آپ نے جو بھی سمان کہا تھا میں وہ سب لے آیا۔ اذلان نے عزیمہ بیگم کو بتایا جو اُسکے سامنے بیٹھی تھی۔

"تم لوگ جاؤ پہلے فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھانے کے لیے نیچے آجانا۔" واحد علی نے چاروں کو کہا جو ادھ مرے پڑے تھے۔

پھر وہ چاروں اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔

رات کا کھانا کھایا جا چکا تھا اور سبھی لوگ اپنے اپنے کمروں میں جلدی چلے گئے تھے کیونکہ کل رنزہ کی مایوں تھی اور بھی بہت سارے کام بھی کرنے تھے۔

میرال اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی اُسے بار بار اذلان کا اُسکے لیے اتنا ذیادہ فکرمند ہونا یاد آرہا تھا پہلے تو اُسے سمجھ نہیں آیا، لیکِن اُسے اچھا لگا تھا اذلان کا یو پریشان ھونا۔

"یا اللہ میں یہ سب کیا سوچ رہی ھوں" ۔

"استغفر اللہ " ، اللہ پاک معاف کر دے مُجھے پتا نہیں میں یہ سب کیا سوچ رہی تھی ۔

میرال نے ساری لائٹس اوف کی اور سونے کے لیے لیٹ گئی ۔

دوسری طرف اذلان پریشانی میں کمرے میں ادھر اُدھر گھوم رہا تھا وہ مسلسل آج کے بارے میں سوچ رہا تھا

کیا میرال کو میں یاد آگیا ھو ؟؟؟؟ "نہیں اگر ایسا ہوتا تو وہ مُجھے بتا دیتی" ۔

میرال کو آج کِسی نے مارنے کی کوشش کی اگر میرا شک صحیح نکلا تو میں اُس انسان کو زندہ نہیں چھوڑوں گا ۔

آج اذلان کا یونی میں آخری دن تھا اُسکی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی ۔
وہ میرال سے مِلنے کے لیے اُسے ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا لیکن میرال اُسے کہی مل ہی نہیں رہی تھی ۔ اذلان میدان میں ادھر اُدھر دیکھ رہا تھا جب اُسے میرال پیڑ کے پاس بیٹھی نظر آئی ۔
"السلام و علیکم ". آپ یہاں کیوں بیٹھی ہوئی ہے ، میں آپ کو پوری یونی میں ڈھونڈ رہا تھا ۔ اذلان نے ایک سانس میں ساری باتیں بتائی ۔
"وعلیکم السلام" ۔ میرال آج اُداس نظر آرہی تھی ۔
کیا ھوا آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ ؟؟؟ اذلان کو میرالکی فکر ہو رہی تھی۔
"ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں "، میرال نے اُسی لہجے میں جواب دیا ۔

لیکن مُجھے نہیں لگ رہا آپ ٹھیک ہے چلے آپ ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں ۔ اذلان نے اُٹھتے ہوئے کہا ۔

"میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی اُداس ھو ۔آپ بیٹھ جائیں "۔

وہ یہ نہیں بتا سکی کہ آج اذلان یونی سے جا رہا تھا تو وہ اُداس تھی کیونکہ اُسے اذلان کی عادت ھو گئی تھی ، اُسکا یو فکر کرنا میرال کو اچھا لگتا تھا ۔

کہا کھو گئی آپ ؟؟؟

اذلان نے میرال کو پکارا۔

"کُچھ نہیں ھوا" ۔ آپ بتائیں آپ مُجھے کیو تلاش کر رہے تھے ؟؟

وہ میں آپ کو بتانے آیا تھا آج میری پڑھائی مکمل ہو گئی ہے اور اب بابا چاہتے ہیں کہ میں آفس جوائن کر لوں ۔

NOVEL HUB

"یہ تو بہت اچھی بات ہے "۔ میرال کو خوشی ہوئی کہ اذلان آفس جوائن کرنے والا ہے۔

لیکن پھر میں تو مصروف ہو جاؤنگا اور آپ سے مل بھی نہیں سکتا۔ اذلان نے مایوس ہو کر میرال کو اصل وجہ بتائی۔

مُجھ سے مِلنے کی کیا ضرورت ؟؟ میرال نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔

کیا ۔۔ اذلان کو صدمہ لگ گیا۔

"آپ کو نہیں دیکھتا تو لگتا ہے دن ہی نہیں گزرا "۔ اور آپ کہہ رہی ہے کیا ضرورت۔

اذلان کی اتنی صاف گوئی پر میرال کے گال لال ہو گئے۔

اگر میں نہیں رہی تو پھر کیا کرینگے ؟؟ میرال نے سنجیدہ ہو کر سوال کیا۔

"یہ کیسی باتیں کر رہی ہے آپ اللہ نا کرے آپ کہی جائے اذلان نے اتنی تیزی سے جواب دیا کہ میرال حیران ہو گئی"۔

لیکن یہ تو میرا آخری سمیسٹر ہے پھر کہاں ڈھونڈے گے مُجھے ؟؟؟ میرال نے ایک مسئلہ سامنے رکھا۔

"آپ فکر نہ کریں اُسے پہلے ہی میں نے سارا بندوبست کر دینا ہیں". اذلان نے سوچ لیا تھا کہ وہ گھر میں سبھی کو میرال کے بارے میں بتا دیگا کہ وہ اُسے شادی کرنا چاہتا ھے۔

کیسا بندوبست ؟؟ میرال کو سمجھ نہیں آیا۔

آپ ذیادہ فکر مت کرے میں نے کہا نا میں سب سمبھال لونگا ہے۔

"چلے اب میں چلتی ھوں میرے کلاس کا وقت ہو گیا ہے"۔

میرال وہاں سے اُٹھ کر چلے گئی اور اذلان اُس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ھو گئی۔

●●●●●●●●●●●

اذلان صبح کے وقت جب ہمان کے کمرے میں آیا اُسے جوگنگ کے لیے لینے کے لیے جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا ہمان کو بستر پر پڑا دیکھ اُسکی طرف بھاگا کیا ھوا بھائی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ ؟؟؟؟

ہمان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تو اذلان نے اُسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن جیسے ہی اُسنے ہمان کو چھوا تو ٹھٹھک گیا کیونکہ ہمان کِسی بھٹی کی طرح جل رہا تھا۔

بھائی آپ کو تو بہت تیز بخار ہے ۔۔ آپ اُٹھے جلدی سے ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں ۔

"نہیں" بچے میں بلکل ٹھیک ہوں ۔ تم مُجھے پانی کا گلاس دو ۔ ہمان اٹک اٹک کر بول رہا تھا ۔

رُکے میں دیتا ھوں ۔

اذلان نے پانی لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو وہاں بوتل خالی تھی ۔ بھائی ایک منٹ رُکے میں پانی لیکر آتا ھوں ۔

اذلان دوڑتا ہوا کچن میں گیا جہاں صرف رنزہ موجود تھی ۔

کیا ھو گیا اذلان اتنے پریشان کیو لگ رہے ہو ؟؟ رنزہ نے اذلان پوچھا ۔

آپی ۔۔۔ وہ ۔۔وہ ۔۔ بھائی ۔۔ اذلان سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا ۔

کیا ھوا ہمان کو وہ ٹھیک تو ہے؟؟ رنزہ کو اذلان کی بات سن کر سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے ۔

آپی وہ بھائی کو بہت تیز بخار ھو رہا ہے ۔۔اور وہ ڈاکٹر کے پاس جانے سے منع کر رہے ھیں ۔

اذلان پانی بوتل لیتے ہوئے بول رہا تھا ۔

تم فکر مت کرو تم یہ پانی لیکر جاؤ میں میڈیسن لیکر آتی ھوں ۔

اذلان پانی لیکر چلا گیا ۔

بھائی یہ لے پانی پیئں ۔۔

اذلان نے ہمان کو اُٹھا کر پانی پلایا ۔ اتنے ہی میں رنزہ کمرے میں آئی ۔

یہ لو اذلان پہلے انھیں یہ کھیلا دو پھر دوائی دینا میں ابھی آئی ۔ رنزہ واپس سے بھاگ کر کمرے سے نکل گئی ۔

اذلان نے ہمان کو میڈیسن دے اور اُسے لیٹا دیا۔

کُچھ وقت کے بعد رنزہ کمرے میں آئی تو اُسکے ہاتھ میں سامان تھا جِسے اذلان نے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دِیا۔

"اذلان تم ہمان کی ٹھنڈے پانی کی پٹی کرو بخار اسے جلدی اُتر جائے گا۔"

رنزہ نے جیسے بتایا اذلان نے ویسا ہی کرنا شروح کیا لیکن اذلان صحیح طرح سے نہیں کر پا رہا تھا۔

رنزہ نے اذلان کو ہٹایا اور خود بیٹھ کر ہمان کی ٹھنڈے پانی کی پٹی کرنے لگی۔

اذلان سائڈ میں کھڑا رنزہ کا ہمان کے لیے پریشان ھونا دیکھ رہا تھا۔اُسنے دِل سے دعا کی کہ رنزہ ہی اُسکی بھابھی بنے۔۔

ہمان ادھ کھلے آنکھ سے رنزہ کا پریشان چہرہ دیکھ رہا تھا۔

پھر ہمان کی آنکھ لگ گئی۔رنزہ اور اذلان دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

سبھی لوگ ناشتے کے ٹیبل پر موجود تھے سوائے ہمان اور میرال کے اذلان

بھائی کہا ہے تمہارا عزیمہ بیگم نے ہمان کے بارے میں پوچھا ۔

ماما وہ بھائی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں ۔

کیا ۔۔ میں ابھی جا کر دیکھتی ہوں ..عزیمہ بیگم پریشانی سے اٹھنے لگی ۔۔ ارے

ماما رُکے بھائی سو رہے ہے رنزہ آپی نے اُنھیں دوائی دے دی ہے اور آپ کو

پتہ ہے اُنھوں نے بھائی کی ٹھنڈے پانی سے پٹی بھی کی ۔

اذلان نے سبھی کو بتایا جسے سُنکر رنزہ مارے شاک کے اذلان کا چہرہ دیکھنے لگی

۔

وہ ماما رنزہ کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا بولے ،" ہماری رنزہ ہے ہی بہت اچھی کِسی کو

بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی" ۔ زاہرہ بیگم نے ہونے والی بہو کی طرفداری

کی ۔۔

"بیٹا تمہارا بہت شکریہ" عزیمہ بیگم نے رنزہ کو بہت پیار کرتے ہوئے کہا۔

ممانی جان شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہمان میرے کزن ہیں اتنا تو میں کر ہی سکتی تھی۔

"رنزہ لگتا ہے میرال ابھی تک سو رہی تم جا کر دیکھو اُسے مہرماہ بیگم نے رنزہ سے کہا"۔

"ہاں ماما میں پہلے ہی اُسکے کمرے میں گئی تھی اُسنے کہا ہے کہ کل بہت تھک گئی تھی اِس لیے اُسے اور آرام کرنے دیا جائے۔" رنزہ نے میرال کے بارے میں بتایا۔

سبھی لوگ ناشتے سے فارغ ہو گئے اور شادی کی تیاریوں میں لگ گئے۔۔

شام کے وقت رنزہ مایوں تھی۔رنزہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی' پیلے رنگ کے انارکلی فراک پہنے، سر پر سفید رنگ کا ڈوپٹہ جس کے

کنارے پر پیلے رنگ کے موتی لگے ہوئے تھی اچھے سے سیٹ لیے ہوئے،
پھولوں کا زیور پہنے لائٹ میک اپ لیے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی"۔
میرال جیسے ہی کمرے میں آئی رنزہ کی نظر اُتارنے لگی۔آپو ماشا اللہ آپ کتنی
پیاری لگ رہی ہے۔
میرال کی آواز سُنکر رنزہ اُسکی طرف پلٹی، رنزہ کی بانسبت میرال وائٹ کلر کا
پیروں کو چھوتا ہوا فراک، نیچے ٹراؤزر اور کلائی تک آتی آستین پہنے ہوئے تھی
چاروں طرف سے خود کو بڑے سے پیلے رنگ کے ڈوپٹے کی مدد سے ڈھانک کر
رکھا تھا چہرے پر میک کے نام پر صرف کاجل اور لپ گلوس لگایا ہوا تھا
اُسے میک اپ کرنا پسند نہیں تھا۔۔وہ ایسے ہی پیاری لگ رہی تھی۔
آپی چلے سب نیچے آپ کو بولا رہے ہیں۔۔

ٹھیک ہے چلو ، دونوں بہن سیڑھیوں سے اُتر رہی تھی۔ مایوں کی تقریب گھر کے اندر ہی کی گئی تھی اور مرد حضرات کے لیے باہر لان میں انتظام کیا گیا تھا۔

اذلان بھی اُسی وقت سیڑھیاں چڑھ رہا تھا سامنے سے دونوں کو آتا دیکھ کر وہی رُک گیا۔

میرال نے جلدی سے ڈوپٹہ کا کنارا اوپر کر کے اپنا چہرہ ڈھانک لیا۔

اذلان کو میرال کا یوں پردہ کرنا اچھا لگا تھا۔

اذلان ۔۔ رنزہ نے اذلان کو پُکارا جو میرال کو ہی دیکھ کر مُسکرا رہا تھا۔

"جی آپی "۔۔ اذلان گڑبڑا گیا۔

ہمان کی طبیعت کیسی ہے اب ؟؟؟ بخار اُتر اُنکا ۔۔

کیا ہمان بھائی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور مُجھے کِسی نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا ۔۔ میرال نے صدمے سے کہا۔

"تم صبح سے کمرے میں ہی تھی اور تمہاری طبیعت بھی کُچھ ٹھیک نہیں تھی"

۔ رنزہ نے فورًا وضاحت دی ۔

آپی آپ جائے نیچے میں ہمان بھائی کو دیکھ کر آتی ھوں ۔

ارے ٹھہرو میں بھی چلتی ھوں تمہارے ساتھ ۔۔ لیکِن آپی میرال نے کُچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا چلو اب رنزہ نے ٹوک دیا ۔

تینوں وہی سے ہمان کے کمرے کی طرف بڑھ گئے ۔

ہمان شاور لیکر ہی نکلا تھا جب اُسکے کمرے کا دروازہ کھول کر تینوں داخل ہوئے ۔

ہمان بھائی آپ کی طبیعت کیسی ہے اب ؟؟ رنزہ نے پہلا سوال کیا ۔

بلکل ٹھیک ہے دیکھو تمہارے سامنے ہی کھڑا ہُوں ، ہمان وائٹ کلر کے شلوار کمیز پہنے ہوئے تھا ، بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے ۔

جیسے ہمان کی نظر میرال کے پیچھے کھڑی رنزہ پر پڑی تو پھر پلٹنا ہی بُھول گئی ۔۔

بھائی ۔۔بھائی یار کیا کر رہے ہے آپ مروا ینگے کیا ؟؟ اذلان نے ہمان کا بازو کو ہلایا ۔

ہمان نے فوراً سے نظریں نیچے کر لی ۔

"ہمان " ، رنزہ کے پکارنے پر ہمان نے نظریں نہیں اٹھائی بس" ھو" میں جواب دیا ۔کیونکہ وہ رنزہ کی طرف دیکھنا نہیں چاہتا تھا وہ جانتا تھا اگر اُسنے رنزہ کو دیکھا تو پھر اُسکی آنکھیں اُسکے دل کا حال بیان کر دے گی ، وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور نہیں ھونا چاہتا تھا ۔

آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ؟؟

'نہیں " ، ایک لفظی جواب دیا گیا ۔

تم لوگ جاؤ اگر کِسی نے رنزہ کو یہاں دیکھا تو غلط سمجھے گا۔ ہمان کو رنزہ کی فکر ھو رہی تھی، اگر کِسی باہر والے نے رنزہ کو یوں اُسکے کمرے میں دیکھے گا تو غلط سمجھ سکتا ہے اور وہ رنزہ کو کِسی مصیبت میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

"ارے ایسے کیسے غلط سمجھے گا میں اپنے کزن کے کمرے میں ھوں اُنکا حال احوال دریافت کرنے آئی ھوں جیسے جو سوچنا ہے سوچے میری بلا سے"۔

رنزہ کو ہمان کی بات سُنکر تپ چڑ گیا تھا۔

آپی اب چلے سبھی لوگ انتظار کر رہے ہونگے۔ میرال رنزہ کو لیکر نیچے چلے گئی

۔

اب کمرے میں صرف اذلان اور ہمان بچے تھے۔

بھائی آپ ٹھیک تو ہے نا ؟؟ اذلان جانتا تھا ہمان بہت تکلیف میں ہے لیکن وہ چاہ کر بھی کُچھ نہیں کر سکتا تھا۔

"ہاں" بچے میں بلکل ٹھیک ھو اب تم جاؤ میں تیار ہو کر آتا ہو۔

اذلان وہاں سے چلا گیا۔

یا اللہ مُجھے صبر دے۔ میرا دل پھٹ رہا ہے میں چاہ کر بھی اسے سمبھال نہیں سک رہا ہوں۔ مجھ سے نہیں دیکھا جا رہا میں کیا کرو۔ میرا اور امتحان نا لے

۔۔

ہمان نے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دعا کی۔

کُچھ دیر بعد وہ بھی نیچے چلا گیا۔

مایوں کا فنکشن بہت اچھے سے ھوا تھا۔۔تقریباً سبھی مہمان جا چچکیں تھے۔

باعث بھائی یہ زیام کب تک واپس آئیگا ؟؟

اب تو مایوں کا فنکشن بھی ہو گیا کل مہندی ہے، اور دلہے میاں کا کہی پتا ہی نہیں ہے۔ سجاد حیدر نے باعث علی سے پوچھا۔

وہ لوگ لان میں ہی بیٹھے تھے۔ رنزہ، میرال اور منال نہیں تھیں۔ وہ لوگ رنزہ کو لیکر اندر چلے گئے تھے۔

عازم تو فنکشن کے بیچ سے ہی غائب تھا۔

"اُسکی کل کی فلائٹ ہے، کل کے فنکشن میں وہ یہاں ہوگا انشاء اللہ"۔

باعث علی نے جواب دیا۔

برہان یار مُجھے تُجھ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے۔ سجاد حیدر نے اِس بار برہان علی کو مخاطب کیا۔

کیا ھوا یار بول نا۔

میں تُجھ سے کُچھ مانگو گا تو تُو منع تو نہیں کریگا نا؟؟

"یار یہ کیسی باتیں کر رہا ہے میں تیرا بہنوئی بعد میں ہو پہلے ہم دوست ہے تُجھے جو بولنا ہے کھل کر بول"۔ برھان علی نے خوشدلی سے کہا۔

میں میرال کا ہاتھ مانگنا چاہ رہا ہُوں اذلان کے لئے. اگر تُجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ہم رنزہ کے ساتھ میرال کا بھی نکاح کروانا چاہتے ہیں ۔ بے شک رخصتی بعد میں کر لینا ۔

سجاد حیدر نے کُچھ جھجھکتے ہوئے کہا ۔

ارے یہ تو بہت خوشی کی بات ہے مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ بابا آپ بولے آپ کی رائے کیا ہے ؟؟؟ برھان علی نے واحد علی سے اُنکی رائے مانگی ۔

بھئ مُجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ واحد علی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور سبھی لوگ بہت خوش ہو گئے ۔

سبھی لوگ اپنے کمروں میں جا چکیں تھے سوائے ہمان اور اذلان کے ، اذلان کو ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ اُسکا اور میرال نکاح وہ بھی دو دونوں کے بعد

۔

اذلان ، ہمان کے پکارنے پر اذلان اُٹھ کر اُسکی طرف بھاگا اور زور سے اُسے گلے لگا لیا ۔

بھائی آپ نے دیکھا ۔۔۔ میرال اب میری ہوگی ۔۔۔ بھائی یار میں بہت خوش ہو ۔۔۔ خوشی کے مارے اذلان سے بولا نہیں جا رہا تھا ۔

اچانک سے ہمان کو محسوس ھوا کہ اذلان رو رہا ہے ۔

کیا ہوگیا تُو رو کیوں رہا ہے ؟؟ ہمان نے فکرمندی سے پوچھا ۔۔ یہ تو خوشی کی بات ہے ۔

لیکن بھائی آپ ۔۔ آپکا کیا ۔۔ میں اتنا بے حس تو نہیں ھو جو آپ کو تکلیف میں بتلا دیکھ خود خوشیاں مناؤ ۔

ہمان نے اذلان کے آنسوؤں کو اپنے ہاتھ سے صاف کیا ۔

NOVEL HUT

میں تیرے لیے بہت خوش ہو ، تونے میرال کو پانے کے لیے بہت صبر کیا ،
دیکھ اللہ پاک تو تیرا صبر کرنا پسند آیا اور اُسنے تُجھے میرال کو دے دیا۔
اللہ پاک مُجھے بھی صبر دے ۔۔ ہمان نے اذلان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

●●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

قسط:- 09

آج مہندی کی تقریب تھی پورے لان کو پھولوں سے سجایا گیا تھا کیونکہ آج کے
فنکشن کا انتظام باہر لان میں کیا گیا تھا۔
السلام و علیکم " زیام, نے حویلی میں داخل ہوتے ہوئے سبھی لوگوں کو سلام
کیا

"وعلیکم السلام" سبھی لوگوں نے جواب دیا۔

میرا بچا سعیدہ بیگم نے زیام کو گلے سے لگا لیا اور پیار کرنے لگی۔ تُجھے ہماری یاد نہیں آتی کیا؟؟

اتنے سالوں کے بعد واپس آیا ہے، سعیدہ بیگم نے پوتے سے شکوہ کیا۔

ارے میری پیاری بی جان، کام ہی اتنا زیادہ رہتا ہے کہ واپس آنے کی اجازت ہی نہیں ملتی آفس سے۔

باری باری وہ سبھی سے مل رہا تھا۔

زاہرہ بیگم تو بیٹے کو گلے لگاتے ہی رو دی۔۔

میری پیاری ماما آپ کیوں رو رہی ہی مُجھے دیکھ کر آپ کو اچھا نہیں لگا؟؟ زیام نے معصوموں جیسی شکل بنائی۔

NOVEL HUT

ارے برخوردار اب بیٹے سے اتنے سالوں بعد ملاقات ہوگی تو ماں روئے نہیں تو کیا کریں۔ باعث علی نے بیٹے کو گلے لگایا۔

میں نے بھی آپ سبھی کو بہت مِس کیا۔۔ زیام نے سبھی کو بتایا۔

واحد علی نے پوتے کو سجاد حیدر اور اُنکی فیملی سے ملوایا۔

ہمان کو زیام سے ملکر اچھا لگا،

اذلان جو اپنے کمرے سے نکل کر آرہا تھا وہی کھڑے ہو کر نیچے دیکھنے لگا۔

جیسے ہی اُس نے زیام کو دیکھا اُسکا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ ایک ملازم کو روک کر اُسے نیچے آنے والے کے مطلق پوچھا تو اُس ملازم نے بتایا کہ وہ زیام باعث علی ہیں۔

یہ کیا بکواس ہے، اس سے رنزہ آپی کی شادی ھو رہی ہے، اب مجھے ہی کُچھ کرنا پڑے گا۔ وہ اُلٹے پاؤں واپس اپنے کمرے کی طرف پلٹ گیا۔

زیام سبھی سے مِلنے کے بعد اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔

میرال، رنزہ اور اذلان سے اُسکی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

میرال اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ صبح ہی اُسے مہرماہ بیگم نے بتایا تھا کہ رنزہ کے ساتھ ساتھ اُسکا بھی نکاح ہیں۔ میرال کا تو سر ہی گھوم کر رہ گیا تھا۔ مہرماہ بیگم نے اُسے کہا تھا کہ وہ اپنے والدین پر یقین کرتی ہیں تو اس نکاح کے لیے ہاں کر دے۔

میرال نے پہلے لڑکے کے بارے میں پُوچھا لیکن مہرماہ بیگم نے بتانے سے انکار کر دیا۔(اذلان نے سبھی لوگوں کو منع کیا تھا کہ وہ میرال کو اسکے بارے میں نا بتائیں)۔

وہ مارے صدمے کے پاگل ہو رہی تھی ۔ اُسے لگ رہا تھا کہ اُسکا نکاح عازم کے ساتھ طے ہوا ہے ۔ کیونکہ اس دن سیڑھیوں پر اُسنے عازم کی دھمکی سن لی تھی ۔

دفعتاً کمرے کا دروازہ نوک ہوا ، کسی نے اندر آنے کی اجازت مانگی ۔

میرال نے پہلے اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا ۔ وہ آواز سے پہچان گئی تھی کہ باہر کون تھا .

میرال نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے ہی کھڑا تھا ۔ سفید سلوار کمیز پر مہندی رنگ کا وسکوٹ پہنے ، ہمیشہ کی طرح وہ آج بھی ہینڈسم لگ رہا تھا ۔ لیکن سامنے میرال تھی اُسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا ۔

"کیا ہے" کیوں آئے ہیں آپ یہاں ؟؟ میرال کا موڈ ٹھیک نہیں تھا اس لیے اُسنے بے رکھی کی ساری حد پار کر دی ۔

کُچھ کام ہیں ' اس لیے ہی آیا ہوں یہاں ۔۔ سامنے بھی اذلان تھا ۔

کیسا کام ؟؟ میرال نے اُسی لہجے میں کہا ۔

مُجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے اگر آپ اجازت دے تو کیا میں اندر آکر بات کر لو ؟؟

لیکن مُجھے کوئی بات نہیں سنی ، ویسے ہی موڈ ٹھیک نہیں ، اب جائے آپ یہا سے ۔

وہ دروازہ بند کرنے لگی تھی کہ اذلان کی سنجیدہ آواز اُسکے کانوں میں پڑی

"رنزہ آپی کی زندگی کا سوال ہے" اب بھی آپ کو نہیں سُنی ؟؟ تو کوئی بات نہیں ۔ اور وہ کہہ کر مڑنے لگا ۔

میری بات سنے آپ اندر آئے اور کیا بات ہے ؟؟ میرال نے فوراً اپنا لہجہ بدلا اور بہت آرام سے اذلان کو اندر کمرے میں آنے کی اجازت دے دی ۔

نہیں اب آپ رہنے ہی دے جو کرنا ہے میں خود سے کر لونگا۔ اذلان آگے بڑھے لگا۔

اذلان "۔۔ میرال نے بس اُسکا نام لیا اور وہ پگھل گیا یہ دل بھی نا کیا کرے اُسکا اذلان نے من میں سوچا۔

اذلان کمرے میں داخل ہوا میرال بیڈ پر بیٹھ گئی اور وہ صوفے پر۔

اب بولے بھی کیا بات ہے ؟؟ میرال نے جھنجھلا کر کہا۔

میں جو بات کرنے جا رہا ہوں اُسے تحمل کے ساتھ سنے۔ اور اس بات کو آپ نے بس خود تک ہی محدود رکھنی ہے جب تک میں نہ کہو کسی کو بھی نہیں پتا چلنا چاہئے۔

یہ آپ کا جو کزن ہے زیام وہ ایک نمبر کا فراڈ اور مکار انسان ہیں۔ میری ملاقات اُس سے امریکہ میں ایک پارٹی میں ہوئی تھی۔

اور سب سے بڑی بات وہ پہلے سے شادی شدہ ہے اور اُسکا ایک بیٹا بھی ہیں ۔

میں خود اُسکے بیوی اور بچے سے ملا ہوں ۔

میرال ششرر سی اذلان کی باتیں سُن رہی تھی ۔

میں ابھی جاکر سبھی کو بتاتی ہوں ۔ میرال غصّے سے باہر جانے کے لیے اُٹھی ۔

میرال میری بات سنئے آپ اذلان نے اُسے روک دیا ۔

آپ کو لگتا ہے آپ نیچے جاکر سبھی کو بتائیں گی اور زیام کُچھ نہیں کہے گا اور سبھی لوگوں کو آپکی بات ماننے دیگا ۔

اب کیا کرے ؟؟ میرا دماغ پھٹنے والا ہے ۔ مُجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے ۔

میرال کو اب رونا آرہا تھا ۔

میرال میری طرف دیکھے میں هوں نہ میں سب کچھ ٹھیک کردونگا.

آپ کو مُجھ پر یقین ہے نہ ؟؟ اذلان نے میرال سے سوال کیا ۔

اور میرال نے ہاں میں سرہلا دیا.

جسے دیکھ کر اذلان خوش ہو گیا ۔کہ کم سے کم وہ اس پر یقین تو کرتی ہیں ۔

اب جیسا میں کہہ رہا ہوں آپ ویسا ہی کرے ، اذلان نے میرال کو سارا پلان سمجھا دیا ۔ میرے واپس آنے تک آپ کو کُچھ بھی کر کے یہ نکاح ہونے سے روکنا ہے ۔۔

اب میں چلتا ہوں ۔۔ اذلان کمرے سے نکلنے لگا تو پیچھے سے میرال کی آواز آئی۔

" اپنا خیال رکھئے گا اور وقت پر واپس آجانا".

اذلان وہاں سے چلا گیا ۔

●●●●●●●●●●●

میرال تم تیار نہیں ہوئی ابھی تک ؟؟ مہرماہ بیگم میرال کے کمرے میں داخل ہوئی تب میرال دونوں ہاتھوں میں سر گرائے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی ۔

کیا ہو گیا میرا بچا تم ٹھیک نہیں لگ رہی مُجھے ؟؟

مہرماہ بیگم نے فکرمند لہجے میں کہا ۔

ماما میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے آپ پلیز کُچھ کرے مُجھے نہیں جانا نیچے ۔

میرال کا بالکل دل نہیں تھا نیچے جانے کا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ ذیام کو اس پر شک ہو کیونکہ اگر ذیام اُسکے سامنے آجاتا تو وہ اُسکا خون کر دیتی ۔

اچھا بابا تم آرام کرو کہی بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں میں نے سبھی کو سمجھا دینا ہے۔ کہ کوئی تمہیں ڈسٹرب بھی نہ کریں ۔

مہرماہ بیگم بیٹی کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

YOU ARE THE BEST MAMA IN THIS , I LOVE YOU MAMA"

."WORLD

میرال نے مہرماہ بیگم کو گلے سے لگاتے ہوئے پیار سے کہا۔

." MY PRINCESS , I LOVE YOU TWO"

اور مہرماہ بیگم کمرے سے باہر نکل گئی۔

NOVEL HUT

●●●●●●●●●●●

رنزہ اسٹیج پر بیٹھی ہوئی تھی اور اُسکے ساتھ زیام بھی تھا۔

اذلان اور میرال کہا ہیں ؟؟ واحد علی نے مہرماہ بیگم سے پُوچھا۔

وہ بابا میرال کی طبیعت اچانک سے خراب ہو گئی تھی تو وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی ہیں ۔ مہرماہ بیگم نے میرال کے بارے میں بتایا ۔

کیا ہم ابھی جا کر دیکھتے ہیں ۔۔ سعیدہ بیگم اور واحد علی کے ساتھ سبھی نے ایک ساتھ کہا ۔

"نہیں اُسنے منع کیا ہے کہ کوئی بھی اُسے ڈسٹرب نا کریں وہ کُچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہیں "۔

"ٹھیک ہے بھئی کوئی بھی نہیں جانا اُسکے کمرے میں آرام کرنے دو میری پوتی کو ". سعیدہ بیگم نے اپنا فیصلہ سنایا ۔

اذلان وہ کہاں ہے ؟؟

اذلان کو کُچھ کام تھا ۔ اس لیے وہ شہر گیا ہے ۔ سجاد حیدر نے اذلان کے متعلق خبر دی ۔

بھئی ایسا بھی کیا کام تھا کہ اپنی مہندی میں ہی نہیں شامل ؟؟ آپ لوگوں نے لڑکے سے رضامندی تو لی تھی نا شادی کے لیے ۔ زاہرہ بیگم نے تنز کیا ۔

یہ آپ کیسی باتیں کر رہی ہے ۔ مہرماہ بیگم نے فوراً سے ٹوکا ۔

یہ نکاح لڑکے کی مرضی سے ہو رہا ہے آخر محبت ہی اتنی ذیادہ کرتا ہے میری بیٹی سے مہرماہ بیگم نے اذلان کی طرفداری کی ۔ کیونکہ رنزہ نے اذلان اور۔ میرال کی ساری باتیں مہرماہ بیگم کو بتا دی تھی۔جِسے سُنکر اُنکی آنکھوں میں آنسو بھر گیا کہ کوئی انسان اتنی محبت کیسے کر سکتا ہے کسی سے اُنہیں تو اپنی بیٹی کی قسمت پر رشک ھوا تھا کہ اُسے انتا محبت کرنے والا انسان ملا ۔

جِسے سُنکر سبھی لوگ شاک میں تھے ۔

یہ کیا بات کر رہی ہے بہو ۔ سعیدہ بیگم بہو کی بات سمجھ نہیں آئی اس لیے انہیں ٹوکا ۔

ارے اماّ اذلان نے مُجھے بتایا کہ اُسے میرال بہت پسند ھے اور وہ اُس سے شادی کرنا چاہتا ہے اور مُجھے نہیں لگتا اس میں کوئی غلط بات ہے۔
ہمان کو مہرماہ بیگم کی سوچ بہت اچھی لگی۔

ہمان نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ بنایا اور سبھی سے معزرت کر کے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ کیونکہ اُسے رنزہ کو زیام کے ساتھ دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی۔
وہ اوپر سے جتنا بولے کے وہ رنزہ کے لیے خوش ہیں۔ لیکن دل کا کیا کریں۔ اُس میں تو تکلیف ہو رہی تھی اپنی محبت کو کسی اور کہ ہوتا دیکھنا یہ ہمان سے نہیں ہو رہا تھا۔
مہندی کا فنکشن ختم ہو گیا تھا اور سبھی لوگ اپنے کمرے میں جا چکیں تھے۔

NOVEL HUT

میرال اپنے کمرے سے چپ چاپ باہر نکلی اُسے پتا تھا اس وقت کوئی بھی باہر موجود نہیں ہوگا۔ و دھیرے دھیرے سیڑھیوں سے اُتر رہی تھی کہ اچانک کسی نے اُسے جور سے دھکا دیا جسکی وجہ سے وہ اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور سیدھے نیچے گرتی چلے گئی۔ آنکھ بند ہونے سے پہلے اُس نے دھکا دینے والے کا چہرہ دیکھ لیا تھا اور اُسکے آنکھ میں بے یقینی تھی۔

بڑے۔۔۔پا۔۔۔پا۔۔۔ میرال نے آخری لفظ توڑ توڑ کر ادا کی کوشش کی اور پھر اُسکی آنکھیں بند ہو گئی۔

ہمان بیچ فنکشن سے چلا گیا تھا۔ لیکن بھوک لگنے کی وجہ سے کچن میں کُچھ کھانے کے غرض سے آرہا تھا۔

میرال کو نیچے خون میں لت پت پڑا ہوا دیکھ کر فوراً اُسکی طرف بھاگا۔

میرال ۔۔۔۔ تم ۔۔یہ ۔۔کیسے ۔۔۔ ہوا ۔۔ میرال ۔۔۔آنکھیں ۔۔۔کھولو ۔۔۔۔کوئی ہے ۔۔۔۔۔ ہمان زور زور سے چلا رہا تھا ۔

سبھی لوگ اپنے کمروں سے بھاگتے ہوئے آئے ۔۔

کیا ہوا میرال ۔۔۔۔میری بیٹی ۔۔کو کیا ہوا ۔۔۔بولوں ہمان ۔۔۔۔

برہان علی پاگلوں کے طرح چینخ رہے تھے ۔

انکل پہلے میرال کو ہسپتال لیکر چلتے ہیں بعد میں بات کرینگے ۔۔

ہمان نے میرال کو اُٹھایا اور جلدی سے گاڑی کی طرف بھاگا ۔

میرال کو پیچھے لیکر مہرماہ بیگم اور رنزہ بیٹھ گئی ،

برھان علی سامنے بیٹھ گئے ۔اور ہمان گاڑی ڈرائیو کرنے لگا ۔

ہمان جلدی سے گاڑی ڈرائیو کر کے ہسپتال پُہنچا ، میرال کو آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا ۔

باقی کے گھر والے بھی آ گئے۔

یہ سب کیسے ہوا بیٹا ؟؟ سجاد حیدر نے ہمان سے پہلا سوال کیا۔ سبھی لوگ ہمان کی طرف دیکھنے لگے۔

ہمان نے اُنہیں ساری بات بتا دی جو اُس نے دیکھی۔

رنزہ اور مہرماہ بیگم کا رو رو کر بُرا حال ہو رہا تھا۔ عزیمہ بیگم اُن لوگوں کو سنبھالے ہوئے تھی۔ وہ بھی مسلسل روئے جا رہی تھی۔

برہان علی اور سجاد حیدر ڈاکٹر سے بات کر رہے تھے۔

باعث علی بھی زیام اور عازم کے ساتھ وہی آ گئے تھے۔

سعیدہ بیگم، واحد علی گھر پر ہی تھے۔ زاہرہ بیگم اور منال اُن دونوں کے ساتھ گھر پر ہی تھے۔

سعیدہ بیگم کے ساتھ ساتھ باقی لوگ بھی دعاء کر رہے تھے۔

ہمان مُسلسل اذلان کو کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اذلان کا فون بند جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد ڈاکٹر باہر آئی، سبھی لوگ فوراً ڈاکٹر کے پاس بھاگے۔

ڈاکٹر کیسی ہے میری بیٹی؟؟ برہان علی نے پہلا سوال کیا۔

دیکھے پیشنٹ کی حالت ٹھیک نہیں ہے ہم کوشش کر رہے ہیں آپ لوگ دعا کریں۔

ڈاکٹر کے جاتے ہی مہرماہ بیگم بیہوش ہو گئی۔

ماما، رنزہ مہرماہ بیگم کو اُٹھانے کی کوشش کرنے لگی۔

بابا دیکھے ماما کو کیا ہو گیا۔۔ رنزہ زور زور سے رہنے لگی۔

مہرماہ بیگم کو ایمرجنسی میں روم میں شفت کر دیا گیا۔ میرال کی حالت کا سُنکر وہ بیہوش ہو گئی تھی۔

رنزہ وہی کے ایک کمرے میں جہاں سبھی لوگ نماز پڑھتے تھے، مصلح بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔ عزیمہ بیگم بھی اُسکے ساتھ تھی۔

برہان علی اور سجاد حیدر کے ساتھ باعث علی بھی پاس کی مسجد میں چلے گئے۔

ہمان، زیام اور عازم وہی آپریشن تھیٹر کے باہر بینچ پر بیٹھ گئے۔

ہمان ابھی بھی اذلان کو کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن اُسکا فون اب بھی بند جا رہا تھا۔

ہمان نے دونوں ہاتھوں کو دعا کے لیے اُٹھایا،

"اللہ پاک میرال کو ٹھیک کر دے، وہ بہت اچھی ہے، اذلان جہاں بھی ہے اُسے اپنے حفظ و امان میں رکھ، اُسے صحیح سلامت واپس بھیج دیں۔

اللہ پاک سب ٹھیک کر دے آپکی مرضی کے بغیر تو ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا،

اللہ پاک میری دعا قبول کر لے۔ آمین۔

ڈاکٹر باہر آگئی ہمان اور باقی دونوں بھی ڈاکٹر کے پاس بھاگے ۔

دیکھے آپکی پیشنٹ اب خطرے سے باہر ھے ، لیکن پتا نہیں کیوں اُنہیں ہوس نہیں آرہا ۔

کیا مطلب ڈاکٹر ہوس نہیں ارہا

؟؟ آپ نے تو کہا وہ خطرے سے باہر ھے ۔

ہمیں بھی کُچھ سمجھ نہیں آرہا اگر چوبیس گھنٹوں کے اندر اُنہیں ہوس نہیں آیا تو پھر ہم بھی کُچھ نہیں کر سکتے ۔

وہ پہلے بھی کوما میں جا چکی ہے ایک بار ہمیں شک ھے کہ وہ پھر سے کومہ میں جا سکتی ھے ۔

برہان علی جو سجاد اور باعث علی کے ساتھ واپس آرہے تھے ڈاکٹر کی بات سُنکر برہان علی وہی گر گئے ۔

سجاد حیدر اور باعث علی نے اُنکو سنبھالا۔ہمان ، زیام اور عازم بھی اُن لوگ کے پاس آ گئے۔

یہ کیا ہو گیا میری بچی کے ساتھ برہان علی رو رہے تھے۔اپنی جوان بیٹی کی حالت کو دیکھ کر۔

برہان یار سمبھال خود کو اللہ پاک سب بہتر کریں گا۔تو ہمت مت ہار ڈاکٹر نے کہا نا ابھی ہمارے پاس چوبیس گھنٹوں کا وقت ہیں۔ ہم دعاء کرینگے اور دعاؤں میں بہت طاقت ھوتی ھیں۔

زیام اور عازم تم چاچو کو لیکر گھر چلے جاؤ ہم لوگ یہاں ہیں۔ سجاد حیدر نے دونوں بھائی کو کہا۔

نہیں " مُجھے کہی نہیں جانا" برہان علی نے گھر جانے سے منع کر دیا۔

دیکھ یار سب لوگ یہاں نہیں رہ سکتے تو بات کو سمجھ ۔ سجاد حیدر نے برہان کو سمجھانے کی کوشش کی ۔

لیکن وہ نہیں مانے ۔

مہر ماہ بیگم کو بھی ہوش آگیا تھا۔ ہوش میں آتے ہی انہوں نے پہلے میرال کے بارے میں پُوچھا تھا ۔ سجاد حیدر نے اُنہیں بتا دیا تھا کہ میرال اب خطرے سے باہر ھے ۔

سجاد حیدر نے رنزہ ، مہر ماہ علی ، عزیمہ بیگم ، باعث علی کو زیام اور عازم کے ساتھ گھر بھیج دیا تھا ۔

اب وہاں ہمان ، سجاد حیدر اور برہان علی تھے ۔

اذلان جو شہر آیا ہوا تھا زیام کے خلاف ثبوت اکھٹا کرنے اُسے اچانک سے بہت عجیب محسوس ہونے لگا ۔ اُسنے ہمان کو فون کرنے کے لیے موبائل نکالا

لیکن فون میں چارج نہیں تھا۔ اُسنے اپنے فون کو چارجنگ پر لگایا۔موبائل آن ہوتے ہی اُس میں ہمان کے پچاس مس کالز دیکھے۔ اُسے کُچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تو اُسنے فوراً ہمان کو کال کی جو ہمان نے ایک رنگ پر ہی اُٹھا لی۔

کیا بات ہے بھائی سب خیریت سے تو ہے نا؟؟ اذلان نے فوراً سوال کیا۔

تو کہا ہے اور میں کب سے تُجھے کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن مسلسل تیرا نمبر آف بتا رہا تھا۔

دوسری طرف سے ہمان نے غصّے سے اذلان کو سُنایا۔۔

"کیا ہو گیا بھائی سب ٹھیک تو ہے نا اور میرال وہ ٹھیک تو ہے نا" اذلان کو پہلے ہی کُچھ عجیب محسوس ہو رہا تھا۔ اور ہمان کی باتیں سُن کر وہ اور زیادہ پریشان ہو گیا۔

دوسری طرف سے ہمان نے اذلان کو میرال کے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں بتایا۔اور اُسے فوراً ہسپتال آنے کے لیے کہا۔ فون کٹ کر دیا۔ اذلان ششدر سا ہمان کی باتیں سُن رہا تھا۔ فون رکھنے کے بعد وہ سب کچھ چھوڑ کر گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی ہسپتال کی طرف بڑھا دی۔

اذلان اتنی زیادہ تیز رفتاری سے گاڑی چلا رہا تھا کے دو بار اُسکے ساتھ حادثہ ہوتے ہوئے بچا۔

دو گھنٹے کے سفر کو اُسنے ایک گھنٹے میں طے کیا اور بھاگتا ہوا ہسپتال کے اندر داخل ہوا۔

وہ ہر شئے سے بیگانہ دیوانوں کی طرح بھاگ رہا تھا۔ کے اچانک کسی کسی سے ٹکرا کر نیچے گر گیا اور اُسکے سر میں چوٹ بھی لگ گئی جہاں سے خون نکلے لگا۔

لیکن وہ سبھی چیزوں کو نظر انداز کرتا ہوا آئی سی یو کے پاس جاکر روکا ۔جہاں ہمان بیٹھا ہوا تھا ۔

بھائی ۔۔ میرال ۔۔کہا ۔ہے ۔ اذلان یہ کیا ہوا تیرے سر سے تو خون بہہ رہا ہے ۔ ہمان کو اذلان کی حلت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی ۔

بھائی میرال۔

ہمان نے اُسے اشارے بتایا اور وہ کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔

NOVEL HUT

●●●●●●●●●●●

قسط:-10

دیکھتے ہی دیکھتے وقت گزر گیا اور اذلان ایک بار بھی واپس یونی نہیں آیا میرال سے ملنے ۔ میرال کے ایگزیمز شروع ہو گئے تھے ۔ اُسے اذلان کی بہت یاد آتی لیکن اُسے سمجھ نہیں آتا کہ وہ اذلان کو کیو یاد کرتی ۔

میرال کا آج آخری امتحان تھا ۔ وہ پیپر لکھنے کے بعد یونی کے میدان میں بیٹھی ہوئی تھی ۔ اُسکی ساری دوست بھی جا چُکی تھی ۔ میرال کو یقین تھا کہ اذلان آج اُس سے مِلنے ضرور آئیگا ۔

میرال اپنی سوچو میں گُم تھی جب اُسکا موبائیل بجنے لگا ۔

میرال نے دیکھا تو نمبر رنزہ کا تھا ۔

ہیلو ، میرال نے فون کو کان سے لگایا ۔۔۔

دوسری طرف رنزہ رو رہی تھی اور اُسے بتا رہی تھی کہ اُن کے بابا کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ھے۔ اور وہ لوگ ہاسپٹل میں ہے۔میرال کو بھی وہی آنے کو کہا اور فون کٹ گیا۔

میرال کا حال ایسا تھا کے کاٹو تو بدن میں لہُو نہیں۔

میرال نے اپنا سامان اُٹھایا اور جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی اور ڈرائیور کو ہاسپٹل جانے کا کہہ دیا۔

وہ جیسے ہی ہسپتال پہنچی تو رنزہ اور مہرماہ بیگم وہی تھی۔

واحد علی اور باعث علی ڈاکٹر سے بات کر رہے تھے۔

ماما، میرال بھاگ کر مہرماہ بیگم کے گلے لگ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

۔

ماما یہ سب کیسے ہوا ؟؟ میرال کو رونے کی وجہ سے ہچکیاں بندھ گئی تھی ۔ وہ با مُشکل بات کر پا رہی تھی ۔

پتا نہیں ، ہمیں بھی کال آئی کے برہان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے ہم لوگوں کو فوراً ہسپتال آنے کو کہا ۔

مہر ماہ بیگم نے روتے ہوئے بتایا ۔

ڈاکٹر باہر آ گئے جنہیں دیکھ کر سبھی ڈاکٹر کے پاس گئے ۔

دیکھے آپکے پیشنٹ کی حالت بہت کریٹیکل ہے ہم لوگوں نے بہت کوشش کی لیکن ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا ۔ ڈاکٹر کی بات سُنکر سبھی لوگ بری طرح ڈر گئے ۔

مہر ماہ بیگم اور زور سے رونے لگی ۔

ماما دیکھے بابا کو کُچھ نہیں ہوگا آپ اللہ پاک پر یقین کریں ۔

میرال نے روتے ہوئے کہا۔

دوپہر سے شام ہو گیا وہ لوگ وہی بیٹھے ہوئے تھے۔

کُچھ دیر پہلے ڈاکٹر نے کہا کہ اب برہان صاحب کی حالت میں سدھار آرہا ہے۔

سبھی لوگوں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

ماما میں شکرانہ کے نفل نماز ادا کرکے آتی ہوں۔ میرال نے وہاں سے اٹھتے ہوئے مہرماہ بیگم کو بتاتا اور وہاں سے وضو کرنے کے لیے چلے گئی۔

میرال وضو کرنے کے لیے جا رہی تھی کہ اُسے ایک کمرے سے باعث علی کی آواز سنائی دی تو میرال اُس کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

بیوقوف ایک کام کا نہیں ہے تو۔باعث علی عازم پر چلا رہے تھے۔

میرال اُنکی بات سُنکر دروازے کے پاس ہی کھڑی ہو گئی۔

لیکن بابا میرا کیا قصور میں نے تو چاچو کی گاڑی کو بہت زوردار ٹکر ماری اور ایکسیڈنٹ بہت بھیانک تھا لیکن پھر بھی وہ بچ گئے۔

عازم نے افسوس سے کہا۔

بابا آپ ایک بات بتائے آپ چاچو کو مارنا کیو چاہتے تھے۔ عازم نے تجسس کے ساتھ سوال کیا۔

مارنا چاہتا تھا نہیں بلکہ مارنا چاہتا ہوں۔ باعث علی کی باتوں سے صاف جھلک رہا تھا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی سے کس حد تک نفرت کرتے ہیں۔

میرال باہر بے یقین سی اُن دونوں کی باتیں سُن رہی تھی۔

ماضی

میں جب پیدا ہوا تھا۔گھر میں سبھی لوگ مُجھے بہت پیار کرتے تھے سبھی کا میں لاڈلا تھا۔ لیکن جیسے ہی برہان پیدا ہوا وہ سبھی لوگوں کا چہیتا ہو گیا۔ میری

عزت گھر میں کم ہی گئی ۔ میں ہر چیز میں اچھا تھا پڑھائی ہو یا پھر کھیل میں ہمیشہ ہر چیز میں اول نمبر پر آتا تھا ۔ وہی برہان ہم چیز میں مُجھ سے کم تھا ۔ لیکن پھر بھی سبھی لوگ اُسے بڑھاوا دیتے تھے ۔

جب میری پڑھائی مکمل ہو گئی تو میں نے بابا کا بزنس جوان کر لیا ۔ میری وجہ سے بزنس آسمان کی بلندیوں تک پہنچ گیا ۔ لیکن جیسے ہی برہان نے بزنس جوان کیا بابا نے مُجھ سے سب لیکر برہان کو دے دیا ۔ پھر بھی میں ہار نہیں مانا ۔ لیکن بس تو تب ہوئی جب زاہرہ کا رشتا برہان کے ساتھ طے کر دیا گیا ۔ جبکہ میں محبت کرتا تھا اُس سے وہ ہماری پھوپھو کی بیٹی تھی ۔ میرے لیے بابا نے کوئی اور رشتا دیکھا ہوا تھا لیکن میں نے منع کر دیا کے مُجھے ابھی شادی نہیں کرنی ۔

گھر میں برہان کی شادی کی تیاری زور سور سے ہی رہی تھی ۔ ایک دن برہان مہرماہ سے نکاح کرکے آگیا ۔ بابا اُس سے بہت ناراض ہو گئے تھے ۔ اُنہوں نے اُس سے بات کرنا بند کر دیا تھا ۔ پھر بابا نے مُجھے زاہرہ سے شادی کرنے کو کہا ۔ میں تو بہت خوش ہو گیا تھا ۔ پھر میری شادی زاہرہ سے ہو گئی ۔ سب کچھ اچھا جا رہا تھا ۔ برہان نے بابا کو اپنی اور مہرماہ کے بارے میں بتایا کہ کن حالتوں میں اُسے مہرماہ سے نکاح کرنا پڑا ۔ بابا بھی مان گئے آخر کتنے دونوں تک و اپنے لاڈلے بیٹے سے ناراض رہتے ۔

وقت گزرتا گیا ۔ ایک دن میں آفس سے گھر جلدی آگیا تو مجھے زاہرہ اور برہان دیکھے دونوں باتیں کر رہے تھے میں اُنکے پاس جاتا کے میں نے زاہرہ کو کہتے ہوئے سنا کے وہ برہان سے محبت کرتی تھی برہان نے اُس کے ساتھ ایسا کیو کیا ۔

برہان اُسے کیا کہہ رہا تھا مُجھے کُچھ سنائی نہیں دیا مُجھے بس اتنا پتا تھا کے جس عورت کو میں نے اتنا زیادہ چاہا و بھی برہان کو پسند کرتی تھی ۔

اُس دِن میں نے ٹھان لیا کے میں برہان سے اُسکا سب کُچھ چھین لونگا ۔

میں نے اُسکا بزنس برباد کر دیا لیکن پھر بھی وہ نہیں ٹوٹا اُسنے پھر سے سب کُچھ بنا لیا ۔

میں نے بہت بار کوشش کی اُسے جان سے مارنے کے لیے لیکن و بار بار بچ گیا

۔

حال

لیکن اس بار بھی مُجھے وہ ختم چاہیئے اس کے لیے تُجھ سے جو ہو تو وہ کر اور اُسے ختم کر دے ۔

اتنا زیادہ بولنے کے وجہ سے باعث علی کا گلا سکھ گیا وہ پانی پینے لگے ۔

NOVEL HUT

میرال باہر بغیر آواز کے رو رہی تھی ۔ اُسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ اُسکے بڑے پاپا جِسے وہ اتنا پیار کرتی ہیں وہ اس قدر نفرت کرتے ہیں اُسکے بابا سے ۔

میم آپ کو کُچھ چاہیئے ایک نرس نے میرال کو باہر کھڑا دیکھ کر کہا ۔

باعث علی اور زیام باہر سے آتی آواز سُنکر فوراً باہر نکل گئے اور میرال کو وہاں کھڑا دیکھ کر شاک ہو گئے۔

نہیں مُجھے کُچھ نہیں چاہیئے میرال نے نرس سے کہا اور نرس چلی گئ ۔

میرال جِسے ہی پیچھے مڑی سامنے ہی دونوں کھڑے تھے ۔

میرال بیٹا آپ یہاں کیا کر رہے ہو ۔ باعث علی نے پیار سے میرال کو پُکارا ۔

بس بہت ہو گیا آپکا ناٹک میں نے آپ لوگوں کی ساری بات سُن لی ھے ۔

میرال نے غصّے سے باعث علی کی بات کاٹی ۔

میں ابھی جاکر ماما کو بتاتی ہوں آپ کتنے ذیادہ بُرے ہوں ۔ میرال اتنا کہہ کر مڑی ہی تھی کہ زیام نے میرال کے سر میں کسی چیز سے مارا اور وہ وہی بیہوش ہو گئی ۔

اب اُسکا کیا کریں اگر اس نے اپنا منھ کھول دیا تو ہم دونوں برباد ہو جائینگے ۔ زیام نے فکرِ مندی سے کہا ۔۔

اس کی نوبت ہی نہیں آئے گی باپ نہیں تو بیٹی ہی صحیح باعث علی کی آنکھوں میں عجیب ہی چمک نظر آرہی تھی جیسے کُچھ جیتنے کے بعد آتی ہیں ۔

لیکن بابا آپ کیا کرینگے ۔زیام کو باعث علی کی بات سمجھ نہیں آئی ۔

پہلے اسے اُٹھا اور اسکے گاڑی میں ڈال باعث علی نے ژیام کو اپنا پلان بتایا ۔

میرال نیم بیہوش تھی اس لیے وہ دونوں کی بات سن سکتی تھی ۔ زیام نے

میرال کی گاڑی کو بیچ سڑک پر روک دیا اور خود گاڑی سے اتر گیا۔ میرال کو اٹھا کر اُس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا دیا۔

زیام کُچھ فاصلے پر جا کر کھڑا ہو گیا۔ کُچھ وقت گزرا میرال کو ہوس آنے لگا اس سے پہلے وہ کُچھ کرتی سامنے سے ایک ٹرک نے اُسکی گاڑی کو زوردار ٹکر ماری جسکی وجہ اُسکا ایک بھیانک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ اس وجہ سے ہی وہ کومہ میں چلی گئی تھی۔

NOVEL HUT

●●●●●●●●●●●

اذلان جب میرال کو دیکھنے کے لیے آئی سی یو میں آیا تو اُسنے کمرے کی لائٹس کم کر دی وہ جانتا تھا کہ میرال پردہ کرتی ہے اور وہ ایسے ہی میرال کو دیکھ نہیں سکتا۔

کمرے میں روشنی تھی لیکن میرال کا چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔ اذلان میرال کے پاس ایک چیئر میں بیٹھ گیا۔

میرال۔۔۔۔ اذلان رو رہا تھا۔رونے کی وجہ سے اُسکی ہچکیاں بندھ گئی تھی۔ اُسے کُچھ بولا نہیں جا رہا تھا۔ "میرال یار تم ایسا نہیں کر سکتی میرے ساتھ میں نے پانچ سال تمہارا اِنتظار کیا۔ اب جب سب صحیح ہونے والا تھا تم پھر سے۔۔۔۔۔

نہیں یار اس بار مُجھ سے یہ برداشت نہیں ہوگا تم ایسا مت کرو یار میرے ساتھ میں مر جاؤنگا تمہارے بغیر۔۔

پلیزیار ہوش میں آجاؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوئی میں تمہیں چھوڑ کر کہی نہیں

جاؤنگا یار" ۔۔

اذلان ۔۔

ہمان کمرے میں آیا اور اذلان کو اُٹھا کر باہر لے گیا۔

اذلان ہمان کے گلے لگ کر رو رہا تھا۔ بھائی میں نے اُسے ایک بار کھویا تھا یار

اب اس بار بھی نہیں میں مر جاؤنگا اُسکے بغیر۔۔

بچے ایسا نہیں کہتے اللہ پاک پر بھروسہ رکھ وہ سب ٹھیک کر دے گا۔

ہمان اذلان کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

تم دعاء کرو بچے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ ہمان کی بات سُن کر اذلان نے اپنے

آنسو پوچھے اور اُٹھ کھڑا ہوا

کہا جا رہے ہو ؟؟ ہمان نے فکرمندی سے کہا۔

اپنے لیے زندگی مانگنے جا رہا ہوں اللہ پاک سے ۔ اذلان وہاں سے مسجد کے لیے نِکل گیا ۔

ہسپتال کے ساتھ والے مسجد میں اذلان داخل ہوا پہلے اُسنے وضو کیا اب اُسکے سر سے خون نکلنا بند ہو گیا تھا ۔

اذلان وہاں سے سیدھا نماز پڑھنے کے لیے آگیا ۔

نماز ادا کرنے کے بعد وہ سجدہ میں گر گیا اور بے آواز رونے لگا ۔ کبھی کبھی کُچھ کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی ۔ اللہ پاک تو دلوں کا حال جانتا ہے ۔

وہ اتنا ذیادہ رو رہا تھا کے اُسکی ہچکیاں بندھ گئی تھی ۔ لیکن پھر بھی اس نے سجدے سے سے نہیں اُٹھایا ۔

میرے مولا میری میرال کو ٹھیک کر دے ۔۔۔۔

سجاد حیدر اور برہان علی بھی وہی موجود تھے اُنہوں نے اذلان کو دیکھا تھا لیکن اذلان نے اُنہیں نہیں دیکھا۔
وہ دونوں اذلان کو دیکھ رہے تھے کہ وہ کیسے گڑگڑا کر اپنی محبت کے لیے دعا کر رہا تھا۔

●●●●●●●●●●●

میرال نے جیسے ہی اپنا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوئے دیکھا ایک زور دار چینخ کے ساتھ اُسکی آنکھ کھل گئی۔
ہمان باہر بیٹھا ہوا تھا جب ایک اُسے ایک چینخ سنائی

دی اور وہ بھاگتا ہوا میرال کے کمرے میں گیا۔

اُسکے پیچھے ڈاکٹر بھی اندر بڑھ گئ جو ابھی میرال کو دیکھنے کے لیے ہی آئ تھی۔

ہمان کو ڈاکٹرنی کمرے سے باہر نکالنے کو کہا اور خود میرال کی طرف بڑھ گئ۔

میرال کا سارا بدن پسینے سے بھرا ہوا تھا پہلے کُچھ دیر تو اُسے کُچھ سمجھ نہیں آیا

پھر دھیرے دھیرے اُسے سب یاد آگیا۔

میرال تم ٹھیک ہو اب کیسا محسوس کر رہی ہو؟؟

ڈاکٹر نے میرال سے سوال کیا۔

میرال نے کُچھ نہیں کہا بس ہاں میں سر ہلا دیا۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے ہم تمہارے گھر والوں کو اطلاع دی دیتے ہیں کے تم

اب ٹھیک ہو لیکن تم ابھی آرام کرو کیونکہ تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر میرال کو آرام کرنے کا کہنکر کمرے سے باہر نکل گئ۔

ہمان جو گھبرایا ہوا کھڑا تھا ڈاکٹر کے آتے ہی اُنکی طرف لپکا۔

ڈاکٹر میرال کیسی ہے ؟؟

جی اللہ پاک کا بہت کرم ہے وہ اب بلکل ٹھیک ہے۔ بس آرام کر رہی ہے ہم اُنہیں صبح تک دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ لوگ اُنسے مل سکتے ہیں۔

ڈاکٹر وہاں سے چلی گئی۔

ہمان ڈاکٹر کی بات سُن کر بہت خوش ہوگیا۔ وہ فوراً وہاں سے اذلان کے پاس بھاگا۔

اذلان ہمان نے مسجد میں داخل ہو کر اذلان کو پُکارا جو سجدے میں گرا رو رہا تھا ۔

NOVEL HUT

ازلان بچے میرال کو ہوش آگیا ۔اب وہ خطرے سے باہر ھے ۔ اللہ پاک نے تمہاری دعا قبول کر لی ۔

ہمان کی بات سُنکر ازلان نے سجدے سے سے اُٹھایا ۔

ہمان نے جیسے اُسے دیکھا تو اُسکا دل کٹ گیا رونے کی وجہ سے ازلان کی دونوں آنکھیں سرخ ہو گئی اور سوز گئی تھی ۔

ہمان نے اُسے پکڑ کر سینے سے لگایا ۔

بھائی آپ میرال کے پاس جائیں میں اللہ پاک کا شکر ادا کر کے آتا ہو ۔

ہمان وہاں سے اُٹھ گیا پھر اُسنے برہان علی اور سجاد حیدر کو بتایا میرال کے بارے میں ۔ وتینوں وہاں سے سیدھے ہاسپٹل چلے گئے ۔

میرال کمرے میں اکیلی تھی جب کوئی کمرے میں داخل ہوا جو بھی آیا تھا اُسے خبر نہیں تھی کے میرال کو ہوش آگیا ہے۔ اُسنے ایک تختہ اُٹھایا اور میرال کی طرف بڑھ گیا۔ اس سے پہلے وہ میرال کو مارتا میرال نے آنکھیں کھول دی۔

میرال کو پتا تھا کے وہ لوگ اُسے مارنے ضرور آئینگے۔

وہ پہلے سے ہی تیار تھی۔ ڈاکٹر میرال کو پہلے سے جانتی تھی کیونکہ وہی اُسکا علاج کرتی آرہی تھی اتنے سالوں سے۔

اس بار نہیں عازم بھائی۔ میرال نے ایک زوردار دھکا دیا جسکی وجہ سے عازم لڑکھڑاتا ہوا پیچھے گر گیا۔

اُس ہی وقت ہمان، سجاد حیدر اور برہان علی کمرے میں داخل ہوئے۔ ہمان نے کمرے کی لائٹس آن کر دی۔

میرال نے پاس پڑے دوپٹے سے خود کو ڈھانک لیا۔

عازم تم یہاں کیا کر رہے ہو ؟؟؟برہان علی نے اُس سے سوال کیا۔ اس سے پہلے کے وہ کوئی جواب دیتا میرال بولنے لگی۔

بابا یہ مُجھے یہاں جان سے مارنے کے لیے آئے تھے۔

میرال کی بات سُنکر وہاں موجود لوگ کو شاک میں تھے۔

کیا۔۔۔ اذلان جو ابھی ہی آیا تھا میرال کی آواز سُنکر آگے بڑھا اور عازم کو مارنا شروع کر دیا۔تیری اتنی ہمت تو نے میرال کو مارنا چاہا۔ اذلان پاگلوں کی طرح عازم کو مار رہا تھا۔

ہمان اور باقی دونوں لوگ اُسے روک رہے تھے۔ میرال آنکھیں بند لیے بیٹھی تھی۔

ہمان نے بہت مشکل سے اذلان کو پکڑا ہوا تھا۔عازم ادھ مرا پڑا تھا۔

میرال برہان علی سے لگ کر رو رہی تھی ۔ اور انہیں ساری بات بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ اُسے سب کُچھ یاد آگیا ہے ۔

وہاں کھڑے لوگ ششدر کھڑے تھے ۔ برہان علی کو جیسے کُچھ خیال نہیں آ رہا تھا کہ جس بھائی کو اُنھوں نے اتنا مانا اُنھوں نے اُنکی بیٹی کی جان لینے کی کوشش کی ۔ اور اُنہیں بھی مارنا چاہا ۔

ہمان اور سجاد حیدر تو شاک میں تھے ۔ اذلان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک ایک کو جان سے مار دے جس نے اُسکی میرال کو تکلیف دیا ۔

میں بھی آپ لوگوں کو کُچھ بتانا چاہتا ہوں ۔ اذلان نے زیام کی سچائی بھی سبھی کو بتا دیا کے وہ پہلے سے شادی شدہ ہے اور اُسکا ایک بچا بھی ہیں ۔

اذلان کی باتیں سُنکر برہان علی کو صدمہ لگ گیا ۔

ہاں بابا اذلان نے مُجھے پہلے ہی بتایا تھا ۔ وہ تو ثبوت لینے کے لیے گئے تھے ۔

اذلان آپ کو ثبوت ملا ؟؟ میرال نے جیسے ہی اذلان کی طرف دیکھا تو اذلان نے آنکھیں چرا لی ۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ میرال اُسکی آنکھیں دیکھے ۔

لیکن میرال نے اُسکی آنکھیں دیکھ لی تھی اور میرال کو بہت تکلیف ہوئی تھی ۔

نہیں بیٹا تمہیں ثبوت دکھانے کی کوئی ضرورت نہیں مُجھے تم پر یقین ہے ۔برہان علی میرال سے الگ ہوتے ہوئے کہا ۔

اب ہم کیا کرینگے ؟؟ ہمان نے سوال کیا ۔

"آپکی شادی وہ بھی رنزہ آپی کے ساتھ" ۔ اذلان نے خوش ہوکر کہا ۔

یہ تم کیا بول رہے ہو برخوردار ؟؟ سجاد حیدر کو اذلان کی بات کُچھ سمجھ نہیں آئی ۔

ہمان نے اشارے سے اُسے کُچھ بھی کہنے سے منع کیا ۔

وہ بابا بھائی کو رنزہ آپی پسند ہے وہ تو آپ کو بتانے والے تھے لیکن اُسے پہلے ہی آپ لوگوں نے بتایا کہ رنزہ آپی کا نکاح ہے۔ اذلان نے مایوسی سے کہا۔

انکل آپکو تو کوئی اعتراض نہیں ہے نا؟؟ اذلان نے برہان علی کو پُکارا۔

ہمان بس سر جھکائے کھڑا تھا۔ ''نہیں بیٹا یہ تو بہت اچھی بات ہے مُجھے کوئی اعتراض نہیں۔برہان عل نے خوشدلی سے کہا اور سبھی لوگ خوش ہو گئے۔

میری بات دھیان سے سنے آپ لوگ اذلان نے سبھی کو مخاطب کیا۔ ابھی ہم گھر میں کسی کو کُچھ بھی نہیں بتانا ہے۔ نہیں تو وہ لوگ بھی چوکنا ہو جائینگے۔

ہم کسی کو یہ بھی نہیں بتائیں گے کہ میرال کی یاداشت واپس آگئی ہے۔

اُنہیں یہی لگنا چاہئے کے ہم اُنکے بارے میں لاعلم ہیں۔

جیسے چل رہا ہے ویسے ہی چلنے دے۔

NOVEL HUT

انکل آپ پلیز نکاح کل کی جگہ دو دن بعد کا رکھ دے ۔اس بیچ میں خود امریکہ جاکر زیام کی بیوی اور بیٹے کو لیکر آجانا ہے ۔

ویسے بھی نکاح کل نہیں ہو سکتا میرال کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور تم بھی جا رہے ہو پھر میرال کا نکاح کس سے ہوگا جب دولہا ہی موجود نہ ہو ۔

اور کسی کو پتا بھی ہے کہ تم یہاں آئے تھے ۔ میں سب سبھال لونگا بیٹا تم بس اُن دونوں کو ساتھ لے کر آجانا ۔

میرال نے جِسے ہی سنا کہ اُسکا نکاح اذلان کے ساتھ ہے اُسکا دل زورو سے دھڑک نے لگا ۔ اُسکے گال بھی شرم سے سرخ ہو گئے تھے ۔

قسط:-11

میرال بچے تم کیسی ہو تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا ؟؟ مہرماہ بیگم نے فکرمندی سے میرال سے پُوچھا ۔

میرال کو دوسرے کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا ۔ مہرماہ بیگم ، رنزہ اور عزیمہ بیگم میرال سے ملنے آئی تھی ۔

سجاد حیدر ، ہمان اور برہان علی گھر جا چکیں تھے ۔

ہاں ماما میں بلکل ٹھیک ہوں ۔ میرال نے بستر سے اُٹھتے ہوئے جواب دیا ۔

بیٹا آپ کیسے گری تھی سیڑھیوں سے آپ کو یاد ہیں؟؟ عزیمہ بیگم نے میرال سے پیار سے پُوچھا.

اتنے میں باعث علی اور زاہرہ بیگم بھی وہاں آگئی ۔

میرال نے کُچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کے دونوں کو سامنے سے آتا دیکھ چپ ہو گئی ۔

نہیں مامی مُجھے کُچھ یاد نہیں آرہا". میرال نے سر پکڑتے ہوئے جواب دیا ۔

کوئی بات نہیں بیٹا تم زیادہ مت سوچو تمہاری طبیعت ویسے بھی ٹھیک نہیں ہے ۔ زاہرہ بیگم نے میرال کو پیار کرتے ہوئے کہا ۔

باعث علی نے جب سنا کہ میرال کو کُچھ یاد نہیں تو اُنہوں نے سکھ کا سانس لیا ۔

برہان علی نے سبھی کو بتا دیا تھا کہ نکاح آج کی جگہ تین دن کے بعد رکھا ہے اُنہوں نے ۔ کسی کو کوئی بھی اعتراض نہیں تھا ۔

NOVEL HUT

دو دن کے بعد میرال کو ہاسپٹل سے ڈسچارج مل گیا تھا۔ جب وہ گھر آئی تو واحد علی اور سعیدہ بیگم نے اُسے بہت پیار کیا۔ سعیدہ بیگم نے زاہرہ بیگم سے کہہ کر اُسکی نظر اُتر وائی۔

میرال اپنے کمرے میں چلی گئی۔

سبھی لوگ باری باری اُسے مِلنے آتے رہے۔ پھر سب کے جانے کے بعد وہ کمرے میں اکیلے بیٹھی ہوئی تھی۔ اُسے اچانک سے دو دن پہلے کی بات یاد آگئی۔

NOVEL HUT

بھائی اب مُجھے چلنا چاہیئے. اذلان نے ہمان کو مخاطب کیا۔

بیٹا تم اپنا خیال رکھنا۔ برہان علی اذلان کے لیے بہت فکرمند تھے۔

اذلان ایک ایک کر کے تینوں کے گلے لگ گیا۔ جانے سے پہلے اُسنے میرال کی طرف دیکھا تھا میرال اُسے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ بھوری آنکھیں کالی

آنکھوں سے ٹکرائی میرال نے جلدی سے نظر نیچے کرلی لیکن اُسنے اذلان کو مسکراتا ہوا دیکھ لیا تھا۔ شرم سے اُسکے گال سرخ ہو گئے تھے۔

اذلان وہی سبھی کو اللہ حافظ کہتا ھوا نکل گیا۔

میرال اپنی سوچو ییں گُم مُسکرا رہی تھی جب رنزہ اُسکے کمرے میں داخل ہوئی۔

کیا بات ہے کوئی تو بہت بلش کر رہا ہے" بھئی ہمیں بھی تو بتائے ایسی کونسی بات ھے۔

رنزہ کے اچانک ٹوکنے کی وجہ سے میرال گڑبڑا گئی۔

کیا آپی آپ بھی نا۔ میرال نے خفگی سے کہا۔۔

آپی آپ یہاں بیٹھے پہلے۔ میرال نے رنزہ کو بعد پر بیٹھا دیا اور خود اُتر کر دروازہ بند کرنے لگی۔

کیا ہو گیا ہے لڑکی ؟؟ ایسی کونسی بات ہے جو تم نے مجھے ابھی تک نہیں بتایا ہے ۔ رنزہ آنکھیں چھوٹی لیے میرال کو دیکھنے لگی ۔

آپی آپ میری بات دھیان سے سنے ویسے مجھے منع کیا تھا اذلان نے آپ کو بتانے سے ۔ لیکن میں آپ سے چھپانا نہیں چاہتی ۔ میرال نے رنزہ کو زیام کے پہلے سے نکاح کے بارے میں بتا دیا ۔ اس کے علاوہ میرال نے اُسے اور کُچھ بھی بتایا تھا ۔

رنزہ منھ کھولے میرال کی باتیں سُن رہی تھی ۔

میں اس بے شرم کو چھوڑو گی نہیں اُسکی اتنی ہمت کے وہ مُجھے دھوکا دے رہا تھا ۔ رنزہ غصّے سے آگ بگولا ہو رہی تھی ۔

ارے آپی روکے آپ کہا جا رہی ہے ۔ لیکن رنزہ اُسکی نہیں سُن رہی تھی ۔

اذلان ٹھیک کہہ رہے تھے مُجھے آپ کو بتایا ہی بھی چاہیئے تھا ۔ میرال نے خفگی سے کہا اور بیڈ پر بیٹھ گئ ۔

رنزہ اُسکی بات سُنکر فوراََ رُک گئ ۔ اور میرال کی طرف بڑھ گئ ۔

کیا کہا تم نے اذلان بلکل ٹھیک تھے ۔ رنزہ نے میرال کی نقل اتاری ۔

"ہاں تو صحیح تو کہہ رہی ہو"۔ آپ تو میری بات ہی نہیں سُن رہی ۔ میرال اب بھی رنزہ سے خفا ہوئے بیٹھی تھی ۔

اچھا بابا بتاؤ کیا کہا ہے تمہارے اذلان نے ؟؟ رنزہ اب باقاعدہ میرال کو چھیڑ رہی تھی ۔

آپو آپ بھی نہ ۔ میرال تمہارا اذلان سُنکر شرما گئ ۔

میرال تمہارے دونوں گال بلکل سُرخ ہو گئے ہیں ۔ رنزہ نے پہلی مرتبہ میرال کو ایسے دیکھا تھا ۔ اُسے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ میرال جب بلش کرتی ہے تو اتنی زیادہ خوبصورت لگے گی ۔

اچھا آپی اب آپ میری بات سنے ۔ میرال نے بات بدلی ۔

کل آپکا اور میرا نکاح ہیں ۔ میرال نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

میں اُس آدمی سے کوئی قیمت پر نکاح نہیں کروں گی ۔ رنزہ تقریباً چلائی تھی ۔

ارے آپی چپ ہو جائے ۔ میرال نے جلدی سے رنزہ کے منہ پر ہاتھ رکھا ۔

پہلے میری پوری بات سن لے آپ پھر چینختے رہیے گا ۔

میرال نے رنزہ کو ہمان کے بارے میں بتا دیا ۔ جسے سُنکر رنزہ کا منہ کھل گیا ۔

کیا ہمان مُجھ سے محبت کرتا ہے ۔

عزت سے بولے آپی آپکے ہونے والے شوہر ہے وہ ۔

میرال نے رنزہ کو چھیڑا۔ رنزہ نے بدلے میں اُسے گھورا۔

اب ایسے بھی مت دیکھے مُجھے ڈر لگ رہا ہے۔ میرال نے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔

کیا ہوا آپی ہمان بھائی کے بارے میں سوچ رہی ہے آپ ؟؟ رنزہ کو کہی کھویا ہوا دیکھ کر میرال نے اُسے چڑھایا۔۔

ہاں۔۔۔ رنزہ بخیالی میں کیا بول رہی تھی اُسے خود نہیں احساس ہوا۔

کیا۔۔۔ رنزہ کی بات سُنکر میرال بعد سے اچھل پڑی۔

ارے پہلے میری بات تو سُن۔۔ رنزہ نے میرال کو پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا۔

اُس دِن ریسٹورانٹ میں تیرے اور اذلان کے جانے کے بعد میں نے ہمان کو ہمان بھائی کہا تھا تو اُنھوں نے مُجھے فوراً ٹوک دیا تھا اور کہا تھا میں تمہارا بھائی نہیں ہوں کزن ھوں۔ رنزہ نے ہمان کی نقل اتاری۔

جسے سُنکر میرال کا قہقہہ گونجا۔

میرال اب چپ ہو جا ورنہ ۔۔ رنزہ نے میرال کو دھمکایا ۔

جسے سُنکر میرال چُپ ہو گئ ۔

اچھا اب تو آرام کریں میں چلتی ہوں ۔ رنزہ بیڈ سے اُٹھتی ہوئی بولی ۔

رنزہ گیٹ تک پہنچی ہی تھی جب میرال زور زور سے ہنسنے لگی ۔

رنزہ وہاں سے چلی گئ ۔ اور میرال بیڈ پر نیم دراز ہو گئ ۔

رنزہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اُسے ہمان سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا ۔

رنزہ چُپ چاپ آگے بڑھے لگی ۔ اس سے پہلے وہ آگے جاتی ہمان اُسکے سامنے ہی کھڑا ہو گیا ۔ نہیں چاہتے ہوئے بھی رنزہ رُک گئ ۔

آپ ناراض ہے مُجھ سے ؟؟ ہمان کو رنزہ کا اُسے اگنور کرنا سمجھ نہیں آیا ۔

نہیں ہمان بھائی میں کیو آپ سے ناراض ہونے لگی ۔ رنزہ نے چہرے پر معصومیت سجائے ہمان کو جواب دیا ۔

ایک باری میں سمجھ نہیں آتا کیا "بھائی نہیں ہوں میں تمہارا کزن ہوں ۔ ہمان نے غصّے سے کہا ۔

رنزہ بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکے کھڑی تھی ۔

زیام نے کہا ہے اُنکے علاوہ میں سبھی کو بھائی بولو ۔ رنزہ تو آج معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دیئے تھے ۔

تمہیں اُس کی کوئی بھی بات سنے کی ضرورت نہیں سمجھی ۔۔ ہمان کب آپ سے تم میں آگیا اُسے پتا ہی نہیں چلا ۔

دادو کہتی ہے اچھی لڑکیاں اپنے شوہر کی ساری باتیں مانتی ہیں ۔۔ رنزہ نے آنکھ ٹپٹپاتے ہوئے کہا ۔

ہمان منہ کھولے اُس کی باتیں سُن رہا تھا ۔

تم پاگل ہو وہ تمہارا شوہر نہیں ہے ابھی نکاح نہیں ہوا ہے تمہارا اُسکے ساتھ ۔

ہمان کو رنزہ کو بات سُنکر غصّہ آگیا تھا ۔

لیکن میرا تو نکاح ہے نہ کل اُنکے ساتھ ۔۔ رنزہ نے اپنی ہنسی کو بہت مشکل سے روکا ہوا تھا ۔

نہیں ہے تمہارا نکاح اُسکے ساتھ سمجھی ۔۔ ہمان غصّے سے آگ بگولا ہو رہا تھا ۔ لیکن پھر بھی خود پر کنٹرول کر کے تھا ۔

یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہے ۔ ماما نے بولا ہے کل میرا نکاح ہے زیام کے ساتھ ۔ رنزہ کسی بھی قیمت پر پیچھے نہیں ہٹ رہی تھی ۔

تمہارا نکاح ہے کل لیکن زیام کے ساتھ نہیں بلکہ میرے ساتھ سمجھ آئی بات تمہارے اب ۔ ہمان کو آخر رنزہ کو سب بتایا پڑا جو رنزہ پہلے سے جانتی تھی ۔

یہ آپ کیا بول رہے ہیں ؟؟ رنزہ نے ایسے ظاہر کیا جیسے اُسے کُچھ معلوم ہی نہ ہو ۔

میری بات سنو میں ابھی تمہیں کُچھ نہیں بتا سکتا ۔۔ ہمان نے رنزہ کو سمجھایا ۔

رہنے دے آپ ۔۔ مُجھے میرال نے پہلے ہی بتا دیا ہے سب ۔ رنزہ نے ہنستے ہوئے کہا اور جلدی سے وہاں سے بھاگ گئی ۔

ہمان کو صدمہ لگ گیا ۔۔ کیا وہ ایکٹنگ کر رہی تھی ۔۔

آج بھاگ جاؤ کل کہاں بھاگو گی ۔۔ ہمان نے دل میں سوچا ۔ اور اپنے کمرے میں چلا گیا ۔۔

ساری حویلی میں افراتفری کا ماحول تھا۔ ہر کوئی نکاح کی تیاری میں مصروف تھا۔

ہمان بیٹا میری بات سنو۔۔ برہان علی نے ہمان کو اپنے پاس بلایا جو سیڑھیوں سے اُتر رہا تھا۔

جی انکل۔۔۔

بیٹا اذلان کہاں ہے؟؟ تمہاری اُس سے کوئی بات ہوئی۔

نہیں انکل اُس کا فون بند جا رہا ہے۔۔۔ میں کوشش کر رہا ہوں اُسے رابطہ کرنے کا۔ ہمان نے مایوس ہو کر کہا۔

بیٹا نکاح میں بس دو گھنٹے بچے ہے۔۔۔ برہان علی کو اب فکر ہونے لگی تھی۔

آپ فکر مت کرے اذلان وقت پر واپس آجائے گا۔۔ ہمان نے اُنہیں سمجھایا۔

ٹھیک ہے بیٹا تم جا کر تیار ہو جاؤ ۔۔

ہمان اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔

رنزہ اور میرال کو الگ الگ کمرے میں میک اپ آرٹسٹ تیار کر رہی تھی ۔

رنزہ کا میک اپ مُکمل ہو گیا تھا وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی ۔

بیوٹیشن نے اتنا خوبصوت میک اپ کیا تھا کہ وہ خود کو دیکھ کر شاک ہو گئی

سُرخ رنگ کے لہنگے میں وکیہر ڈھا رہی تھی ۔

ماشاءاللہ میم آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے ۔ وہ لڑکی بھی تعریف لیے بغیر نا رہ سکی ۔

رنزہ اپنا لہنگا سنبھالتی ہوئی میرال کے کمرے میں داخل ہوئی ۔جب اُسکی نظر میرال پر پڑی تو اُسکے منہ سے بے ساختہ ماشا اللہ نکلا ۔

آف وائٹ کلر کا پیر کو چھوتا ہوا گھیر دار فراک ،کلائی تک آتی آستین ، آف وائٹ دوپٹہ پست پر پھیلائے اور سُرخ رنگ کا دوپٹہ سر پر اوڑھے ہوئے ، نفاست سے میک اپ لیے ہوئے سُرخ لپسٹک اُسکے چہرے کو مزید دلکش بنا رہا تھا وہ کسی کو بھی چاروں کھانے چت کر سکتی تھی ۔

آپی آپ تو بہت پیاری لگ رہی ہے ۔ آج تو ہمان بھائی گئے ۔۔ میرال نے رنزہ کو چھیڑا ۔

ہمان کو چھوڑو ۔۔۔میں تو سوچ رہی ہوں آج تو اذلان گیا سمجھو ۔۔

آپی آپ بھی نا ۔۔ اذلان کا نام سنتے ہی میرال شرما گئی ۔

مہرماہ بیگم اور عزیمہ بیگم دونوں بات کرتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے جیسے ہی اُنکی نظر اپنی دونوں بیٹیوں پر پڑی وہ دونوں وہی کھڑی ہو گئی ۔۔۔

ماشاءاللہ میری بچیاں کتنی پیاری لگ رہی ہیں ۔۔ دونوں کے منہ سے بے ساختہ نکلا ۔۔۔

باری باری اُنہوں نے دونوں کو پیار کیا ۔

بیٹا آپ دونوں یہی بیٹھے کُچھ دیر میں مولوی صاحب آینگے ۔۔ اتنا کہہ کر دونوں واپس چلے گئی ۔۔

NOVEL HUT

●●●●●●●●●●●

نیچے سبھی گھر والے موجود تھے ۔

برہان علی نے زیادہ لوگوں کو انوائٹ نہیں کیا تھا۔ بس گھر کے لوگ اور ایک دو خاص رشتےدار وہاں موجود تھے۔

باعث علی بار بار عازم کو کال کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اُسکا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔

ہمان وائٹ کلر کے سلوار کمیز اور مردانا بلیک شال پہنے کسی مُلک کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں باعث علی نے مولوی صاحب کو مخاطب کیا ۔۔

ارے انکل اتنی بھی کیا جلدی ہے میرے لیے تو روکے۔۔

اذلان کریم کلر کے سادہ سلوار سوٹ پر سفید ویسٹ کوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ لیے ہوئے تھا۔ وہ بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔

ارے بیٹا آپ آؤ نا آج آپکا بھی تو نکاح ہے ۔۔ باعث علی نے اُسے خود سے لگاتے ہوئے کہا ۔

زیام نے جیسے ہی اذلان کو دیکھا وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہو گیا ۔

مولوی صاحب آپ شروع کریں ۔۔ باعث علی نے مولوی صاحب کو مخاطب کیا ۔زیام بیٹا تم کھڑے کیو ہو گئے بیٹھ جاؤ ۔ باعث علی نے زیام کو آنکھیں دکھائی ۔

ارے مولوی صاحب اتنی بھی کیا جلدی ہے اب ابھی بیٹھے آرام سے ۔۔

اذلان نے پھر مولوی صاحب کو بیٹھا دیا ۔

یہ کیا بتمیزی ہے اذلان ۔۔ باعث علی کو اب غصّہ آرہا تھا ۔

ابھی میں نے بتمیزی شروع ہی کہاں کی ہے ۔۔ اذلان نے باعث علی کا مزاق اڑاتے ہوئے کہا ۔۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو ؟؟ باعث علی کو اذلان کی بات کُچھ سمجھ نہیں آئی ۔

میں یہ کہنا چاہتا ہو کے آپکا یہ جو لاڈلا بیٹا ہے وہ پہلے ہی سے ہی شادی شدہ ہے اور ایک بچے کا باپ بھی ہے ۔ اذلان نے وہاں کھڑے لوگوں کے سروں پر دھماکا کیا ۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ۔۔ باعث علی غصّے سے دھاڑے ۔۔

یہ بکواس نہیں کر رہا ۔۔ جو آپ لوگ کر رہے تھے وہ بکواس ہے ۔۔

ایک چوبیس سال کی خوبصورت لڑکی جو دیکھنے میں باہر دیس کی لگ رہی تھی ۔ نیلی آنکھیں ، گورا رنگ ۔ وائٹ جینز کے اوپر ریڈ شرٹ اور گلے میں وائٹ اسٹول پہنے ہوئے تھی ۔ اُسکے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جس کی عمر لگ بھگ دو سال لگ رہی تھی ۔بچا بھی بہت پیارا لگ رہا تھا بلکل اُس عورت جیسی آنکھیں ۔

تم کون ہو لڑکی ؟؟ سعیدہ بیگم جو کب سے تماشا دیکھ رہی تھی اُس لڑکی کو مخاطب کیا ۔۔

یہ بات آپ اُس شخص سے پوچھے تو بہتر ہوگا ۔۔ اُس لڑکی نے زیام کی طرف اشارہ کیا ۔

زیام بیٹا کون ہے یہ ؟؟؟ اس بار زاہرہ بیگم نے زیام سے سوال کیا ۔۔

ماما یہ میری وائف ہے ''زارا زیام علی" اور یہ میرا بیٹا ''زید زیام علی". زیام نے بچے کو زارا کی گود سے لیتے ہوئے کہا ۔

وہاں موجود سبھی لوگ بے یقینی سے زیام کو دیکھ رہے تھے ۔

جب یہ تمہاری بیوی ہے تو تم رنزہ سے نکاح کیو کر رہے تھے ؟؟ مہرماہ بیگم صدمے سے بولی ۔

چھوٹی امّی میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن بابا نے مُجھے کہا کہ میں نے رنزہ سے نکاح نہیں کیا تو وہ مُجھے آپ لوگوں سے دور کر دینگے اور کبھی بھی مِلنے نہیں دینگے۔۔ زیام نے مایوس ہو کر کہا۔

وہ تو اچھا ہے اذلان مُجھے اُس دِن ہاسپٹل کے باہر مل گیا تھا۔ وہ تو مجھے بھی غلط سمجھ رہا تھا۔ لیکن میں نے اُسے یقین دلایا کہ میں رنزہ کی زندگی برباد نہیں کرتا چاہتا۔ میں تو زارا سے محبت کرتا ہوں۔

ہاں، اور پھر زیام بھائی نے مُجھے زارا بھابھی اور اپنا امریکہ والا ایڈریس دیا۔ بس کیا میں وہاں گیا اور دونوں کو اپنے ساتھ یہاں لے آیا۔ اذلان نے کندھے اُچکاتے ہوئے کہا۔

یہ کیا بول رہا ہے باعث؟؟ واحد علی غصّے سے دھاڑے۔

بابا رہنے دے مُجھے بھائی سے کُچھ نہیں جانتا اور نا ہی مُجھے اُنہیں کُچھ بھی کہنا ہے ۔ برہان علی نے تھکے ہوئے لہزے میں واحد علی کو کہا ۔

لیکن برہان ۔۔ واحد علی کُچھ کہتے اس سے پہلے اذلان بول پڑا ۔

انکل آپ کیو سب سے چھپا رہے ہے انھوں نے جو کچھ میرال کے ساتھ کیا ہے اس کے لیے آپ انہیں معاف کر سکتے ھیں لیکن میرے اندر اتنا ظرف نہیں کے میں انھیں معاف کر دو ۔۔

اذلان بیٹا تم کیا کہنا چاہتے ہو ۔ اور میرال کہا سے بیچ میں آگئی ۔ واحد علی کو اذلان کی بات سمجھ نہیں آئی ۔

دادو وہ بات یہ ھے کی اذلان نے ساری باتیں سبھی کو بتائی جسے سُنکر سبھی لوگ بے یقینی سے باعث علی کو دیکھ رہے تھے ۔

چٹاخ ۔۔

واحد علی نے ایک زوردار تھپڑ باعث کو کو مارا وہ لڑکھڑا گئے اس سے پہلے وہ گرتے برہان علی نے اُنکو سنبھالا۔

سعیدہ بیگم نے تو منھ پر ہاتھ رکھ لیا۔

اور باقی لوگ منھ کھولے کھڑے ہوئے تھے۔

باعث علی پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے باپ کو دیکھ رہے تھے۔

ہم نے کبھی بھی تم میں اور برہان میں فرق نہیں کیا۔

بچپن سے ہی ہمیں پتا تھا تم کتنے سمجھدار ہو۔ تم ہر چیز میں اچھے تھے۔ لیکن تم نے یہ سوچا کے تمہارا بھائی تمہاری طرح نہیں تھا۔ وہ کمزور تھا۔ ہم اس لیے اُس پر توجہ دیتے تھے کے اُسے احساس کمتری کا شکار نہ ہو جائے۔

ہم جانتے تھے تم مٹی کو بھی ہاتھ لگاؤ گے تو وہ سونا بن جائے گا۔ لیکن برہان کے لیے یہ مشکل تھا، اس لیے ہم اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن

ہمیں کیا پتا تھا تم اتنے زیادہ بدگمان ہو جاؤ گے ۔ ہمیں تمہیں اپنی اولاد کہتے ہوئے بھی شرم آرہی ہیں ۔

واحد علی نے نفی میں سر ہلایا ۔بولنے کی وجہ سے اُنکا سانس پھولنے لگا تھا ۔

ہمان اور اذلان نے اُنہیں صوفے پر بٹھایا ۔ منال جلدی سے پانی لیکر ائی اور واحد علی کو پانی پلایا ۔

باعث علی کا حال ایسا تھا جیسے کاٹو تو بدن میں لہُو نہیں ۔

میں نے برہان بھائی سے کوئی محبت نہیں کی تھی ۔ میں تو اُنکا شکریہ ادا کر رہی تھی کہ اچھا ہوا اُنہوں نے مہرماہ سے نکاح کر لیا ۔ورنہ مُجھے آپ نہیں ملتے ۔میں تو اُنہیں بتا رہی تھی کہ آپ مُجھ سے کتنی محبت کرتے ہیں ۔ لیکن شاید میں غلط تھی ۔۔ زاہرہ بیگم نے روتے ہوئے اپنی اور برہان علی کے بیچ ہوئی باتوں کے بارے میں بتایا اور پھوٹ کر رونے لگی ۔

عزیمہ بیگم اور مہرماہ بیگم نے زاہرہ علی کو سمبھالا۔

●●●●●●●●●●●

بابا رہنے دے میں ویسے بھی اپنی بیٹیوں کے نکاح کے بعد شہر والے گھر میں شفٹ ہو جاؤ گا۔

برہان علی نے واحد علی کو سمجھانے کی کوشش کی۔

ایک بات اور مُجھے اذلان نے پہلے ہی بتا" دیا تھا زیام کے بارے میں۔میں نے رنزہ کا نکاح ہمان کے ساتھ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اور نکاح آج ہی ہیں۔

منال بیٹا تم زارا کو لے کر جاؤ اور اُسے بھی تیار کروا دو ۔ مہرماہ بیگم نے منال کو مخاطب کیا ۔

بھابھی چلے میرے ساتھ منال زارا کو ساتھ لے کر اپنے کمرے میں چلے گئ ۔

سعیدہ بیگم نے زیام کے پاس سے زید کو لیکر پیار کرنے لگی ۔

مہرماہ آپ لوگ بچیوں کے پاس جائے ہم لوگ کُچھ دیر میں آتے ہیں ۔ سجاد حیدر نے وہاں موجود عورتوں کو رنزہ میرال کے پاس بھیج دیا ۔

میرال اور رنزہ سبھی چیزوں سے بے خبر کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی ۔

یار آپی آپ کو نہیں لگ رہا بہت دیر ہو چکی ہے ۔ میرال بیٹھے بیٹھے بور ہو گئ تھی ۔

تمہیں اتنی زیادہ جلدی ہو رہی ہے اذلان سے مِلنے کی ۔ رنزہ نے میرال کو چھیڑا ۔

یار آپی اب میں نے آپ سے بات نہیں کرنا۔ میرال نے غصّے سے منھ پھیر لیا
۔

ارے بابا میں تو مزاق کر رہی تھی ۔ رنزہ نے فوراً ہار مانی ۔

چلو لڑکیوں تیار ہو جاؤ مولوی صاحب آنے والے ہے۔

زاہرہ بیگم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔اُن کے ساتھ اور بھی خواتین
کمرے میں داخل ہوئی۔

اب اور کتنا تیار ہونا ہے ہم تو پہلے سے تیار بیٹھے ہیں ۔میرال نے کنفیوز ہو کر
سوال کیا۔

ہمیں پتا ہے تمہیں بڑی جلدی ھے اذلان کی بیگم بنے کا لیکن پاگل لڑکی گھونگھٹ
تو نکالو ۔۔۔ رنزہ نے بہت ھی دھیرے سے میرال کی کان میں کہا ۔

آپو۔۔۔۔۔ میرال زور سے چینخی ۔

کیا ہوا بیٹا ؟؟؟ عزیمہ بیگم نے فکر مندی سے کہا ۔

ہاں بتاؤ کیا ھوا ؟؟ رنزہ اپنی ہنسی کو دباتے ہوئے کہا ۔۔

کُچھ نہیں وہ ۔۔۔ میرال کو سمجھ نہیں آیا کہ کیا بولے ۔۔ اس لیے اُس نے مہرماہ بیگم کو دیکھا اور اشارہ کرنے لگی ۔

رہنے دو وہ لوگ آ رہے ہیں ۔۔ مہرماہ بیگم نے بیٹی کے اشارے کو سمجھ گئی ۔

رنزہ اور میرال نے سر پر اوڑھے دوپٹے کا گھونگھٹ نکال لیا ۔

مولوی صاحب کے ہمراہ باقی کے لوگ کمرے میں داخل ہوئے ۔

پہلے رنزہ کو مخاطب کیا گیا نکاح کے لیے ۔

رنزہ علی ۔۔۔۔۔۔بنت برہان علی ۔۔۔۔۔۔۔۔آپ کا نکاح ہمان حیدر ۔۔۔۔۔۔ ولد سجاد حیدر ۔۔۔۔۔۔۔بمعہ دس لاکھ حق مہر کیا جاتا ہے آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟

قبول ہے ۔۔

قبول ہے ۔۔۔

قبول ہے ۔۔

رنزہ نے خوشدلی سے جواب دیا ۔

پھر مولوی صاحب نے میرال کو مخاطب کیا ۔۔

میرال علی ۔۔۔۔۔۔۔بنت برہان علی ۔۔۔آپ کا نکاح اذلان حیدر ۔۔۔۔۔ولد سجاد حیدر ۔۔۔بمعہ دس لاکھ حق مہر کیا جاتا ہے آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟؟

قبول ہے ۔۔۔ میرال کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر گئے ۔

قبول ہے ۔۔۔۔۔ میرال کو اچانک اذلان کی آنکھیں یاد آگئی جو اُس رات رونے کی وجہ سے سُرخ پڑ گئی تھی

قبول ہے۔۔۔۔۔ اُس نے دل سے اذلان کو قبول کر لیا تھا۔

مبارک ہو۔۔۔۔۔۔ سبھی لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر مبارک باد دے رہے تھے۔

مولوی صاحب کے ساتھ باقی کے لوگ کمرے سے نکل گئے۔

مولوی صاحب نے ہمان کو مخاطب کیا

ہمان حیدر۔۔۔۔ ولد سجاد حیدر۔۔۔آپ کا نکاح۔۔ رنزہ علی بنت ۔۔۔برہان علی۔۔بمعہ دس لاکھ حق مہر کیا گیا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟...

قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

ہمان نے ایک سانس میں کہہ دیا ۔۔۔وہ دل سے اللہ کا شکر گزار تھا ۔ اُسے رنزہ مل گئی تھی ۔

مولوی صاحب اب میری باری چلے جلدی سے شروع کریں ۔۔۔ اذلان نے چہکتے ہوئے کہا ۔۔

وہاں موجود سبھی لوگوں کا ایک ساتھ قہقہہ چھوٹا ۔۔۔

یار اب اس میں ہنسنے والی کیا بات ہے ۔۔اذلان نے منہ بشورہ ۔۔

تیری حرکتیں ہی ایسی ہے ۔۔۔ اب چُپ کر جا نہیں تو مولوی صاحب بھاگ جائیں گے۔۔۔ ہمان نے اذلان کا مزاق اڑایا ۔

اذلان حیدر ۔۔۔۔ولد سجاد حیدر ۔۔آپ کا نکاح ۔۔۔۔ میرال علی ۔۔۔بنت برہان علی ۔۔۔بمعہ دس لاکھ حق مہر کیا گیا ہے آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟؟؟..

قبول ہے ۔۔۔ اذلان کی محبت جیت گئی تھی۔

قبول ہے ۔۔۔اُس نے جو دعائیں کی تھی اللہ پاک نے اُسے قبول کر لیا۔

قبول ہے ۔۔۔اُس نے دل سے اللہ پاک کا شکر ادا کیا ۔۔

رنزہ آپی مبارک ہو بھائی اذلان نے ہمان کو زور سے گلے لگا لیا ۔۔۔۔۔

نکاح مُبارک ہو کہتے ہیں پاگل ۔۔۔۔ ہمان نے اذلان سے الگ ہوتے ہوئے کہا ۔۔۔

آپکا نکاح کِسی سے بھی ہوتا تو میں کہتا نکاح مُبارک ہو بھائی ۔۔

لیکن آپکا نکاح رنزہ آپی سے ہوا ہے آپ کو رنزہ آپی مبارک ھو۔

ہمان نے نفی میں سر ہلایا ۔۔۔۔۔

دونوں بھائیوں کو دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا تھا کہ وہ کتنے زیادہ خوش تھے ۔۔۔

●●●●●●●●●●●

واحد علی نے رخصتی آج کے بجائے کل کرنے کے لیے کہا برہان علی نا چاہتے ہوئے بھی مان گئے۔وہ اپنے بابا کو منع نہیں کرنا چاہتے تھے۔

باعث علی کے علاوہ سبھی لوگ نکاح میں شامل تھے۔

واحد علی نے سبھی کو منع کر دیا تھا کہ وہ باعث علی کو نکاح میں شامل ھونے سے منع کر دے۔۔۔نہیں تو وہ نکاح میں شامل نہیں ہوں گے۔۔۔

باعث علی اپنے کمرے میں تنہا بیٹھے ہوئے تھے۔۔جب کسی نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔۔۔

تم کیوں آئے ہو یہاں ؟؟؟ باعث علی جانتے تھے کہ کون آیا ہوگا۔۔۔

آپ مُجھے دیکھے بغیر ہی جان جاتے ہے ۔۔ پھر آپ نے ایسا کیوں کیا میرے ساتھ ؟؟..

اتنا سب ھونے کے بعد بھی تم مُجھ سے بات کرنے آئے ھو ۔۔۔ تمہیں چاہئے تھا کہ مُجھے پولیس کے حوالے کر دو ۔۔۔۔

مُجھے پتا ہے آپ بدگمان ہو گئے تھے ۔۔ نہیں تو آپ میرے ساتھ ایسا کُچھ بھی نہیں کرتے ۔۔۔۔

میں نے جو کچھ بھی کیا تمہارے ساتھ اور میرال کے ساتھ اُسکے بعد میں اسی کے لائق ھو جو بابا نے کیا یا شاید اس سے بھی زیادہ ۔۔۔۔۔۔

باعث علی اتنا کہتے ہی رو پڑے ۔۔۔۔۔

بھائی آپ رو کیو رہے ہیں ؟؟؟۔۔۔ برہان علی فوراً باعث علی کے پاس گئے ۔

مُجھے معاف کر دو برہان مُجھ سے بہت بڑی گلتی ۔۔۔ نہیں بہت بڑا گناہ ہو گیا ۔۔۔میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہا ہوں ۔۔۔مُجھے معاف کر دو میرے بھائی ۔۔

باعث علی گڑ گڑا رہے تھے برہان علی کے سامنے ۔۔۔

بھائی آپ نے جو کچھ بھی میرے ساتھ کیا میں نے اُسکے لیے آپ کو معاف کر دیا ۔۔۔لیکِن آپ نے جو کچھ بھی میرال کے ساتھ کیا وہ میں کیسے بھول سکتا ہوں ۔۔۔۔

میں چاہ کر بھی نہیں بھولا سکتا ۔۔۔۔میری بیٹی پانچ سال کومہ میں تھی ایک زندہ لاش کی طرح ۔۔۔۔ آپ کو اُس پر ترس نہیں آیا ۔۔۔آپ نے ایک بار پھر اُسے مارنے کی کوشش کی ۔۔۔۔۔

برہان علی کا لہجہ نا چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا ۔۔۔۔

NOVEL HUT

مُجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ باعث علی کے اچانک سینے میں درد ہونے لگا اور وہ نیچے گر گئے۔۔۔۔

بھائی۔۔۔برہان علی فوراً باعث علی کے پاس لپکے۔۔۔۔

اتنے ہی میں زیام کمرے میں داخل ہوئے یہ سوچ کر کہ وہ اپنے بابا سے معافی مانگ سکے۔لیکن جیسے ہی اُسکی نظر باعث علی پر پڑی وہ اُنکی طرف بھاگا۔

چاچو کیا ہوا بابا کو ؟؟۔۔۔

پتا نہیں ابھی مُجھ سے بات کر رہے تھے اور اچانک نیچے گر گئے۔۔۔برہان علی نے زیام کو سب بتایا۔۔

تم بھائی کو اٹھانے میں میری مدد کرو۔۔

دونوں نے ملکر باعث علی کو اُٹھایا اور لیکر گاڑی کی طرف گئے۔۔۔

زیام بیٹے جلدی کرو ۔۔۔۔۔برہان علی کو باعث علی کی حالت دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی ۔۔

وہ لوگ جیسے ہی ہاسپٹل پہنچے باعث علی کو ایمرجنسی میں لیے جایا گیا ۔۔۔

وہ دونوں باہر ہی اِنتظار کر رہے تھے ۔۔۔

یہ عازم کہاں ہے کل سے نہیں دیکھا ۔۔۔کب سے میں اُسکا نمبر ٹرائی کر رہا ہوں لیکن اُسکا نمبر مسلسل اوف جا رہا ہے ۔۔۔زیام غصّے میں ادھر اُدھر چکر لگا رہا تھا ۔۔

وہ تو یہی ایڈمٹ ہے ۔برہان علی کو جیسے ہی یاد آیا اُنھوں نے زیام کو بتایا ۔۔

کیا ہوا ہے اُسے ؟؟؟زیام کو برہان علی کی بات سمجھ نہیں آئی ۔۔

وہ بیٹا ۔۔۔برہان علی نے زیام کو سب بتا دیا کہ عازم کیسے میرال کو مارنے آیا تھا اور اذلان نے کیسے اُسے مارا تھا ۔

زیام کو بہت سرمندگی محسوس ہوئی آپنے بھائی کے کرتوتوں کا سُن کر۔

چاچو آپ پلیز معاف کر دے ۔۔۔۔میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہو ۔۔بابا اور عازم نے جو کچھ بھی کیا وہ معافی کے لائق تو نہیں لیکن آپ پھر بھی اُنھیں معاف کر دے ۔۔

اتنے ہی میں ڈاکٹر باہر آئے ۔۔

کیا ھوا ڈاکٹر صاحب بابا ٹھیک ہے نہ ؟؟؟

دیکھئے آپ کے پیشنٹ کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا۔ہم نے اُنکی سرجری تو کر دی لیکن ۔۔۔

لیکن کیا ڈاکٹر صاحب ؟؟ برہان علی کو کُچھ غلط ھونے کا احساس ہوا ۔

اُنکا لیفٹ سائڈ پورا پرالائز ہو گیا ہے ۔۔۔۔ سوری ٹو سے شاید وہ کبھی پہلے جیسے نہیں ھو سکیں گے ۔۔ڈاکٹر وہاں سے چلے گئے ۔۔۔

ڈاکٹر نے دونوں کے سر پر گویا دھماکا کر دیا۔۔۔

برہان علی تو وہی گر گئے۔۔ چاچو پلیز سنبھالے خود کو۔۔ اگر آپ کو کُچھ ھو گیا تو گھر میں سبھی کو کون سنبھالے گا۔۔۔

●●●●●●●●●●●

رنزہ کو مہرماہ بیگم نکاح کے بعد اُسکے کمرے میں لیکر چلے گئی تھی۔۔

رنزہ اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑی تھی جب ہمان نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔۔

رنزہ نے دھیان ہی نہیں دیا۔

ہمان اُسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا ۔۔۔اُسکی نظر آئینے پر پڑی تو وہ پلک جھپکانا بُھول گیا ۔۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں ؟؟؟ رنزہ کرنٹ کھا کر پلٹی ۔۔۔

اگر کسی نے دیکھ لیا تو ۔۔

ہمان نے اُسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا ۔۔

دیکھ لیگا تو دیکھ لیں ۔۔ اپنی بیوی کے کمرے میں آیا ھوں کسی اور کے کمرے میں تھوڑی ۔۔۔

رنزہ نے شرم سے آنکھیں نیچے کر لی ۔۔

یا اللہ تم شرماتی بھی ھو ۔۔۔ ہمان نے اُسے چھیڑا ۔۔

دور ہٹے آپ ۔۔ رنزہ نے ہمان کو دھکا دیا اور بیڈ پر بیٹھ گئی ۔ اور منہ کو موڈ لیا ۔۔

لگتا ہے مزاق بھاری پڑ گیا ۔۔۔ ہمان نے سر کھجاتے ہوئے سوچا اور جاکر رنزہ کے پاس بیٹھ گیا ۔۔۔

ہمان نے جیب سے ایک سُرخ مخمل کا ڈبا نکالا اور رنزہ کی طرف بڑھایا ۔۔۔۔

اس میں کیا ہے ؟؟؟ رنزہ نے ہمان سے سوال کیا ۔۔۔اُسکے لہجے میں اب بھی خفگی تھی ۔۔جسے ہمان نے بھاپ لیا تھا ۔۔

اب تو تم مُجھ سے ناراض ہو گئی ہو تو میں اب اُسکا کیا کرو ۔۔۔ ہمان نے ہاتھ میں پکڑے باکس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔۔۔ کیونکہ یہ تو میں تمہارے لیے ہی لایا تھا ۔۔۔

تو منائے مُجھے.. رنزہ نے فوراً مسئلے کا حل بتایا ۔۔۔

لیکن مُجھے تو منانا آتا ہی نہیں ہے ۔۔ ہمان نے چہرے پر معصومیت سجا کر کہا ۔۔

رنزہ کو لگا کہ کُچھ اٹھا کر ہمان کے سر پر دے مارے ۔۔

مُجھے آپ سے بات ھی نہیں کرنی آپ جائیں یہاں سے ۔۔

رنزہ کو ہمان پر غصّہ آ رہا تھا ۔۔

ہمان جو کب سے رنزہ کو چھیڑ رہا تھا اُسے غصّے میں دیکھ کر گڑبڑا گیا ۔۔

تمہیں پتا ہے رنزہ جب میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا تو مُجھے لگا کہ میں نے اس دنیا میں تم سے زیادہ خوبصورت لڑکی کو نہیں دیکھا ۔۔۔

میری نظر ہی تم سے نہیں ہٹ رہی تھی ۔۔

میں تو بابا سے کہنے والا تھا کہ مُجھے تم سے شادی کرنی ہے ۔۔لیکِن اُس سے پہلے مُجھے پتا چلا کہ تمہارا نکاح زیام کے ساتھ طے ہے ۔۔مُجھے ایسا لگا جیسے میری ساری دنیا ہی ختم ہو گئی ۔۔۔

میرا دل پھٹنے لگا تھا۔ میں نے صبر کرنے کی بہت کوشش کی ۔

میں تم سے دور رہنے لگا ۔مُجھے لگا میں تم سے دور رہو گا تو سب پھر سے ویسے ہی ہو جائے گا جیسے پہلے تھا ۔ لیکن میں غلط تھا ۔جتنا میں تم سے دور جاتا میرے دل میں تمھاری محبت اور بڑھ جاتی ۔۔

اُس دِن اذلان نے جب آپ سے پوچھا تھا کہ آپکو زیام سے محبت ہے یہ نہیں آپ نے ہاں تو نہیں کہا لیکن نا بھی تو نہیں کیا ۔۔

مُجھے خود پر بہت غصّہ آنے لگا ۔یہ سوچ کر کہ آپ کسی اور سے محبت کرتی ہے۔ اور میں آپ کے پیچھے خوار ہو رہا ھوں ۔۔

لیکن میں کیا کرتا میں اپنے دل کے آگے مجبور ہو گیا تھا ۔۔۔

میں نے پھر دعاء کی اللہ پاک مُجھے تمھاری تقدیر میں لکھ دے ۔۔

اور دیکھو میری دعاء قبول ہو گئی ۔۔۔جس سے میں نے محبت کی آج وہ

میرے سامنے بیٹھی ہوئی ہے ۔۔۔

ہمان کی بات سن کر رنزہ شرما گئی ۔۔

میں اللہ پاک کا بہت شکر گزار ہوں کہ تم مجھے مل گئی ۔۔

ہمان کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہہ رہے تھے ۔۔۔

رنزہ کو اپنے اوپر رشک ھونے لگا کہ اُسے اتناپیار کرنے والا شوہر ملا ۔۔۔

ہمان چُپ ہو گیا ۔۔۔

رنزہ نے کہنا شروع کیا ۔۔۔

میں نے جب آپ کو پہلی دفعہ دیکھا تو مجھے آپ بڑے عجیب لگے ۔۔۔ کیونکہ آپ مُجھے ایسے گھور رہے تھے ۔ جیسے میں آپکی پرسنل پراپرٹی ھوں ۔۔۔

ہمان اُسکی بات سن کر ہولے سے مُسکرا دیا ۔۔

جب میں پہلی دفعہ آپ کے آفس گئی تو میں نے آپکو غصّے میں دیکھا تو مجھے آپ نے بہت ڈرا دیا لیکن پھر آپ نے جو کیا میں کیا بتاؤ میں تو آپ کی فین ھو گئی ۔۔۔

اُس وقت سے آپ مُجھے اچھے لگنے لگے ۔۔۔

پھر آپ بیمار ہو گئے ۔ مُجھے سمجھ نہیں آیا آپ کو اُس حالت میں دیکھ کر مُجھے تکلیف کیو ہوئی ۔۔۔

مایوں والے دن آپ کو اپنی طبیت سے زیادہ میری عزت کی فکرِ تھی ۔ اُس دن آپ مُجھے اور بھی زیادہ اچھے لگے ۔۔

میرال نے مُجھے جب زیام کے بارے میں بتایا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ ہے تو مُجھے یہ سُن کر زیادہ تکلیف نہیں کیا ہوئی۔ لیکن بہت غصّہ آیا ۔۔

جب اُس نے مُجھے بتایا کہ میرا نکاح اب آپ سے ہونے والا یہ سُن کر پتا نہیں کیوں مُجھے بہت خوشی ہوئی ۔۔۔

رنزہ چُپ ہو گئی ۔۔۔

کیوں ؟؟؟ ہمان کو رنزہ کا چُپ ہونا اچھا نہیں لگا تھا ۔۔

کیونکہ مُجھے بھی آپ سے مُحبت ہے ۔۔۔۔

ہمان کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ رنزہ اُس سے محبت کرتی ہے ۔۔۔

ہمان نے ڈبا کھولا اور اُس کے اندر سے ایک گولڈ اور ڈائمنڈ کا بریسلیٹ نکالا ۔۔

اُس نے اپنا ہاتھ رنزہ کے آگے بڑھایا جِسے رنزہ نے تھام لیا۔پھر ہمان نے وہ بریسلیٹ رنزہ کی کلائی پر پہنا دی ۔اور اُس جگہ کو پیار سے چوما۔۔۔

رنزہ ہمان کی حرکت دیکھ کر شرما گئی۔۔۔

ہمان نے رنزہ کے گرد اپنی بازو حائل لیے اور اُسے اپنے حصار میں لے لیا۔۔

رنزہ نے اُسکے سینے پر سر رکھ دیا۔

I LOVE YOU RINZA۔۔۔

I LOVE YOU TO HMAN۔۔۔

اچانک ہمان کا موبائیل بجنے لگا۔۔۔

کیا مصیبت ہے یار۔۔ہمان رنزہ سے الگ ہوتے ہوئے بڑبڑایا جِسے سُنکر رنزہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

ہیلو۔۔ہمان نے فون کو کان سے لگایا اور سامنے والے کی بات سن کر اُس نے فون رکھ دیا۔۔

اُسکے چہرے سے پریشانی صاف جھلک رہی تھی۔۔

کیا ھوا ہمان؟؟ کس کی کال تھی؟؟

آپ پریشان کیوں لگ رہے ہیں؟؟؟

رنزہ نے ایک سانس میں سارے سوال پوچھ لیں۔۔

کُچھ نہیں ھوا۔۔ تم اب آرام کرو میں چلتا ہوں رات بھی بہت ہو گئی ہے

۔۔۔

کل رخصتی بھی ہے۔۔

آپ سچ بول رہے ھیں نا۔۔۔ رنزہ کو ہمان کُچھ پریشان دکھائی دے رہا تھا۔۔

کُچھ نہیں ھوا میرا بچہ تم آرام کرو ۔۔ ہمان نے رنزہ کے ماتھے پر بوسا دیا اور کمرے سے چلا گیا ۔۔

●●●●●●●●●●●

میرال کمرے میں اکیلے بیٹھی ہوئی تھی ۔رنزہ کو بھی لے جایا گیا تھا ۔۔۔

کسی نے کمرے کا دروازہ نوک کیا ۔۔۔

کون ؟؟؟ میرال کو سمجھ نہیں آیا اس وقت کون آیا ہوگا ۔۔

آپکا تازہ ترین شوہر ۔۔۔ باہر سے اذلان کی آواز سنائی دی ۔۔۔

آپکی اجازت ھو تو کیا میں اندر آسکتا ھوں ؟؟؟

میں منع کر دونگی تو کیا نہیں آئیں گے ؟؟؟... میرال نے بلکل سنجیدہ ہو کر سوال کیا ۔۔

نہیں ۔۔۔۔ ایک لفظی جواب دیا گیا جسے سُن کر میرال مایوس ہو گئی ۔۔

یہ سچ میں واپس چلے گئے کیا ۔۔ میرال کو جب کوئی آواز سنائی نہیں دی تو اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر دیکھا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا ۔۔۔

میرال کو خود پر غصّہ آنے لگا ۔۔ کیا ضرورت تھی اتنا بولنے کی ۔۔۔

میرال منھ بشور کر بیڈ کے اُوپر بیٹھ گئی ۔۔۔

سر سے ڈوپٹے کو کھینچ کر اُتار دیا جسکی وجہ سے اُسکے بھورے بال کھل کر بکھر گئے ۔

پھر وہ اپنی چوڑیاں اُتارنے لگی ۔۔

اذلان جو میرال کے کمرے کے باہر کھڑا تھا ہمان کو عزلت میں کہی جاتے ہوئے دیکھ کر اُسکی طرف لپکا۔۔

کیا ھوا بھائی آپ پریشان لگ رہے ھیں اور اتنی رات کو کہا جا رہے ہیں ؟؟؟

اذلان میں اور بابا ہاسپٹل جا رہے ہیں۔۔

کیوں ؟؟کیا ھوا بابا تو ٹھیک ہے؟؟کہاں ہے وہ؟؟؟؟

ارے وہ باعث انکل کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے وہ ہسپتال میں ہے ہم بس وہی جا رہے ہیں۔۔

ابھی مُجھے زیام کی کال آئی تھی۔بابا نیچے میرا ویٹ کر رہے ہیں۔

میں بھی چلتا ھوں آپ لوگوں کے ساتھ۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہم جا رہے ہیں تُجھے جانے کی ضرورت نہیں۔۔

●●●●●●●●●●●

قسط:12

میرال غصّے میں چوڑیاں اُتار رہی تھی کہ اچانک کُچھ چوڑیاں اُسکے ہاتھ میں ٹوٹ گئی اور اُسکے ہاتھ سے خون نکلنے لگا۔۔۔

آہ ۔۔ہ۔۔ہ۔

اذلان جو ابھی میرال کمرے میں آیا تھا اُسکے ہاتھ سے خون نکلتا دیکھ جلدی سے پاکٹ سے رومال نکال کر اُسکی طرف لپکا۔۔

NOVEL HUT

کیا کررہی ہے آپ دیکھے کتنا خون نکل رہا ھے ۔۔۔ اذلان میرال کے ہاتھ پر لگے خون کو رومال سے صاف کرتے ہوئے پریشانی کے عالم میں بول رہا تھا

۔۔۔۔

میرال بغیر پلک جھپکائیں ایک ٹک اذلان کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔

پہلے تو اُسے درد ہو رہا تھا لیکن اذلان کا خود کے لیے فکرمند ہونا دیکھ کر سارا درد غائب ہو گیا ۔۔۔۔

اذلان نے جب چہرا اُٹھا کر میرال کو دیکھا تو اُسکی دنیا وہی تھم گئ ۔۔۔۔

وہ آج اُسے پورے پانچ سال کے بعد اُسے دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔

وہ بلکل نہیں بدلی تھی ۔۔۔بلکہ وہ پہلے سے بھی ذیادہ حسین ہو گئ تھی ۔۔

بھوری آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی ۔۔۔۔وہ معصوموں کی طرح اُسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

اذلان نے آج پہلی بار میرال کے بالوں کو دیکھا تھا بھورے بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے اور کُچھ سامنے کی طرف تھے جنھیں میرال اپنے ہاتھ سے ہٹا رہی تھی ۔۔

اذلان کو یہ سب کِسی خواب کی طرح لگ رہا تھا ۔۔۔

اذلان ۔۔۔۔ میرال نے اُسے آوازدی جو صرف اُسے ھی دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔

اذلان ۔۔۔ اس بار میرال نے زور سے آوازدی ۔۔۔۔

ہمم ۔۔ اذلان ٹرانس کی کیفیت سے نکلا ۔۔

میرال نے اشارے سے اپنے ہاتھ کی طرف دکھایا جہاں سے خون نکلتا بند ہو گیا تھا۔۔۔

اذلان نے فرسٹ ایڈ باکس لے کر میرال کو بنڈیج لگایا۔۔۔

میرال نے اذلان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور دوسرے طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

اذلان جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا اچانک اُسکے گھومنے پر حیران ہو گیا۔۔۔۔

میرال کیا ہو گیا ؟؟؟ اذلان کو سمجھ نہیں آیا کہ میرال کو اچانک کیا ہوا۔۔۔

مُجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔آپ جائیں یہاں سے۔۔

میرال پھر سے سنجیدہ ہو گئی۔۔۔

کیا ہو گیا یار؟؟؟ اذلان نے اُسے اپنی طرف گھومایا۔۔

میں آپ سے ناراض ہو۔۔۔ میرال نے چہرہ پھر دوسری طرف کر لیا۔۔۔۔

کیا ... اذلان کو سمجھ نہیں آیا کہ اس نے اب کیا کر دیا ۔۔۔

یار آپ پہلے میری طرف دیکھے ۔۔ اذلان نے اس بار اُسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر رکھا تھا ۔۔

آپ بتائیں گی نہیں تو مُجھے پتہ کیسے چلے گا میں نے کیا کیا ہے ۔۔۔۔ اذلان بالکل پیار سے اُس سے بات کر رہا تھا ۔۔۔

آپ یونی سے جانے کے بعد ایک بار بھی واپس نہیں آئیں ۔۔ میں آپ کا انتظار کرتی تھی کہ آپ مُجھ سے مِلنے ضرور آئیں گے ۔۔ لیکِن آپ ایک بار بھی نہیں آئے ۔۔

آپ نے کہا تھا کہ میرا چہرا دیکھے بغیر آپ کا دِن نہیں گزرتا ۔۔۔۔ میرال نے اذلان کی نقل اتاری ۔

اذلان کو اُسکی بات سن کر ایسا لگا جیسے وہ بالکل یونی کے ٹائم تھی ۔۔۔

اذلان نے ایک گہرا سانس لیا وہ جانتا تھا میرال اُس سے یہ سوال ضرور پوچھے گی۔۔۔۔

میرال میں نے آپ کو جب پہلی بار دیکھا تھا تو مجھے آپ سے پہلی نظر میں محبت ہو گئی۔۔۔۔۔

میرا دل چاہتا تھا کہ میں صرف آپ کو دیکھو۔

میں نے طے کر لیا تھا شادی تو میں آپ سے ہی کروں گا۔۔۔

جیسے ہی میری پڑھائی مکمل ہوئی میں سیدھے بھائی کے پاس گیا اور اُنہیں آپ کے بارے میں بتایا۔

اُنھوں نے کہا پہلے آپ کی پڑھائی مکمل ہو جائے پھر وہ ماما اور بابا سے بات کرینگے۔۔

میں بہت خوش ہوگیا۔ لیکن اُنھوں نے میرے سامنے ایک شرط رکھ دی۔
بھائی نے کہا مُجھے آپ سے نہ ملو کیونکہ ابھی آپ کی پڑھائی مکمل ہونے میں وقت ہے اگر میں آپ سے مِلنے یونی جاؤنگا تو وہاں کے سٹوڈنٹس آپ کو غلط سمجھے گے ۔۔۔

مُجھے بھی اُنکی بات سمجھ آگئی کہ وہ صحیح ھی کہہ رہے تھے ۔۔۔
لیکن میں کیا کرتا میرا دل ہی نہیں مان رہا تھا آپ کو دیکھے بغیر میرا گزارا ہی نہیں تھا ۔۔۔

"میں روز آفس جانے سے پہلے یونی چلا جاتا اور باہر آپ کا اِنتظار کرتا جیسے ہی مُجھے آپ دیکھ جاتی میں واپس چلا جاتا "۔۔
اس وجہ سے میں آفس کے لیے لیٹ ہو جاتا تھا ۔۔

NOVEL HUT

ایک دن بھائی نے مُجھ سے ناشتے کے ٹیبل پر سوال کیا کہ میں روز ٹائم پر گھر سے نکلتا ھوں لیکن آفس کے کیوں لیٹ ہو جاتا ۔۔۔۔

میں نے بھی بہانہ بنایا کے ٹریفک جام کی وجہ سے لیٹ ہو جاتا ھوں ۔۔۔

وہ بھی میرے بھائی تھے اُس دن سے وہ مُجھے خود کے ساتھ لے جانے لگے ۔۔۔

میرا بھی نام اذلان حیدر ہے اتنی آسانی سے ہار ماننے والوں میں سے تھوڑی ھوں ۔۔

NOVEL HUT

اُس دِن سے میں یونی کے چھٹی ہونے کے ٹائم جانے لگا ۔۔۔

جس دن آپ کا آخری پیپر تھا میں اُس دن آپ کو شادی کے لیے پرو پوز کرنے والا تھا ۔۔

میں جب یونی پُہنچا تو میں نے آپ کو ہر جگہ تلاش کیا کیونکہ میں جانتا تھا آپ روز میرا انتظار کرتی تھی ۔۔

میں نے بہت دفعہ آپ کو دیکھا تھا آپ سبھی لوگوں کے جانے کے بعد ہی نکلتی تھی ۔۔۔

مُجھے لگا تھا آپ اُس دن بھی میرا انتظار کریں گی ۔۔ لیکن شاید میں غلط تھا ۔۔۔

نہیں میں آپ کا انتظار کر رہی تھی ۔میں بہت دیر تک وہاں بیٹھی تھی مُجھے یقین تھا آپ ضرور آئیں گے ۔۔

آپی کی کال آگئی تھی مُجھے ایمرجنسی میں جلدی سے نکلنا پڑا ۔۔۔ میرال نے اذلان کو بیچ میں ٹوک دیا اور اُسے سچائی بتائی۔

کیا آپ نے میرا انتظار کیا تھا ۔۔۔ اذلان کی تو خوشی کا ٹھکانا ھی نہیں تھا ۔۔

میں یونی سے سیدھے آفس گیا میں نے بھائی کو بتایا کہ آپ مُجھے ملی ھی نہیں

۔۔میں بہت مایوس ہو گیا تھا ۔۔

بھائی نے مُجھے کہا کہ اگر آپ میری تقدیر میں لکھی ہو گی تو آپ مجھے ضرور ملے گی

۔۔۔

میں نے آپ کی دوست نور سے آپکا ایڈریس پتہ کروایا وہ میرے ایک دوست کی کزن تھی ۔۔

جیسے ہی مُجھے آپ کا ایڈریس ملا میں سیدھے آپ کے گھر گیا لیکن وہاں لاک لگا تھا ۔۔۔

میں بہت دفعہ آپ کے گھر گیا تھا لیکن ہر بار مُجھے آپ کا گھر بند ملا ۔۔۔

مُجھے بہت غصّہ آنے لگا ایک دن میں آپکے پڑوسی کے پاس گیا مُجھے وہاں سے پتا چلا کہ آپ لوگ وہاں سے کہی اور شفٹ ھو گئے ۔۔۔

میں نے اُن سے آپ کا نیا ایڈریس پُوچھا لیکن اُنھوں نے کہا وہ نہیں جانتے ---

میرا دماغ کام کرنا بند ہوگیا تھا مجھے کُچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں آپ کو کہاں ڈھونڈو ----

بھائی سے میرا حال دیکھا نہیں گیا اُنھوں نے بابا سے کہہ کر مُجھے امریکہ بھیجنے کا مشورہ دیا --

بابا نے اُنکی بات مان لی اُنھوں نے مُجھے امریکہ جانے کا کہا ---

میں نے صاف منع کر دیا مُجھے ہر حال میں آپ کو ڈھونڈھنا تھا ----

میں نے ہر جگہ آپ کو تلاش کیا ---

بھائی نے مُجھ سے وعدہ کیا کہ وہ آپ کو ڈھونڈے گے اور زبردستی مُجھے امریکہ بجھ دیا ----

میں نے ہر نماز کے بعد دعاء میں آپ کو اللہ پاک سے مانگا ہے ۔۔۔۔

میں نے تہجّد کے وقت آپ کے لیے دعا کی اللہ پاک آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور آپ کو میری تقدیر میں لکھ دے ۔۔۔۔

اور دیکھے آج میری دعائیں قبول ہو گئ میں کتنا زیادہ خوش نصیب ہو میں تو جتنا اللہ پاک کا شکر ادا کروں اتنا کم ہے ۔۔۔۔

اور رہی بات آپ کو دیکھنے کی تو اذلان نے اپنا موبائل نکال کر میرال کو دکھایا ۔۔۔

میرال حیران ہو کر اُسکا موبائل دیکھ رہی تھی جہاں ہر جگہ اُسکی ہی تصویر تھی ۔۔۔۔

یہ سب آپ نے کب لی ؟؟؟ میرال شاک تھی ۔۔۔

NOVEL HUT

اب روز آپ کو صرف دیکھ کر چلا جاتا تو آپ میرا یقین کیسے کرتی اس لیے ثبوت کے طور پر میں آپ کی تصویر کھینچ لیتا تھا۔۔۔۔ اذلان نے کندھے اُچکائے۔

میرال کے ہاتھ میں اب بھی اذلان کا موبائل تھا۔۔۔۔

اذلان کے ہاتھ میں ایک باکس تھا اُس نے اُسے کھول کر اندر سے ایک رنگ نکالی اُس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا جس پر میرال نے اپنا ہاتھ رکھ دیا اذلان نے وہ رنگ میرال کو پہنا دی۔۔۔

وہ ایک ڈائمنڈ رنگ تھی جس کے بیچ میں ایک بڑا سا سُرخ رنگ کا اور کناروں پر چھوٹے چھوٹے وائٹ ڈائمنڈ لگے ہوئے تھے۔۔۔

میرال کی ہاتھ میں وہ اور خوبصرت لگ رہا تھا۔

یہ کتنا خوبصورت ہے۔۔۔ میرال کی نظر ہی نہیں ہٹ رہی تھی رنگ سے۔۔

یہ اتنا خوبصورت نہیں تھا جتنا یہ آپ کے ہاتھ میں لگ رہا ہے ۔۔ اذلان نے میرال کے ہاتھوں کو اُٹھا کر باری باری چوما ۔۔۔

اذلان کی حرکت دیکھ کر میرال نے شرما کر نظر نیچے کرلی وہ شرم سے سُرخ ہو رہی تھی ۔۔۔

یا اللہ آپ تو بلش کرتے ہوئے اور بھی حسین لگ رہی ہے ۔۔۔ اذلان نے میرال کو پہلی دفعہ ایسے بلش کرتے ہوئے دیکھا تھا ۔۔۔

اب بھی آپ ناراض ہے اپنے پیارے سے شوہر سے ؟؟؟ اذلان نے بے حد معصوم سی شکل بنائی ۔۔

جسے دیکھ کر میرال نے نفی میں سر ہلایا اور کھلکھلا کر ہنس دی ۔۔۔

اذلان نے جب میرال کو دیکھا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دل کے مقام پر رکھ دیا اور مسکرانے لگا ۔۔۔۔

اب آپ جائیں یہاں سے اس سے پہلے کوئی یہاں آجائیں ۔۔۔۔

میرال نے بیڈ سے اُٹھتے ہوئے اذلان کو جانے کا کہا ۔۔۔

میں کہی نہیں جانے والا آج ہی نکاح ہوا ہے ہمارا کوئی آجائے گا تو آجائیں میری بلا سے مُجھے آپ سے بہت باتیں کرنی ۔۔۔۔ ہے اذلان بیڈ سے اترنے کی جگہ اوپر چڑھ کر آرام سے لیٹ گیا ۔۔۔

میرال منہ کھولے اذلان کی حرکتیں دیکھ رہی تھی ۔۔۔

آپ اُترے بیڈ سے اور جائے اپنے کمرے میں نکاح ہوا ہے رخصتی نہیں کل بات کرینگے آرام سے ۔۔۔۔ میرال نے اذلان کو بیڈ سے کھینچ کے نیچے اُتارنے کی کوشش کی لیکن وہ ایک انچ بھی نہیں ہلا ۔۔۔۔۔

سویٹ ہارٹ اتنی ہی طاقت ہے آپ کے اندر ۔۔۔۔ اذلان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور سیدھے اُسکے سامنے آکر کھڑا ہو گیا ۔۔۔۔

میرال اُسکی اچانک حرکت پر گڑبڑا گئی ۔۔۔۔

اذلان نے اُسکے ماتھے پر بوسا دیا اور پیچھے ہٹ گیا ۔۔۔

میرال بلش کرنے لگی ۔۔۔

اب ایسے ہی بلش کریں گی تو میں کہی نہیں جانے والا۔۔۔ اس سے پہلے اذلان بیڈ پر واپس جانے کے لیے مڑتا میرال فوراً سے سنجیدہ ہو گئی ۔۔۔

اب جائیں یہاں سے ۔۔۔ میرال نے گھور کر اُسے کہا ۔۔

اچھا بابا ٹھیک ہے ۔۔۔ لیکن اذلان جانے کے لیے مڑا ہی تھا کہ پھر واپس آ گیا ۔۔

لیکن کیا ؟؟؟ میرال نے نا سمجھی میں کہا ۔۔۔

آپ نے تو مُجھے بتایا ہی نہیں ۔۔۔

کیا ؟؟

یہی کہ آپ مجھ سے محبت کرتی ہے ۔۔۔ اذلان نے مسکراتے ہوئے کہا

۔۔۔

کس نے کہا میں آپ سے محبت کرتی ھوں ۔۔۔ میرال نے سنجیدہ ہو کر کہا

۔۔۔

اذلان کی ساری ہنسی غائب ہو گئی ۔۔۔۔

تو کیا نہیں کرتی ؟؟ اذلان نے مایوس ہو کر کہا ۔۔۔۔

میں تو آپ سے عشق کرتی ھوں ۔۔۔۔

میرال نے کہا اور جلدی سے باتھ روم میں جا کر بند ہو گئی ۔۔۔۔

اذلان میرال کی اچانک بھاگنے پر شاک ھو گیا ۔۔۔

لیکن اس کی بات یاد کر کے بلش کرنے لگا ۔۔۔۔

یا اللہ یہ تو مجھ سے عشق کرتی ہے۔۔۔۔اذلان شرماتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

اگر میرال اذلان کو دیکھ لیتی تو بیہوش ہو جاتی۔۔۔

میرال کا دل اب بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

میرال باتھ سے جلدی سے نکلی اور دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔۔

میرال اپنی بات یاد کر کے خود ہی شرما گئی۔۔۔۔۔

اُس نے الماری سے ایک جوڑا کپڑا نکالا اور فریش ہونے چلے گئی۔۔۔۔۔

بھائی باعث انکل کیسے ہے اب ڈاکٹر نے کیا کہا ؟؟؟

اذلان میرال سے مِلنے کے بعد سیدھے ہاسپٹل چلا گیا تھا ۔

وہ اب خطرے سے باہر ہے ۔۔ لیکن ہمان کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے بتائے باعث علی کی حالت کے بارے میں ۔۔

لیکن کیا بھائی ؟؟؟

وہ اُنکا لیفٹ سائڈ پورا پرالائز ہو گیا ہے ۔۔ ہمان نے اذلان کو پوری بات بتائی ۔۔

NOVEL HUT

کیا ۔۔ اذلان کو باعث علی کی حالت کا سُن کر بہت افسوس ہوا ۔۔

برہان یار سمبھال خود کو سجاد حیدر جو کب سے برہان علی کو سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے اس بار تھوڑا غصّے میں بولے ۔۔

میں کیسے گھر میں سب کا سامنا کرونگا کیسے بتاؤ گا سمبھی کو بھائی کے بارے میں

برہان علی سجاد حیدر کے گلے لگ کر رونے لگے ۔۔۔

یار تو سمبھال خود کو اللہ پاک سب بہتر کریں گا ۔۔۔

ڈیڈ آپ انکل کو لے کر گھر جائیں اُنکی طبیت ٹھیک نہیں لگ رہی اُنہیں آرام کرنے کی ضرورت ہے ۔۔ اذلان کو برہان علی کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی ۔۔

ہاں برہان اذلان ٹھیک کہہ رہا ہے تو چل میرے ساتھ گھر میں مہرماہ اور عزیمہ پریشان ہو رہی ہونگی۔۔۔

میں نے فون پر عزیمہ کو ساری باتیں بتا دی ہے اور اُنہوں نے مہرماہ کو بھی بتا دیا ہے۔

اور کِسی کو بھی کُچھ نہیں پتہ ۔

مُجھے لگا ابھی سب کو بتانا ٹھیک نہیں ہے صبح کو بتانا ذیادہ بہتر ہوگا ۔۔۔۔

زیام اور اذلان ہسپتال میں ہی رہ گئے تھے جبکہ ہمان سجاد حیدر اور برہان علی کو اپنے ساتھ گھر لے گیا تھا ۔۔۔

صبح حویلی پر کہر بنکر ٹوٹی تھی

سبھی لوگ کو بہت تکلیف میں تھے واحد علی کی طبیت بگڑ گئی تھی ۔ سعیدہ بیگم کا رو رو کر بُرا حال ہو گیا تھا ۔۔۔

زاہرہ بیگم اور باقی لوگ بھی بہت تکلیف میں تھے ۔۔۔

میرال اور رنزہ بھی پریشاں ہو گئی تھی ۔۔۔

سبھی لوگ باعث علی سے مِلنے ہاسپٹل گئے تھے لیکن میرال نہیں گئی تھی کِسی نے اُسے جانے کا کہا بھی نہیں تھا ۔ اباعث علی نے کہا کہ وہ صرف میرال

سے ملنا چاہتے ہیں ۔جب سے اُنھیں ہوس آیا تھا وہ صرف میرال سے مِلنے کی ضد کر رہے تھے ۔۔

برہان علی نے اذلان کو کہا تھا وہ میرال کو اپنے ساتھ لے آئے اذلان رات سے ہی ہاسپٹل میں تھا جب گھر والے ہاسپٹل گئے تو اذلان کو واپس گھر بھیج دیا ۔۔

میرال اپنے کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی اور مُسلسل رو رو کر باعث علی کے صحت یاب ہونے کی دعا کر رہی تھی ۔۔

اذلان جب میرال کے کمرے میں آیا میرال کو دعا مانگتے دیکھ کاوچ پر بیٹھ گیا ۔۔

کِسی کی موجودگی کا احساس ھونے پر میرال نے پیچھے دیکھا تو اذلان کو دیکھ کر اُٹھ گئی ۔۔

آپ میرال اذلان سے نظر نہیں ملا رہی تھی مسلسل رونے کے باوجود اُسکی آنکھیں سرخ ہو گئ تھی ۔۔

اذلان نے میرال کو خود سے لگایا میرال اپنا ضبط کھو بیٹھی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ۔۔۔

بس میرال کیا ہو گیا یار آپ نے کیا حال کر لیا ہے خود کا ۔۔۔اذلان کو میرال کی فکر ہو رہی تھی ۔۔۔

اذلان میں ۔۔۔نے ۔۔۔کُچھ ۔۔نہیں کیا ۔۔ میں نے بڑے پاپا کو کوئی بد دعا نہیں دی ۔۔میرال کو ہچکیوں کی وجہ سے بولا نہیں جا رہا تھا ۔۔

کیا بول رہی ہو میری جان ان سب میں تمھاری کوئی غلطی نہیں ہیں اور تم سے کس نے کہا کے تمھاری غلطی ہے ۔۔ تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ۔۔۔

میرال کی بات سن کر اذلان کا دماغ گھوم گیا ۔۔ اُسے لگ رہا تھا کہ میرال باعث علی سے غصّہ ہے اس لیے وہ ہاسپٹل نہیں گئی لیکن میرال باعث علی کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اُس کی زمیدار خود کو سمجھ رہی تھی ۔۔

میرال باعث انکل کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ سب اللہ پاک کی مرضی ہے اس میں ہم کُچھ نہیں کر سکتے ۔۔ تم بس دعاء کروں کے وہ ٹھیک ہو جائے ۔۔۔ اذلان میرال کو پیار سے سمجھا رہا تھا ۔۔ میرال نے بھی رونا بند کر دیا اُسے بھی اذلان کی بات سمجھ آگئی ۔۔

میں نے اللہ پاک سے دعا کی کہ وہ بڑے پاپا کو ٹھیک کر دے ۔۔

میرال نے اذلان سے الگ ہوتے ہوئے کہا ۔۔

اچھا آپ میرے ساتھ چلے ہاسپٹل باعث انکل آپ سے ملنا چاہتے ہیں ۔۔

اذلان میرال کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا ۔۔

میرال نے جلدی سے ہاں کہا اور عبایا پہنے لگی ۔۔

اذلان بیٹھ کر میرال کو ہی دیکھ رہا تھا ۔۔

چلے میرال نے تیار ہو کر کہا ۔۔۔

اذلان اُسکے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا ۔۔۔۔

●●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

میرال نے جب ہاسپٹل کے کمرے میں قدم رکھا باعث علی کی حالت دیکھ کر اپنے آنسو نہیں روک پائی ۔۔

باعث علی جنھیں لگا تھا کہ میرال نہیں آئے گی میرال کو آپنے سامنے دیکھ کر خوش ہو گئے ۔۔۔

میرال نے باعث علی کے پاس جاکر سلام کیا ۔۔۔

اُنھوں نے جواب دیا اور میرال کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے مُجھے معاف کردو میرا بچہ میں نے آپ کے ساتھ بہت غلط کیا ۔۔۔ لیکن دیکھو اللہ پاک نے مُجھے میری غلطی کی سزا دیں دی آپ بھی مُجھے معاف کردو بچے ۔۔۔

باعث علی کی آنکھیں بھر آئی ۔۔۔

میرال نے تڑپ کر باعث علی کے ہاتھوں کو تھام لیا ۔۔۔ آپ ایسے مت بولے بڑے پاپا میں کبھی آپ سے ناراض نہیں تھی مُجھے بہت تکلیف ہوئی تھی لیکن میں نے کبھی اللہ پاک سے آپ کے لیے کوئی بد دیا نہیں کی مُجھے یقین تھا ایک دن آپ کو سب سمجھ آجائیگا۔ آپ بابا کو لے کر بدگمان تھے جس دن آپ کو سمجھ آجائے گا آپ ۔۔۔

میرال اتنا کہتے ہی رونے لگی ۔۔

میں نے آپ کو معاف کر دیا ۔میں آپ کے لیے بہت دعاء کروں گی کہ اللہ پاک آپ کو جلد از جلد صحت یاب کر دے۔۔۔

آمین ۔۔

پیچھے سے برہان علی نے کہا ۔۔۔

باعث علی سے دھیرے دھیرے سبھی لوگ مِلنے کے لیے آئے ۔۔

باعث علی اب مطمئین تھے اُن کے اندر سکون آگیا تھا ۔۔۔

بندہ گناہ کر کے جب سچے دل سے معافی مانگتا ہے تو اللہ پاک اُس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے بے شک اللہ معاف کرنے والا ہے ۔۔۔۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔

میرال یار تم تیار ہوئی سبھی لوگ تمہارا انتظار کر رہے ہے۔رنزہ جو صبح سے کتنے ہی چکر لگا چُکی تھی میرال کے کمرے کا لیکن میرال سوکر اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

ہاں یار آپو دیکھے میں تو بلکل تیار ہوں۔۔

آج میرال اور رنزہ کی رخصتی تھی سبھی لوگ تیاری میں لگے ہوئے تھے باعث علی کو بھی ہاسپٹل سے ڈسچارج مل گیا تھا۔واحد علی نے رخصتی کے لیے کُچھ ماہ مانگے تھے سجاد حیدر سے لیکن باعث علی کو جب خبر ہوئی تو اُنھوں میں کہا کے اُنکے وجہ سے ایسا نہیں کرے اور اُنھوں نے خود کہا تھا ایک ہفتے بعد رخصتی کا واحد علی کو ماننا ہی پڑا۔۔۔

اذلان کو جب پتا چلا واحد علی کُچھ مہینے مانگ رہے ہیں رخصتی کے لیے تو اُسے شاک لگ گیا تھا۔ لیکِن جیسے ہی باعث علی کی بات سنی اُسکا چہرہ کھل اُٹھا

۔۔۔

یار آپی پارلر والی آگئی کیا ؟؟؟ میرال نے سوال کیا۔۔۔

رنزہ تو بس اُسے دیکھ کر ہی رہ گئی۔۔

آپ اب ایسے مت دیکھے مُجھے ڈر لگ رہا ہے آپ سے ۔۔۔ میرال نے آنکھ ٹپٹپا کر کہا۔۔ جِسے دیکھ کر رنزہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

پارلر والی آکر دونوں کو تیار کرنے لگی۔۔

ساری حویلی کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔

اذلان اور ہمان دونوں شہزادوں سے کم نہیں لگ رہے تھے ۔۔دونوں بھائیوں نے بلیک تھری پیش پہن رکھا تھا ۔۔بالوں کو اچھے سے جیل کی مدد سے سیٹ کیا ہوا تھا ۔۔۔

دونوں نے ریڈ ٹائی پہن رکھی تھی ۔۔

میرال اور رنزہ نے ایک جیسا سُرخ لہنگا پہن رکھا تھا ۔۔

وہ دونوں آج قیامت لگ رہی تھی ۔۔

رنزہ کو لے کر مہرماہ بیگم سیڑھیوں سے اُتر رہی تھی ۔۔ہمان جو اذلان سے بات کر رہا تھا جیسے اُس نے رنزہ کو دیکھا بس دیکھتا رہ گیا ۔۔۔

رنزہ جب اسٹیج کے پاس آئی تو ہمان نے ہاتھ بڑھایا جسے رنزہ نے تھام لیا ۔۔۔

ہمان اور رنزہ پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے ۔۔

اذلان جو بے چین ہو رہا تھا جب اُسکی نظر سیڑھیوں کی طرف پڑی تو وہ ساکت ہو گیا اور مسکرانے لگا۔۔

میرال عزیمہ کے ساتھ سہج سہج کر سیڑھیاں اُتر رہی تھی اُسنے بھی رنزہ کی طرح سُرخ لہنگا پہن رکھا تھا بس اُس نے گھونگھٹ نکال رکھا تھا۔

اذلان نے ہاتھ بڑھا کر میرال کا ہاتھ تھاما اور اُس کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھ گیا۔۔

اتنی دیر کیوں لگا دی بیوی ؟؟؟ اذلان نے میرال کے کان کے پاس سرگوشی کی ۔۔

NOVEL HUT

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔۔شوہر جی

میرال نے بھی اسی کے طرح جواب دیا۔۔

اذلان نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

ہنسی خوشی فنکشن کا اختیمام ہوا۔اب میرال اور رنزہ کی رخصتی کا وقت ہوا قرآن پاک کے سائے تلے دونوں بہنوں کو گاڑی تک لایا گیا۔گاڑی کے پاس روک کر وہ دونوں سب سے ملی دونوں بہنوں کا رونا دیکھ کر ہمان اور اذلان کا دماغ گھوم گیا۔۔۔کیا یار تُمہیں کونسا ہمیشہ کے لیے قید کر کے رکھنے والا ھوں جب دِل چاہئے آکر مل لینا اب رونا بند بھی کرو۔۔۔ ہمان نے رنزہ کو مخاطب کیا جِسے سُنکر سبھی لوگ مُسکرا دئے۔۔۔

رنزہ نے گھور کر ہمان کو دیکھا جو ہنسے جا رہا تھا۔۔۔

"آپ کو تو میں بعد میں دیکھتی ہوں"

رنزہ نے ہمان کو دھیرے سے کہا۔۔

تم ہی تو دیکھو گی فرصت سے بیٹھ کر دیکھنا ۔۔ نہیں ایک کام کرنا تم مُجھے دیکھنا میں تمہیں دیکھو گا ۔۔۔ ہمان نے آہستہ سے کہا جِسے سُنکر رنزہ نے نفی میں سر ہلایا ۔۔۔

ہمان اور رنزہ ایک گاڑی میں بیٹھ گئے ۔۔

جبکہ سجاد حیدر اور عزیمہ بیگم دوسری گاڑی میں بیٹھ گئے ۔۔

اذلان میرال کو لے کر اپنی گاڑی میں سوار ہو گیا جِسے وہ صبح جا کر لیکر آیا تھا ۔۔

آپ کو پتا ہے یہ وہی کار ہے جس میں بیٹھ کر روز آپ کو دیکھنے یونیورسیٹی جایا کرتا تھا ۔۔ میرے امریکہ جانے کے بعد بھائی نے اسے کِسی کو بھی استعمال کرنے نہیں دیا ۔۔۔

کیوں ؟؟ میرال نے فوراً سوال کیا ۔۔

کیونکہ میں نے منع کیا تھا کہ اس کار میں میں آپ کو بیٹھانا چاہتا تھا اس میں ہماری یادیں ہے جو صرف میں نے دیکھی تھی یونی کے باہر سڑک پر بیٹھ کر

میرال کو ایک بار پھر خود کے اُوپر رشک ھوا کہ اللہ پاک نے اُسے اتنا زیادہ محبت کرنے والا شوہر دیا ۔۔۔

میرال آپ اب یہ گھونگھٹ اٹھائے مُجھے آپ کا چہرہ دیکھنا ہے ۔آپ تو بڑے مزے سے مُجھے دیکھ رہی ہے اذلان کے بولنے سے میرال گڑبڑا گئی ۔۔۔

اذلان کار ڈرائیو کر رہا تھا اور میرال اُسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی

--

میرال نے آہستہ سے اپنا گھونگھٹ اُٹھایا اذلان نے جیسے ہی میرال کی طرف دیکھا ویسے ہی اچانک ہی بریک پر پیر رکھ دیا اور گاڑی ایک جھٹکے سے رُک گئ

میرال اُسکی حرکت دیکھ کر ہنسنے لگی اور گھونگھٹ واپس گرا دیا ۔۔۔

اذلان ۔۔۔۔کیا ہوا گاڑی کیوں روک دی ؟؟

ہمان اذلان کے کار کے پاس آکر اُسے پوچھنے لگا ۔۔۔۔

میرال کی تو ہنسی ہی نہیں رُک رہی تھی ۔۔۔

بھائی وہ مُجھے لگا سامنے کوئی تھا ۔ اذلان نے فوراً بہانہ بنایا ۔۔۔

ٹھیک ہے ۔۔ہمان اتنا کہہ کر واپس چلا گیا ۔۔

میرال یہ سراسر نا انصافی ہے ۔۔۔ اذلان نے دوبارہ سے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا ۔۔۔

میرال کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو رہا تھا۔۔۔

اذلان میرال کو ایسے ہنستا ھوا دیکھ کر خود بھی مسکرانے لگا۔۔۔۔

اُس نے دل سے ایک بار پھر اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔۔۔۔۔

آج سے اُن لوگوں کی زندگی کی نئی شروعات ھونے والی تھی۔۔۔۔۔

●●●●●●●●●●●

NOVEL HUT

پانچ سال بعد۔۔۔

عمیر اور دانیال جاکر دیکھوں تمھاری خالہ اُٹھی یا اب بھی سوئی ہوئی ہے؟؟؟

رنزہ اپنے چار سالہ جوڑوا بیٹوں کو میرال کو اُٹھانے کا کہہ رہی تھی جو گھوڑے اور گدھے بیچ کر سوئی ہوئی تھی۔۔۔

اوف او ماما کتنی دفعہ کہا ہے وہ ہماری خاچی ہے آپ خالہ کیوں کہتی ہے

چار سالہ عمیر نے رنزہ کو یاد دلایا چونکہ میرال اُن دونوں کی خالہ اور چاچی دونوں

تھی اس لیے دونوں بھائی میرال کو خاچی کہتے تھے۔۔۔

اور خاچی تو کب کی اُٹھ گئی ہے اُنھوں نے ہانیہ اور کبیر کو تیار بھی کرا دیا ہے وہ

دیکھے۔۔

دانیال نے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا جہاں سے ہمان چار سالہ کبیر اور دو

سالہ ہانیہ کو لے کر اُتر رہا تھا۔۔۔

سجاد حیدر اور عزیمہ بیگم حج پر گئے ہوئے تھے۔۔

آج وہ لوگ سب گاؤں جا رہے تھے۔۔

باعث علی کی حالت میں اب بہتری ہو رہی تھی۔۔۔

وہ لوگ ہر ماہ گاؤں جاتے تھے۔۔۔

لیکن اس بار جلدی جا رہی تھے کیونکہ مہرماہ بیگم نے فون کر کے بتایا تھا باعث علی کے پیروں میں حرکت ھو رہی ہے۔۔ڈاکٹر نے کہا شاید وہ ٹھیک ہو۔۔۔

جسے سُنکر رنزہ اور میرال بہت خوش ہو گئی تھی۔۔۔

رنزہ صبح سے اُٹھ کر سب کام جلدی جلدی کر رہی تھی وہی دوسری طرف میرال اپنی نیند پوری کر رھی تھی۔۔۔

شادی کے اتنے سالوں کے بعد بھی میرال ویسی ہی تھی۔۔۔ اُسے اپنی نیند بہت پیاری تھی۔۔۔

"السلام و علیکم"۔۔

ہمان نے نیچے آکر کہا۔

وعلیکم السلام رنزہ کے ساتھ اُسکے بیٹیوں نے بھی جواب دیا۔۔۔

وہ لوگ ایسے ہی تھے سب ایک دوسرے کو بہت پیار کرتے تھے ۔خاص کر ہانیہ وہ سب سے چھوٹی تھی اور سبھی کی لاڈلی بھی وہ بلکل میرال کی پرچھائی تھی ۔۔۔۔

"ہمو لوگ سب تو تیار ہے ۔۔۔ بس اذلان اور میرال آجائیں پھر نکلینگے "۔۔۔ رنزہ نے ہمان کو بتایا ۔۔۔۔

"بابا مُجھے آپ سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے" ۔۔۔ عمیر نے ہمان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ۔۔۔

"ہاں بیٹا بتائیں کیا بات کرنی ہے آپ نے" ۔۔۔ہمان نے کہا

وہ بابا مُجھے ایک چھوٹی بہن چاہیئے جیسے کبیر کے پاس ہے ۔۔۔

رنزہ جو پانی پی رہی تھی عمیر کی بات سُنکر پانی اُسکے گلے میں اٹک گیا ۔۔۔

ماما آپ ٹھیک ہے دانیال کو رنزہ کی فکر ھونے لگی ۔۔۔

NOVEL HUT

ہاں رنزہ فوراً سے سمبھل گئی ۔۔۔

عمیر یہ تم کیا کہہ رہے ہو ہانیہ ہماری بھی تو چھوٹی بہن ہے ۔۔۔ دانیال نے عمیر کی بات کا مزاق اڑایا ۔۔۔

"نہیں" بہن ہوگی وہ آپ کی میری کزن ہے وہ ۔۔۔۔ عمیر نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔۔۔

جسے سُنکر ہمان نے زوردار قہقہہ لگایا ۔۔۔

بابا آپ بتائے آپ مُجھے چھوٹی بہن لاکر دینگے یا نہیں ؟؟؟ عمیر نے خفگی سے ہمان کو مخاطب کیا ۔۔۔

کیوں نہیں بیٹا ضرور ہمان نے رنزہ کی طرف دیکھتے ہوئے عمیر کو جواب دیا ۔۔۔۔

عمیر کا خوشی سے بُرا حال ہو رہا تھا اور رنزہ کا شرم سے ۔۔۔

●●●●●●●●●●

میرال یار آپ تیار ہو گئی کیا ؟؟؟ازلان جو بچوں کے کمرے سے ابھی اپنے کمرے میں آیا تھا "سامنے کا منظر دیکھ کر اُس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دل کے مقام پر رکھا"۔۔۔

میرال آئینے کے سامنے کھڑی تھی اُس نے بلیک سوٹ پہن رکھا تھا لمبے بال کمر پر کھول رکھے تھے وہ ابھی ہی شاور لے کر نکلی تھی ۔۔۔

بس ہو گئی ریڈی پانچ مِنٹ رُک جائے ۔۔

میرال جلدی جلدی ہاتھ چلا رہی تھی اُس نے ازلان کی طرف دیکھے بغیر ہی جواب دیا ۔۔۔

اذلان دھیرے سے اُسکے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا میرال نے سامنے آئینے میں دیکھا جہاں دونوں کا عکس دیکھ رہا تھا۔دونوں ساتھ میں بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔

اذلان میرال کے بالوں کو ڈرائر کی مدد سے سکھانے لگا۔۔

اذلان جلدی کریں آپی مُجھے ڈنٹینگی میرال روہانسی ہو گئی۔۔۔۔

کیوں ڈانٹنگی بھلا بھابھی؟؟؟؟

میں نے پہلے ہی بچوں کو تیار کروا کر بھائی کے ساتھ نیچے بھیج دیا ہیں۔۔

"آپ بہت اچھے ہے اذلان".. میں کبھی سوچتی ہوں کہ میری کونسی نیکی ہے جسکی وجہ سے مُجھے آپ ملے۔۔۔۔

اذلان نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

میں نے کوئی نیکی کی ہے جسکی وجہ سے مُجھے آپ ملی۔۔۔۔

دونوں مُسکرا دئے ۔۔

میرال نے جلدی سے اذلان کے ہاتھوں سے اپنے بالوں کو آزاد کروایا اور اچھے سے باندھ لیئے ۔۔۔

پھر جلدی سے عبایا پہنا ۔۔ جیسے ہی اُسنے اسکارف اوڑھنے کے لیے سر پر رکھا اذلان نے ہاتھ سے پکڑ لیا ۔۔۔

میرال نا سمجھتی سے اُسکی طرف دیکھنے لگی ۔۔

مے آئی ۔۔ اذلان نے کہا ۔۔

میرال نے ہاں میں جواب دیا ۔۔

اذلان بالکل کِسی ماہر کی طرح اُسے اسکارف پہنا دِیا ۔

میرال منھ کھولے صرف اذلان کو دیکھ رہی تھی ۔۔

ہو گیا دیکھے ۔۔ اذلان نے میرال کو گھوما کر آئینے کے سامنے کیا ۔۔۔

واؤ اذلان آپ نے کہاں سے سیکھی۔ کتنا خوبصورت اسکالف باندھنا ہے آپ نے۔۔۔

اسکارف اتنا خوبصورت نہیں ہے محترمہ جتنی حسین آپ ہے۔۔۔

میرال اذلان کی باتیں سُنکر شرما گئی۔۔۔

اور جب آپ یو شرماتی ہے تو آپ کو احساس ہوتا ہے مقابل کا کیا حال ہوتا ہے۔۔۔ اذلان نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دل کے مقام پر رکھا ۔۔۔۔

NOVEL HUT

شرم کی وجہ سے میرال کے دونوں گال بالکل سُرخ ہو گئے تھے۔۔۔ اتنے سالوں بعد بھی وہ بالکل نہیں بدلی تھی اذلان کی باتیں سُن ویسے ہی شرماتی۔۔۔

آپ نے بتایا نہیں کہ یہ اسکارف باندھنا آپ نے کہاں سے سیکھا ؟؟؟

میرال نے اذلان کو دیکھ کر فوراً سوال کیا۔۔

اب جسکی اتنی پیاری سی بیوی ہو اُس کے لیے شوہر کو اتنا تو سیکھنا چاہیئے نا

اذلان نے آنکھیں تپٹپا کر میرال کی طرف دیکھا ----

میرال کھلکھلا کر ہنس دی ----

اب چلے نیچے سبھی انتظار کر رہے ہیں ----

●●●●●●●●●●●

ڈیڈ مُجھے دانیال کے ساتھ بیٹھنا ہے۔کبیر نے اذلان کو اپنا ارادہ بتایا --

وہ لوگ کار میں بیٹھ رہے تھے ---

ٹھیک ہے عمیر تم جا کر اذلان چاچو کی کار میں بیٹھ جاؤ ---

کبیر ہماری کار میں آجائے گا۔۔

اوکے بابا عمیر نے فوراً ہمان کی بات مانی۔۔۔

رنزہ تو عمیر کو دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔

عمیر اور اتنی جلدی مان گیا۔۔۔

عمیر نے کار سے نکل کر دانیال کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائی۔۔۔۔

یہ سب عمیر کا پلان تھا اُسے ہانیہ کے ساتھ بیٹھنا تھا ہانیہ اُس سے بات نہیں کر رہی تھی ویسے بھی ہانیہ کو عمیر بُرا لگتا تھا کیونکہ وہ بھی بہت ذہین تھا۔ اذلان جب بھی عمیر کی تعریف کرتا ہانیہ منہ بنانے لگتی۔۔۔وہ اگر بولتا تو رنزہ منع کر دیتی۔ اس لیے اُس نے دانیال کو کہا کے وہ کبیر کو بولے ایسا کرنے کے لیے اور اُسکا پلان کامیاب ہو گیا۔۔۔

دانیال نے کبیر کو کہا تھا اُسے کُچھ بتانا ہے کبیر کو لیکن وہ دونوں تو الگ الگ کار میں جانے والے ہے اس لیے وہ گاؤں پہنچ کر ہی بتائیگا ۔۔
دانیال جیسے سوچا کبیر نے ویسا ہی کیا کیونکہ کبیر کو سسپینس بلکل نہیں پسند ۔۔۔۔

اُن لوگوں نے کار اسٹارٹ کردی اور اپنی منزل کی جانب روانہ ہو گئے ۔۔۔

بابا آپ کو پتہ ہے عمیر بڑے پاپا کو کہا اُسے ایک چھوٹی بہن چاہئے اور اس نے یہ بھی کہا ہانیہ اُسکی سسٹر نہیں ہے ۔۔۔ہانیہ روہانسی ہو کر اذلان کو عمیر کی شکایت لگانے لگی ۔۔۔۔
ہانیہ نے عمیر کو دیکھ کر اپنی ہنسی دبائی کیونکہ وہ چاہتی تھی عمیر کو ڈانٹ پڑے ۔۔۔

عمیر ہانیہ کی بات سُنکر گڑبڑا گیا ۔۔۔۔

نہیں چاچو میں نے کہا ہانیہ میری کزن ہے ۔۔۔۔ عمیر نے فوراً اپنی صفائی دی ۔۔

جسے سُنکر اذلان کو ہنسی آگئی ۔۔۔۔

بابا آپ ہنس رہے ہے ۔۔ ہانیہ کو صدمہ لگ گیا وہ تھی تو چھوٹی لیکن اپنے عمر کے بچوں سے زیادہ شارپ تھی ۔۔۔۔

نہیں بچے ۔۔آپ بتائیں اب میں کیا کروں ؟؟؟

اذلان نے فوراً بات سمبھالی ۔۔۔۔

مُجھے بھی ایک بڑا بھائی چاہیئے ۔۔۔کیونکہ عمیر کی چھوٹی بہن کے پاس دو بھائی ہونگے ۔ اور ہانیہ کے پاس تو صرف ایک بھائی ہی ہے ۔۔۔۔ ہانیہ نے اتنے پیار سے کہا کہ اذلان کا زوردار قہقہہ گونجا ۔۔۔اور میرال منہ کھولے اپنی چھوٹی گڑیا کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

ختم شدہ

NOVEL HUT

CONTACT THE AUTHOR

If you want to contact the author we will mention her

instagram link here .

Novel-hut at your service

JazakAllah

NOVEL HUT

writer's instagram :arjuman naaz